بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما آتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا (القرآن)

اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

فتنۂ انکارِ حدیث

غلام احمد پرویز و دیگر منکرین حدیث کے بارے میں
علمائے امت کا متفقہ فتویٰ

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ
سابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی - پاکستان

ناشر

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

387 KATHERINE ROAD FOREST GATE
LONDON E7 8LT UNITED KINGDOM
Phone : 020 8471 4434
Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404
Email: khatmenubuwwat@hotmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا (القرآن)

اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

فتنۂ انکارِ حدیث

غلام احمد پرویز و دیگر منکرین حدیث کے بارے میں علمائے امت کا متفقہ فتویٰ

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

سابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی - پاکستان

ناشر

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

387 KATHERINE ROAD FOREST GATE

LONDON E7 8LT UNITED KINGDOM

Phone : 020 8471 4434

Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404

Email: khatmenubuwwat@hotmail.com

نام کتاب : **فتنۂ انکار حدیث**

مصنف : حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ
سابق رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

باہتمام : مولانا سہیل باوا (لندن)
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

ناشر : ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

تعداد : ۵۰۰۰

سن اشاعت: دسمبر ۲۰۰۶ء

نوٹ:

یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی جانب سے
مفت تقسیم کی جارہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Jamit-ul-Uloom-il-Islamiyyah
Allama Muhammad Yusuf Banuri Town
Karachi - 5 Pakistan

جامعة العلوم الاسلامية
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی ۵۔ پاکستان

Ref. No.______

Date. ١٠/١١/١٤٢٧
٢/١٢/٢٠٠٦

اجازت نامہ

کتاب "فتنۂ انکار حدیث" تالیف
حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب" جس کی نشر و اشاعت
کے حقوق "مجلس دعوت و تحقیق" جامعہ
علوم اسلامیہ کو حاصل ہیں۔ اس کتاب
کی طباعت کی اجازت جناب عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب
کو دی جاتی ہے۔ وہ اسے چھاپ کر للہ تقسیم
کرنا چاہتے ہیں۔

الداعی [illegible] اسکندر

صدر
مجلس دعوت و تحقیق

P. O. Box : 3465 Karachi Code No. 74800 Phone : 4913570-4943333-4121152 Fax : 4919531 Karachi Pakistan.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

خیر شر کی باہمی کشمکش ازل سے چلی آرہی ہے اور تا قیامت رہے گی۔ سعادت بخت ہیں وہ لوگ جو اس ماحول میں ایمان واسلام پر ثابت قدم رہتے ہوئے اس اسلام کی سربلندی اس کے تحفظ میں لگے ہوئے ہیں۔

تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ مسلم معاشروں میں ہر دور ہر زمانے میں اسلام کے مقابل بدی کی قوتیں موجود رہی ہیں لیکن ان فتنہ گر قوتوں کو کبھی بھی پنپنے کا موقع نہیں ملا۔ اسلاف علمائے کرام، محدثین اور متکلمین نے نیابت محمدی کا حق ادا کرتے ہوئے ان فتنوں کا بھرپور محاسبہ کیا۔ حق اور باطل کو واضح کیا۔ قرآن وسنت کی صحیح تعبیر وتشریح سے امت کو آگاہ کیا اور ان کے ایمان کو فتنوں کی زد میں آنے سے بچایا۔

حالیہ دور میں مختلف قسم کے فتنے دنیا بھر میں از سر نو سر اُٹھا رہے ہیں جن میں سے ایک قادیانی اور دوسرا پرویزی فتنہ ہے۔ یہ سب فتنے اپنے اپنے میدان میں سرگرم عمل ہیں۔ قادیانی فتنہ کو تو علمائے کرام نے اپنی مسلسل جدوجہد کے ذریعہ بے نقاب کر دیا لیکن پرویز کا فتنہ ہمارے معاشرہ میں ہی پروان چڑھ رہا ہے۔

اس فتنہ کے سرخیل غلام احمد قادیانی کا ہم نام غلام احمد پرویز تھا جس نے اپنے دجل و تلبیس سے پڑھے لکھے طبقے کو زیادہ متاثر کیا۔

ہمیشہ سے یہ ہوتا چلا آرہا ہے کہ باطل قوتوں نے امت مسلمہ کا رشتہ آنحضرت ﷺ سے کاٹنے کی کوشش کی۔ غلام احمد قادیانی نے احادیث کو ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لائق قرار دیا تو غلام احمد پرویز نے احادیث کو لغویات قرار دیا۔

غلام احمد قادیانی نے چودہ سو سال کے اسلاف کو غیر معتبر قرار دیا تو غلام احمد پرویز کا بھی چودہ سو سال کے صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، آئمہ مجتہدین اور علمائے امت پر اعتبار نہیں۔ غلام احمد قادیانی کے نزدیک قرآن کی تشریح وتعبیر وہی تعبیر ہے جو اس نے کی ہے اسی طرح غلام احمد پرویز کا نظریہ بھی وہی ہے۔ جس طرح غلام احمد قادیانی نے قرآن کی معنوی تحریف کی ہے، ٹھیک اسی طرح غلام احمد پرویز نے بھی جا بجا قرآن کریم کے نئے معنی گڑھے، غرضیکہ غلام احمد پرویز نے ایک نیا ماڈرن اسلام ایجاد کیا۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ وہ صرف منکر حدیث ہے لیکن اس کی تعلیمات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دراصل وہ منکر قرآن تھا۔

غلام احمد پرویز کے فتنہ نے جب دورِ ایوبی میں سر اُٹھایا تو حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا محمد شفیعؒ اور حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ جیسے علمائے کرام میدان عمل میں اُترے۔ انہوں نے اس فتنہ کا خوب محاسبہ کیا اور پرویز کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا اور علمائے کرام ومفتیانِ کرام سے پرویز کے کفر پر فتویٰ حاصل کیا۔

زیر نظر کتاب ”فتنہ انکارِ حدیث“ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ یہ دراصل شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی رحمہ اللہ کا تحقیقی فتویٰ ہے۔ اس فتوے پر سابق مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء اور علماء عرب نے پرویز کے کفر پر دستخط ثبت کئے ہیں۔ یہ فتویٰ بعد میں کتابی صورت میں شائع ہوا اور خدام حدیث کے لئے زبردست ہتھیار ثابت ہوا۔

یہ کتاب آخری مرتبہ ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوئی، اس کے بعد نایاب تھی۔ آج کے دور میں چونکہ انکارِ حدیث کا فتنہ ایک مرتبہ پھر عالم اسلام کے مختلف خطوں میں جدیدیت پسندی، روشن خیالی، رواداری اور مذہبی آزادی کے پردوں میں پھیل رہا ہے۔ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ و یورپ کے دیگر ممالک اور عالم عرب میں یہ فتنہ سرگرم عمل ہے۔ غلام احمد پرویز کے ماننے والے انٹرنیٹ، لٹریچر کے ذریعہ بھی دنیا بھر میں کام کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں ان کے کئی ایک مراکز بھی قائم ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو ایک مرتبہ پھر شائع کیا جائے تا کہ دور جدید کے فتنہ انکارِ حدیث کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔

یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی طرف سے نئے سرے سے کمپوزنگ کروا کر شائع کی جا رہی ہے۔ گو کہ اس کتاب کے "جملہ حقوق محفوظ" نہیں تھے تاہم پھر بھی بر بنائے دیانت وامانت اس کتاب کی اشاعت کے لئے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم العالی سے باقاعدہ اجازت حاصل کی گئی اور اب یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے اس محنت کو قبول ومنظور فرمائیں۔

آمین یارب العالمین

عبدالرحمٰن باوا
عالمی مبلغ ختم نبوت اکیڈمی (لندن)
دسمبر ۲۰۰۶ء

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایوب خان صاحب کے دور حکومت میں سیاسی طور پر پاکستان میں کیا تبدیلیاں ہوئیں اور ان کا کیا انجام ہوا، اس کی طویل داستان ہے، اہلِ قلم نے اس پر لکھا اور لکھتے رہیں گے، بہرحال دینی اعتبار سے کچھ تبدیلیاں کی گئیں مثلاً:

۱۔ اوقاف کو حکومت کی تحویل میں لے لیا گیا، مساجد اور مزارات کی آمدنی واقفین کی شرائط کے علی الرغم حکومت کی صوابدید کے مطابق خرچ کیا جانے کا اختیار لیا گیا اور اس طرح لاکھوں روپوں کی آمدنی سرکاری آفیسران کی، گران بہا مشاہرات پر خرچ کی گئی "شرط الواقف کنص الشارع" کے حکم شرعی کو پسِ پشت ڈالا گیا، پھر اس آرڈیننس کو مارشل لاء کا تحفظ دیا گیا، غالباً کسی جج صاحب نے اوقاف کو حکومت کی تحویل میں لینے کے قانون کو توڑ دیا اور اپنے فیصلہ میں لکھا کہ فقہاء کرام کے متفقہ فیصلہ کو تبدیل کرنے کا حق نہیں، اس قانون کے نفاذ سے کچھ فائدہ بھی ہوا، بعض مزارات پر جو شیطانی حرکتیں ہوتی ہیں، ان میں کمی تو آئی البتہ اسلامی فقہ کے قوانین اور قواعد کی خلاف ورزی کا جرم معاف نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ عائلی قوانین کا اجراء بھی اسی دورِ نامسعود میں ہوا انگریزی دور میں باوجود خرابی بسیار اسلامی عائلی قوانین کسی حد تک محفوظ تھے، منکرین حدیث اور بے پردہ اور دین سے برگشتہ خواتین کے اصرار اور کوشش سے عائلی قوانین جاری کیئے گئے۔ علمائے حق نے ان کے خلاف تفصیلی مقالات اور مضامین لکھے اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کر کے ثابت کیا کہ ان قوانین کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں، سرکاری مولویوں نے اگرچہ ان کو اسلامی قوانین ثابت کرنے کا ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن ثابت نہیں ہوسکا۔ اس زمانہ میں احقر نے انکے خلاف سلسلہ مضامین ومقالات شروع کیا جو انشاء اللہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہے ہیں اسی زمانہ میں راقم نے ایک طویل مقالہ میں یہ ثابت کیا کہ اسلام سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں، منکرین حدیث اور غلام احمد پرویز کی تحریرات ان کے مآخذ میں، مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ العزیز اس سے بڑے

خوش ہوئے کہ آپ نے سچی بات لکھ دی "ہفت روز شہاب" لاہور میں یہ مضمون چھپا تھا۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کو زور شور سے شروع کیا گیا۔ سرکاری ذرائع ابلاغ اس کے لئے بے دریغ وقف کئے گئے اس طرح دین دشمن ملکی وغیر ملکی عناصر کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً وقدس اللہ سرہٗ العزیز دین کے معاملہ میں بہت ہی حساس دردمند دل رکھتے تھے، دین پر اگر کوئی شخص حملہ کرے یا دینی حکم کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتے تو حضرت مولانا اس کے مقابلہ کے لئے سینہ سپر ہوجاتے تھے اور امکانی حد تک کوشش فرماتے، اسی دور میں مولانا کو باوثوق ذرائع سے یہ خبر پہنچی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی صدارت کے لئے غلام احمد پرویز علیہ ما علیہ پر حکومت کی نگاہ انتخاب پڑی ہے مولانا کو اس خبر سے فکرمند ہونا ناگزیر تھا، مولانا چاہتے تھے کہ یہ شخص منکر حدیث ہی نہیں بلکہ منکر قرآن ہے یورپ اور روس کی فکر مستعار اس کا نظریہ حیات ہے، جس کو وہ افسانوی زبان کے ذریعہ لوگوں کو پہنچا رہا ہے راقم کو مولانا نے مقرر فرمایا کہ پرویز کی اس وقت تک لکھی ہوئی کتابوں کو دیکھ کر میں تنقیحات قائم کروں اور پھر ہر تنقیح پر قرآن کریم اور اسلامی ادلہ کی روشنی میں بحث کر کے ایک متفقہ فتویٰ تحریر کیا جائے۔ فتویٰ تیار ہوگیا ملک کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے علماء کرام سے تائیدی وتوثیقی دستخط لئے گئے "اور فتویٰ پرویز" کے نام سے اس کو طبع کرایا گیا، تعداد دس ہزار تھی جو چند سالوں میں ختم ہوگیا، طبع ثانی پر لوگوں کا اصرار تھا کیونکہ انکارِ حدیث کا فتنہ بد دینی، بے حیائی۔ مادر پدر آزادی کے سایہ میں پروان چڑھ رہا ہے کچھ دوسرے منکرینِ حدیث بھی میدان میں آگئے ہیں یہ ایک فتنہ عظیم ہے جس کی جڑیں بڑی گہری ہیں، مقامی کیمونزم اور ناصبیت بھی اسی کی شاخیں ہیں، وکلاء اور جج صاحبان کی ایک بڑی تعداد کی آبیاری بھی اسی فتنہ سے ہورہی ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی پرویز صاحب کی طرح عربی زبان سے ناواقفیت بلکہ جہالت کے باوجود "اجتہاد" کے منصب جلیل پر فائز ہوں اور یہ کہیں کہ اجتہاد کے لئے عربی زبان جاننے کی قطعاً ضرورت نہیں، دوسرے منکرین حدیث کا تانا بانا بھی پرویز صاحب ہی کی کتابیں ہیں اس لئے اس فتویٰ کو بہ لباس جدید شائع کیا جارہا ہے۔

ممکن ہے کہ محمد عربی ﷺ کے مقام ومنصبِ جلیل کے مخالف یا اس کے دامِ تزویر میں پھنسنے والے دوستوں کو اس سے فائدہ پہنچ جائے اور راقم مذنب وخطا کار کو محمد عربی ﷺ کی شفاعت نصیب ہوجائے جن صاحب خیر نے اس کی طباعت ثانیہ کا انتظام فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو دین ودنیا کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

(وما ذالک علی اللہ بعزیز)

کتبہ

مفتی ولی حسن خان ٹونکی

دار الافتاء جامعة العلوم السلاميه

علامہ بنوی ٹاؤن

کراچی

۵/ ربیع الاوّل ۱۴۰۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودھری غلام احمد پرویز جو اپنے مخصوص خیالات، افکار اور معتقدات کے داعی ہیں جن کی ترجمانی ان کی ''دعوت'' کا نقیب ماہنامہ ''طلوع اسلام'' برابر کر رہا ہے اور جن کے نظریات وافکار کی اشاعت کے لئے ملک میں جابجا ''بزم طلوع اسلام'' کے نام سے انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف نے خود اپنے قلم سے متعدد ضخیم کتابیں لکھ کر شائع کی ہیں۔ علماء تو ان کے الحاد اور زندقہ سے واقف ہیں مگر عوام آئے دن ان کی تلبیس کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے حضرات علماء کرام سے مذکورہ ذیل استفتاء کیا جاتا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کے مذکورہ ذیل عقائد ہوں اور وہ ان کی دعوت واشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو، شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبها الصلوٰة والسلام کی رو سے ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان ہے یا ملحد زندیق اور کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج؟

چودھری صاحب کے خیالات ونظریات اور عقائد بطور ''مشتے نمونہ از خروارے'' مع حوالہ کتب وصفحات درج ذیل ہیں۔

اللہ اور رسول:-

(۱) ''اللہ اور رسول'' سے مراد ہی ''مرکزِ ملت'' (Central Authority) ہے اور ''اولی الامر'' سے مفہوم ''افسران ماتحت''۔

(معارف القرآن از پرویز، ج۴ ص۶۲۶، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) قرآن کریم میں جہاں اللہ اور رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد ''مرکز نظام حکومت ہے''

(معارف القرآن، ج۴ ص۶۲۳)

(۳) ''بالکل واضح ہے کہ اللہ اور رسول سے مراد ''مرکز حکومت'' ہے۔

(معارف القرآن، ج۴ ص۶۲۴)

(۴) ''اللہ اور رسول سے مراد ہی ''مرکز ملت'' ہے۔''

(معارف القرآن، ج۴ ص۶۵۴)

(۵) ''اللہ اور رسول سے مراد ''مسلمانوں کا امام'' ہے۔''

(معارف القرآن، ج۴ ص۶۲۴)

(۶) ''بعض مقامات پر اللہ اور رسول کے الفاظ کی بجائے قرآن اور رسول کے الفاظ بھی آئے ہیں جن کا مفہوم بھی وہی ہے یعنی ''مرکز ملت'' جو قرآنی احکام کو نافذ کرے''۔

(معارف القرآن، ج۴ ص۶۳۰)

(۷) ''قرآن کریم میں ''مرکز ملت'' کو اللہ اور رسول کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔''

(معارف القرآن، ج۴ ص۶۳۱)

اللہ اور رسول کی اطاعت:-

(۱) ''اللہ اور رسول کی اطاعت'' سے مراد ''مرکزی حکومت کی اطاعت ہے جو قرآنی احکام کو نافذ کرے گی''۔ (اسلامی نظام از پرویز ص۸۶ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) ''اللہ اور رسول یعنی ''مرکز نظام ملت'' کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے''۔

(معارف القرآن، ج۴ ص۶۳۱)

(۳) ''رسول اللہ کے بعد ''خلیفة الرسول'' رسول اللہ کی جگہ لے لیتا ہے اور اب خدا ورسول کی اطاعت سے مراد یہی جدید مرکز ملت کی اطاعت ہوتی ہے''۔

(معارف القرآن، ج۴ ص۶۸۶)

(۴) ''اس آیت مقدسہ میں عام طور پر اولی الامر سے مراد لئے جاتے ہیں ارباب حکومت (مرکزی اور ماتحت سب کے سب) اور اس کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ اگر قوم کو حکومت سے اختلاف ہو جائے تو اس کے تصفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن (اللہ) اور حدیث (رسول) کو سامنے

رکھ کر مناظرہ کیا جائے اور جو ہار جائے فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے۔ ذرا غور فرمائیے کہ دنیا میں کوئی نظامِ حکومت اس طرح قائم بھی رہ سکتا ہے کہ جس میں حالت یہ ہو کہ حکومت ایک قانون نافذ کرے اور جس کا جی چاہے اس کی مخالفت میں کھڑا ہو جائے اور قرآن و احادیث کی کتابیں بغل میں داب کر مناظرہ کا چیلنج دے دے: [۱]

اس آیت مقدسہ کا مفہوم بالکل واضح ہے اس میں اللہ اور رسول سے مراد ''مرکز ملت'' (Central Authority) ہے اور اولی الامر سے مفہوم افسران ماتحت۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقامی افسر سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو بجائے اس کے کہ وہیں مناقشات شروع کردو امر متنازع فیہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کردو۔ اُسے مرکزی حکومت کی طرف (Refer) کردو مرکز کا فیصلہ سب کیلئے واجب التسلیم ہوگا''۔

(اسلامی نظام، ص۱۱۰ و ۱۱۱)

رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے:۔

''یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے منافی ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہوسکتی ہے حتیٰ کہ خود رسول کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلا دیا گیا کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے، لہٰذا اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکز نظام دین ہے جہاں سے قرآنی احکام نافذ ہوں''۔ (معارف القرآن، ج۴، ص۶۱۶)

رسول کی حیثیت:۔

(۱) ''اور تو اور انسانوں میں سب سے زیادہ ممتاز ہستی (محمد) کی پوزیشن بھی اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے، اسے بھی کوئی حق نہیں کہ کسی پر اپنا حکم [۲] چلائے خدا اپنے قانون میں کسی کو شریک نہیں کرتا''۔

(سلیم کے نام از پرویز، ج۲، ص۳۴، شائع کردہ ادارۂ طلوع اسلام-لاہور)

(۲) ''پھر اسے بھی سوچئے کہ محبت رسول سے مفہوم کیا ہے؟ یہ مفہوم قرآن نے خود متعین

[۱] دین اور اہل دین سے برگشتہ کرنے میں مسٹر پرویز کا کردار بھی وہی ہے جو کیمونسٹوں کا ہے۔
[۲] خاک بدہن گستاخ بدتمیزی کی حد ہوگئی!

کردیا ہے جب نبی اکرم خود موجود تھے تو ''بہ حیثیت مرکز ملت'' آپ کی اطاعت فرض اولین تھی''۔ (مقام حدیث از پرویز، ج۲-ص۱۹، شائع کردہ ادارۂ طلوع اسلام-کراچی)

رسول کی اطاعت اس لیے نہیں کہ وہ زندہ نہیں:۔

''عربی زبان میں اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا خدا اور رسول کا ''یعنی'' مرکز نظام حکومت اسلامی''۔ (اسلامی نظام، ص۱۱۲)

ختم نبوت کا مطلب:۔

(۱) ''ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعے رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی''۔

(سلیم کے نام از پرویز، پندرھواں خط، ص۲۵۰، طبع اول اگست ۱۹۵۳ء، شائع کردہ ادارۂ طلوع اسلام-لاہور)

(۲) ''اب سلسلہ نبوت ختم ہوگیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر متبدل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو وحی نے عطا کیے ہیں اور جو اب قرآن کی دفتین میں محفوظ ہیں''۔

(سلیم کے نام، اکیسواں خط، ج۲، ص۱۲۰)

(۳) ''تم نے دیکھ لیا سلیم! کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی راہ نمائی کی ضرورت ہے، ان اُصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کریں گے لیکن ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہوگیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آرہا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کردی گئی ہے اور ان تفاصیل میں اب کسی قسم کا رد و بدل نہیں ہوسکتا۔ یہ عقیدہ اس مقصد عظیم کے منافی ہے جس کے لئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا''۔

(سلیم کے نام بیسواں خط، ج۲، ص۱۰۳)

قرآنی عبوری دور کے لئے :-

(۱) ''اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے ہیں، سواس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ بتدریج پہنچاتا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے۔ عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت، قرضہ، لین دین۔ صدقہ وخیرات سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں سے معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے''۔

(نظام ربوبیت از پرویز تعارف ص ۲۵، شائع کردہ طلوع اسلام۔ کراچی)

(۲) ''قرآن میں صدقہ وخیرات وغیرہ کے لئے جس قدر ترغیبات وتحریصات یا احکام و ضوابط آتے ہیں وہ سب اسی عبوری دور (Transitional Period) سے متعلق ہیں''۔

(نظام ربوبیت، ص ۱۶۷)

(۳) ''اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفلس اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہٰذا مفلسوں اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور سے متعلق ہیں''۔

(سلیم کے نام دوسرا خط، ج ۱، ص ۲۴، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

شریعت محمدیہ منسوخ :-

(۱) ''طلوع اسلام'' بار بار متنبہ کرتا رہا ہے اور اب پھر ملت کو متنبہ کرتا ہے کہ خدا کے لئے ان چور دروازوں کو بند کرو۔ دین کی بنیاد صحیح قرآن اور فقط قرآن ہے جو ابدالآباد تک کے لئے واجب العمل ہے۔ روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ والذین معہ، نے اپنے عہد میں قرآنی اصول کو کس طرح متشکل فرمایا تھا یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔ قرآنی اصول کی روشنی میں کسی فرد واحد[1] کو جزئیات مستنبط کر کے اپنے عہد کے لئے شریعت بنا دینے کا

[1] جس میں رسول اللہ ﷺ بھی داخل ہیں اسی لئے پرویز نے قرآنی اُصول کو متشکل کرنے کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ والذین معہ کا بھی اضافہ کیا ہے۔

حق نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اتباع محمدی (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاج شناسی رسول (بقول مودودی) کا دعویدار کیوں نہ ہو۔ بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب ومدون کر سکے جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر تبدیل کی جاسکتی ہیں۔ یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں''۔ (مقام حدیث، ج ۱، ص ۳۹۱، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

(۲) ''اگر رسول اللہ ﷺ کی متعین فرمودہ جزئیات کو قرآنی جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاتباع (یعنی ناقابل تغیر وتبدل) رہنا تھا تو قرآن نے ان جزئیات کو بھی خود ہی کیوں نہ متعین کر دیا؟ یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جاتیں .... اگر خدا کا منشا یہ ہوتا کہ زکوٰۃ کی شرح قیامت تک کے لئے اڑھائی فی صد ہونی چاہئے تو وہ اسے قرآن میں خود نہ بیان کر دیتا۔ اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشائے خداوندی تھا ہی نہیں کہ زکوٰۃ کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے''۔

(مقام حدیث ج ۲، ص ۲۹۳-۲۹۳ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

ساری شریعت میں ردّوبدل :-

(۱) ''قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا ہوئی ہے اس لئے جن اُمور کی تفصیل قرآن نے خود بیان نہیں کی ان کی تفصیل قرآنی اُصولوں کی روشنی میں از روئے بصیرت متعین کی جائے گی۔ یہی رسول اللہ ﷺ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشائے قرآنی اور سنت رسول اللہ ﷺ کے عین مطابق ہے۔ اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جزئیات قرآن خود ہی متعین کر دیتا''۔

(مقام حدیث ج ۱، ص ۴۲۴)

(۲) ''جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہوگا یعنی اگر جانشین رسول اللہ ﷺ (قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا

کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی"۔ (قرآنی فیصلے از پرویز، ص ۱۴ و ۱۵، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔کراچی)

انکارِ حدیث:۔

"مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پلہ (مثلہ معہ) ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے۔ اس لئے روایات عین دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اس کے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہوگیا...... اس طرح اس دین کے مقابل جو اللہ نے دیا تھا ایک اور "دین" مدون کر کے رکھ دیا اور اسے "اتباع سنت رسول اللہ ﷺ قرار دے کر اُمت کو اس میں الجھا دیا"۔

(مقام حدیث ج ۱، ص ۴۲۱)

مسلمانوں کا مذہب حدیث یعنی جھوٹ ہے:۔

"بہرحال جھوٹ پہلی سازش کے ماتحت بولا گیا یا بعد میں "ابلہانِ مسجد" نے "نیک کاموں" کے لئے اس جھوٹ کی حمایت کی، نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وحی غیر متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھہرایا گیا"۔

(مقام حدیث ج ۲، ص ۱۲۲)

احادیث کا مذاق اڑانا:۔

"آیئے ہم آپ کو چند ایک نمونے دکھائیں ان "احادیثِ مقدسہ" کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں میں محفوظ ہیں اور جو مُلا کی غلط نگہی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے دین کا جزو بن رہی ہیں دیکھئے کہ ان احادیث کی رو سے وہی جنت جس کے حصول کا قرآنی طریقہ اوپر مذکور ہے کتنے سستے داموں ہاتھ آجاتی ہے؟

لیجئے اب روایات کی رو سے جنت کے ٹکٹ خریدئے۔ دیکھئے کتنی سستی جارہی ہے۔

سب سے پہلے سلام علیکم کیجئے اور ہاتھ ملایئے لیجئے! جنت مل گی۔ ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے

سے پہلے اللہ تعالیٰ اُنہیں بخش دیتا ہے"۔ اب مسجد میں چلئے اور وضو کیجئے۔ جنت حاضر ہے۔

مسلم کی حدیث ہے کہ وضو کرنے والے کے تمام گناہ پانی کے ساتھ ٹپک جاتے ہیں۔

یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لے کر ٹپکتا ہے............

کہئے؟ کس قدر سستی رہی جنت! وضو کیا تو تمام گناہ اس کے پانی میں بہہ گئے اور اگر

ساتھ دو رکعتیں نفل بھی پڑھ لئے تو خود رسول اللہ ﷺ سے بھی آگے آگے جنت میں پہنچ گئے۔

اس سے بھی آسان! مسلم کی حدیث ہے کہ "جو شخص مؤذن کے جواب میں اذان کے الفاظ دہراتا ہے...... تو یہ شخص جنت میں جائے گا"۔ جسے قانون کی اصطلاح میں جرم کہا جاتا ہے اسے مذہب کی زبان میں گناہ کہتے ہیں جرم ایک مرتبہ کا بھی کم نہیں ہوتا لیکن عادی مجرم کے لئے تو سوسائٹی میں کوئی جگہ ہی نہیں۔ اس کے برعکس ملا کے مذہب نے جرائم کے لئے ایسا لائسنس دے رکھا ہے کہ صبح سے شام تک جرم پر جرم کئے جاؤ لیکن ساتھ نمازیں بھی پڑھتے جاؤ، سب جرم معاف ہوتے جائیں گے...... ترمذی کی حدیث ہے کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز با جماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

لیجئے ایک چلہ پورا کر لیجئے اور عمر بھر کے لئے جو جی میں آئے کیجئے دوزخ میں آپ کبھی نہیں جا سکتے"۔

(مقام حدیث، ج ۲، ص ۹۶ تا ۱۰۰)

احادیث نبوی کے ساتھ تمسخر و استہزا کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ ۱۲۵ تک چلا گیا ہے۔

آج اسلام دنیا میں کہیں نہیں:۔

اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانے کے "مذہب" میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہوگئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کو کوئی واسطہ نہیں"۔

(سلیم کے نام پندرھواں خط، ص ۲۵۱ و ۲۵۲، طبع اول، اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔کراچی)

ذات باری تعالیٰ :-

''اور چونکہ'' خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت درحقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے نوامیس کی اطاعت ہے''۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۴۲۰)

آخرت سے مراد مستقبل :-

''قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کی بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ اسی کا نام ''ایمان بالآخرت'' ہے اور یہ بجائے خویش بہت بڑا انقلاب ہے جسے رسالت محمدیہ نے انسانی نگاہ میں پیدا کیا ہے۔ یعنی ہمیشہ نگاہ مستقبل پر رکھنی وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔ اس زندگی میں بھی مستقبل پر اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی''۔

(سلیم کے نام اکیسواں خط، ج ۲، ص ۱۲۴)

جنت وجہنم :-

''بہر حال مرنے کے بعد کی جنت اور جہنم'' مقامات نہیں ہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں''۔

(لغات القرآن از پرویز، ج ۱، ص ۴۴۹، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام - لاہور)

ملائکہ :-

(۱) ''اس سے ظاہر ہے کہ ان مقامات میں ''ملائکہ'' سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں''۔

(ابلیس وآدم از پرویز، ص ۱۹۵، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام - کراچی)

(۲) ''قرآن کریم نے ''ملائکہ'' پر ایمان کو ''اجزائے ایمان'' میں سے قرار دیا ہے (مثلاً ۲/۲۸۵) یعنی ایک شخص کے مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ - کتب - رسل - آخرت پر ایمان لانے کے ساتھ ملائکہ پر بھی ایمان لائے۔

سوال یہ ہے کہ ملائکہ پر ایمان کے معنی کیا ہیں؟

اسکے معنی یہ ہیں کہ ملائکہ کے متعلق وہ تصور رکھا جائے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور

اُنہیں وہی پوزیشن دی جائے جو قرآن نے ان کیلئے متعین کی ہے۔ ''ملائکہ'' کے متعلق قرآن میں ہے کہ اُنہوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ ۲/۳۴ یعنی وہ آدم کے سامنے جھک گئے۔ جیسا کہ آدم کے عنوان میں بتایا جاچکا ہے آدم سے مراد خود آدمی (یا نوع انسان) ہے۔ لہٰذا ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ یہ قوتیں وہ ہیں جنہیں انسان مسخر کرسکتا ہے۔ اُنہیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہیئے۔ کائنات کی جو قوتیں ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئیں، اُنہیں چھوڑیئے۔ جو قوتیں ہمارے علم میں آچکی ہیں انکے متعلق صحیح ایمان یہ ہوگا کہ ان سب کو انسان کے سامنے جھکنا چاہیئے۔ اب ظاہر ہے کہ جس قوم کے سامنے کائناتی قوتیں نہیں جھکتیں وہ قوم (قرآن کی رُو سے) صف آدمیت میں شمار ہونے کے بھی قابل نہیں، چہ جائیکہ اسے ''جماعت مومنین'' کہا جائے (کیونکہ مومن کا مقام عام آدمیوں کے مقام سے کہیں اونچا ہے)''۔

(لغات القرآن از پرویز، ج ۱، ص ۲۴۴)

جبریل :-

''انکشافِ حقیقت کی ''روشنی'' (ذریعہ یا واسطہ) کو جبریل سے تعبیر کیا گیا ہے''۔

(ابلیس وآدم ص ۲۸۳)

قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد :-

نمونہ کے طور پر صرف ''سورۃ فاتحہ'' کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے جو اس کی سات آیتوں کی نمبروار تشریح ہے۔

(۱) ''زندگی کا ہر حسین نقشہ اور کائنات کا ہر تعمیری گوشہ خالق کائنات کے عظیم القدر نظام ربوبیت کی ایسی زندہ شہادت ہے جو ہر چشم بصیرت سے بے ساختہ دادِ تحسین لے لیتی ہے۔

(۲) وہ نظام جو تمام اشیائے کائنات اور عالمگیر انسانیت کو، ان کی مضمر صلاحیتوں کی نشونما سے تکمیل تک لئے جا رہا ہے۔ عام حالت میں بتدریج، اور ہنگامی صورتوں میں انقلابی تغیر کے ذریعے۔

(۳) انسان کو یہ تمام سامانِ نشو ونما بلامزد ومعاوضہ ملتا ہے، لیکن اس کی ذات کی نشونما اور اس

کے مدارج کا تعین اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے، جن کے نتائج خدا کے اس قانون مکافات کی رو سے مرتّب ہوتے ہیں جس پر اسے کامل اقتدار حاصل ہے۔

(۴) اے عالمگیر انسانیت کے نشوونما دینے والے! ہم تیرے اسی قانون عدل و ربوبیت کو اپنا ضابطۂ حیات بناتے اور اسی کے سامنے سرِتسلیم خم کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی بھرپور اور متناسب نشوونما کر سکیں اور پھر اُنہیں تیرے ہی بتائے ہوئے طریق کے مطابق صرف کریں۔

(۵) ہماری آرزو یہ ہے کہ یہ پروگرام اور طریق، جو انسانی زندگی کو اس کی منزل مقصود تک لے جانے کی سیدھی اور متوازن راہ ہے۔ نکھر اور ابھر کر ہمارے سامنے آجائے۔

(۶) یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر، پچھلی تاریخ میں، سعادت مند جماعتیں زندگی کی شادابی و خوشگواری، سرفرازی و سربلندی اور سامانِ زیست کی کشادگی و فراوانی سے بہرہ یاب ہوئی تھیں۔

(۷) اور ان کا انجام ان سوختہ بخت اقوام جیسا نہیں ہوتا جو اپنے انسانیت سوز جرائم کی وجہ سے یکسر تباہ و برباد ہوگئیں، یا جو زندگی کے صحیح راستہ سے بھٹک کر اپنی کوششوں کو نتائج بدوش نہ بنا سکیں، اور اس طرح ان کا کاروانِ حیات، ان قیاس آرائیوں کے سراب اور توہم پرستیوں کے پیچ و خم میں کھو کر رہ گیا''۔

(مفہوم القرآن از پرویز، پارہ اول، ص۱، شائع کردہ میزان پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور)

پرویز کی پوری کتاب ''مفہوم القرآن'' اسی تحریف والحاد سے بھرپور ہے جس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک اس کتاب کے چار پارے شائع ہو چکے ہیں۔

آدم علیہ السلام :-

''ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ ''آدم'' جس کے جنت سے نکلنے کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مقامات میں آیا ہے (مثلاً ۲/۳) نبی تھے۔

قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآن کریم نے مختلف مقامات پر قصۂ آدم کی جو تفاصیل بیان کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ

انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ بالفاظ دیگر: قصۂ آدم کسی خاص فرد (یا جوڑے) کا قصہ نہیں بلکہ خود ''آدمی'' کی داستان کا ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے۔ اس داستان کا آغاز انسان کی اس حالت سے ہوتا ہے جب اس نے قدیم (Primitire) انفرادی زندگی کی جگہ پہلے پہل تمدنی زندگی (Social Life) شروع کی۔

(لغات القرآن از پرویز، ج۱، ص۲۱۴)

حضور ﷺ کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا :-

(۱) ''رسول اکرم ﷺ کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا۔

(سلیم کے نام، ج۳، ص۳۶)

(۲) مخالفین بار بار نبی اکرم ﷺ سے معجزات کا تقاضا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بار ان کے مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ ہم نے رسول کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا۔ اس کے معجزات صرف دو ہیں:

(۱) یہ کتاب جس کی مثل و نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا (۲۹/۵۱) اور

(۲) خود اس رسول ﷺ کی اپنی زندگی جو سیرت و کردار کے بلند ترین مقام پر فائز ہے (۱۰/۱۶) ان کے علاوہ اگر تم معجزات دیکھنا چاہتے تو قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۱۰/۱۰۱ ارض و سمٰوٰت پر غور کرو۔ قدم قدم پر معجزات دکھائی دیں گے۔

غور کرو سلیم! حضور نبی اکرم ﷺ کو تو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا جاتا''۔

(سلیم کے نام، ج۳، ص۹۱-۹۲)

(۳) ''نبی اکرم ﷺ کو قرآن کے سوا (جو عقلی معجزہ) ہے کوئی اور معجزہ نہیں دیا گیا''۔

(معارف القرآن، ج۴، ص۷۳۱)

انکارِ معراج :-

''سورۂ بنی اسرائیل کی آیت اسریٰ میں کہا گیا ہے کہ خدا اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا تا کہ وہاں اسے اپنی آیات دکھائے...... خیال ہے کہ اگر

یہ واقعہ خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شب ہجرت کا بیان ہے۔ اس طرح مسجد اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہوگی جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا"۔ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۷۳۶)

عقیدۂ تقدیر کا انکار :-

"مجوسی اساورہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے کیا کہ کوئی بھانپ ہی نہ سکا کہ اسلام کی گاڑی کس طرح دوسری پٹری پر جا پڑی انہوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزو ایمان بنا دیا۔ چنانچہ ہمارے ایمان میں والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ کا چھٹا جزو انہی کا داخل کیا ہوا ہے۔ (قرآنی فیصلے، ص ۱۹۰)

وزن اعمال کی افیون :-

"اس پیشوائیت نے جس کا ہمارے یہاں ملائیت نام ہے، آہستہ آہستہ مسلمانوں کو یہ افیون پلانی شروع کی کہ دنیا کے معاملات دنیاداروں کا حصہ ہیں جو اس مردار کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں مذہب انسان کی عاقبت سنوارنے کیلئے ہے۔ اس نے جس قدر حکم دے رکھے ہیں ان کے متعلق یہ کبھی نہ پوچھو کہ ان کی غایت کیا ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ جو خدا ہی جان سکتا ہے۔ مذہب میں عقل کا کوئی کام نہیں۔ تم صرف یہ سمجھ لو کہ فلاں بات کا حکم ہے اسلئے اسے کرنا ہے اور اس کا "ثواب" تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا اور یہ تمام پرزیاں قیامت کے دن ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گی"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۶۷)

نظریہ ارتقاء :-

"یہ سوال کہ دنیا میں "سب سے پہلا انسان" کس طرح وجود میں آ گیا۔ ذہن انسانی کے لئے وجہ ہزار حیرت و استعجاب رہا ہے چنانچہ ان مذاہب میں جن میں توہم پرستی نے حقائق کی جگہ لے رکھی ہے اس عقیدے کے حل میں عجیب و غریب افسانہ طرازیوں سے کام لیا گیا ہے لیکن قرآن کریم نے اس کے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ ٹھیک ٹھیک وہی ہے جس کی طرف علم و بصیرت کے انکشافات راہ نمائی کئے جا رہے ہیں۔ سائنس کے انکشافات کی رو سے خاک ذرے مختلف ارتقائی منازل طے کر کے قرنہا قرن کے بعد، انسانی صورت میں متشکل ہو گئے۔ یعنی سب سے پہلے کوئی

ایک فرد صورت انسانی میں جلوہ گر نہیں ہوا بلکہ ایک نوع وجود پذیر ہوئی۔ ان متنوع مراحل کی تفصیل قرآن کریم کی آیات جلیلہ میں عجیب انداز میں سمٹی ہوئی ہے"۔

(ابلیس و آدم از پرویز، ص ۶۳-۶۴، شائع کردہ طلوع اسلام، کراچی)

ارکان اسلام :-

"اسلامی نظام زندگی میں یہ تبدیلی اس دن سے ہوگئی جب دین مذہب سے بدل گیا۔ اب ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برت، ہماری زکوٰۃ وہی شے ہے جسے مذہب دان یا خیرات کہہ کر پکارتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے۔ ہمارے ہاں یہ سب کچھ اسلئے ہوتا ہے کہ اس سے "ثواب" ہوتا ہے۔ مذہب کے ہاں اسی کو پن کہتے ہیں، اور ثواب سے نجات (مکتی یا Salvation) ملتی ہے آپ نے دیکھا کہ کس طرح دین (نظام زندگی) یکسر مذہب بن کر رہ گیا۔ اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ آج ہم بھی اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا تھی"۔

(قرآنی فیصلے از پرویز، ص ۳۰۱-۳۰۲، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام، کراچی)

نماز :-

(۱) "عجم میں مجوسیوں (پارسیوں) کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا تھا۔ (یہ لفظ ان کے ہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے) لہٰذا صلوٰۃ کی جگہ نماز نے لے لی۔ اور قرآن کی اصطلاح "اقیموا الصلوٰۃ" کا ترجمہ ہوگیا۔ نماز پڑھو۔ جب گاڑی نے اس طرح پٹری بدلی تو اس کے پہیے (؟) کا ہر چکر اسے منزل سے دور لے جاتا گیا۔ چنانچہ اب حالت یہ ہو چکی ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ سے ذہن نماز پڑھنے کے علاوہ کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا اور نماز پڑھنے سے مراد ہے خدا کی پرستش کرنا"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۲۶، ۲۷)

(۲) "قرآن کریم نے "نماز پڑھنے" کے لئے نہیں کہا۔ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام (Institution) کے قیام کا حکم دیا ہے۔ مسلمان نمازیں پڑھتے ضرور ہیں لیکن انہوں نے نظام

الصلوٰۃ کو قائم نہیں کیا انکی نماز، ایک وقت معینہ کے لئے، ایک عمارت (مسجد) کی چاردیواری کے اندر، ایک عارضی عمل بن کر رہ جاتی ہے"۔ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۳۲۸)

پرویز کے نزدیک "اقام الصلوٰۃ" سے مراد ہے:-

(۳) معاشرے کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمینی) کی عمارت استوار ہوتی جائے، قلب ونظر کا وہ انقلاب جو اس معاشرے کی روح ہے"۔

(نظام ربوبیت، ص ۸۷)

کم از کم دو وقت کی نماز :-

"سورہ نور میں صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء کا ذکر (ضمناً) آیا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہارے گھر کے ملازمین کو چاہیئے کہ وہ تمہاری (Privacy) کے اوقات میں اجازت لے کر کمرے کے اندر آیا کریں۔ یعنی مِنْ قَبْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِنَ الظَّهِیْرَۃِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ. (۲۴/۵۸) "صلوٰۃ الفجر" سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتار دیتے ہو اور صلوٰۃ العشاء کے بعد"۔ اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کیلئے" (کم از کم) یہ دو اوقات متعین تھے۔ جبھی تو قرآن کریم نے انکا ذکر نام لے کر کیا ہے"۔ (لغات القرآن از پرویز، ج ۳، ص ۱۰۴۳-۱۰۴۴)

نماز میں ردّوبدل :

"جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادات دونوں پر منطبق ہوگا۔ یعنی اگر جانشین رسول اللہ ﷺ (یعنی قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا۔ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۱۴-۱۵)

زکوٰۃ :-

(۱) "زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اس لئے کہ شرح ٹیکس کا انحصار ضروریات ملی پر ہے۔ حتیٰ کہ

ہنگامی صورتوں میں حکومت وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زائد ہو، لہٰذا جب کسی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۳۵)

(۲) "ظاہر ہے کہ ہماری حکومت ہنوز اسلامی حکومت نہیں ہے۔ اس لئے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ اگر یہ حکومت اسلامی ہوگئی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہو جائے گا ایک طرف ٹیکس اور اس کے ساتھ دوسری طرف زکوٰۃ، قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۳۷)

(۳) "اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پا جائے گی اور جب قرآنی نظام ربوبیت اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو اس کی نوعیت کچھ اور ہی ہو جائے گی۔[۱]

(سلیم کے نام، پانچواں خط، ج ۱، ص ۷۷-۷۸)

(۴) "زکوٰۃ (یعنی حکومت کے ٹیکس) کی شرح میں تغیر وتبدل کی ضرورت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نظر نہیں آتی"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۱۲)

(۵) زکوٰۃ سے مراد اڑھائی فیصدی ٹیکس نہیں بلکہ یہ ایک پروگرام ہے جس کی سرانجام دہی مؤمنین کے ذمہ ہے"۔ (نظامِ ربوبیت، ص ۱۶۴)

(۶) ایتاءِ زکوٰۃ-نوع انسانی کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانا (تزکیہ کے معنی میں نشوونما-بالیدگی)"۔ (نظام ربوبیت، ص ۸۷)

صدقات اور صدقۂ فطر :-

(۱) "صدقات ان ٹیکسوں کا نام ہے جو حکومت اسلامیہ کی طرف سے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عائد کئے جاتے ہیں، انہی میں صدقۂ فطر ہے۔ (قرآنی فیصلے، ص ۵۰)

[۱] یعنی جب اشتراکی نظام مکمل طور پر ملک میں رائج ہو جائے گا تو زکوٰۃ کی ضرورت ختم ہو جائے گی کیونکہ زکوٰۃ کا حکم تو پرویز کے نزدیک عبوری دور سے متعلق ہے۔

(۲) اب سنت رسول اللہ کا صرف اتنا حصہ پیش کیا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر نکال کراپنے اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے گا۔ تو روزے معلق رہ جائیں گے۔ خدا تک نہیں پہنچیں گے۔ گویا صدقۂ فطر ملت کے اجتماعی مصالح کیلئے نہیں بلکہ ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈال دیا جاتا ہے تا کہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔ غور فرمایا آپ نے کہ بات کیا تھی اور کیا بن گئی.......... لیکن جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلتے رہیں گے زکوٰۃ دی جاتی رہے گی۔ قربانیاں ہوتی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہیں گے اور قوم بدستور بے گھر، بیدر، بھوکی، ننگی، اسلام کے ماتھے پر کلنک کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی۔ کتنا بڑا ہے یہ انتقام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجیے اس انتقام کیلئے آلۂ کار کن لوگوں کو بنایا جاتا ہے"۔

(قرآنی فیصلے، ص ۵۱، ۵۲)

حج:

(۱) "نماز ان کی پوجا پاٹ، حج ان کی یاترا، رسوم باقی، خود فنا...... حج کرنے جاتے ہیں تا کہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ادا کر آئیں اور آتے وقت زمزم کا پانی ٹین کی ڈبیوں میں بند کر کے لیتے آئیں تا کہ اسے مردوں کے کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اس کا وہ سکرات موت کی ہچکیاں جن میں پوری کی پوری امت آج گرفتار ہے"۔ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۳۹۲)

(۲) "اول تو حج ہی اپنے مقصد کو چھوڑ کر محض "یاترا" بنکر رہ گیا ہے۔ حاجی وہاں جاتے ہیں تا کہ اپنے تمام سابقہ گناہ آب زمزم سے اس طرح کے واپس آجائیں جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو"۔ (قرآن فیصلے، ص ۶۳)

(۳) "حج عالم اسلامی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جو اس امت کے مرکز محسوس (کعبہ) میں اس غرض کے لئے منعقد ہوتا ہے کہ ملت کے تمام اجتماعی اُمور کا حل قرآنی دلائل و حجت کی رو سے تلاش کیا جائے اور اس طرح یہ امت اپنے فائدہ کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے"۔

(لغات القرآن، ج ۲، ص ۴۷۴)

قربانی:-

(۱) "حج عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس کا نام ہے، اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے خورد و نوش کے لئے جانور ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ بس یہ تھی قربانی کی حقیقت جو آج کیا سے کیا بن کر رہ گئی ہے۔ (رسالہ قربانی از پرویز، ص ۳)

(۲) قرآن کریم میں جانور ذبح کرنے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے..... عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمائندگانِ ملت ایک لائحہ عمل طے کر لیں گے تو اس کے بعد منیٰ کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا جہاں یہ باہمی بحث و تمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں گی، آج صبح پاکستان والوں کے ہاں۔ شام کو اہل افغان کے ہاں۔ اگلی صبح اہل شام کی طرف۔ وقس علی ذلک۔ ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کر لئے جائیں گے۔ امیر بھی غریب بھی۔ اس مقصد کی لئے جو جانور ذبح کئے جائیں گے۔ قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ (قرآنی فیصلے، ص ۵۵)

(۳) مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ (یعنی اپنے اپنے شہروں میں) قربانی کے لئے کوئی حکم نہیں...... اس لئے یہ ساری دنیا میں اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے...... ذرا حساب لگائیے کہ اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہو جاتا ہے...... اگر آپ ایک کراچی شہر کو لے لیں تو اس آٹھ دس لاکھ کی آبادی میں سے اگر پچاس ہزار نے بھی قربانی دی ہو اور ایک جانور کی قیمت تیس روپیہ بھی سمجھ لی جائے تو پندرہ لاکھ روپیہ ایک دن میں صرف ایک شہر سے ضائع ہو گیا۔ اب اس حساب کو پورے پاکستان پر پھیلائیے اور اس سے آگے ساری دنیا کے مسلمانوں پر اور پھر سوچیے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں؟

لیکن اگر ہمیں سوچنا آجائے تو پھر ہماری بربادی کیوں ہو؟

(قرآنی فیصلے، ص ۵۵، ۵۶)

(۴) "مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کے سہارے دیئے جاتے ہیں کہیں قربانی کو سنت ابراہیمی قرار دیا جاتا ہے، کہیں اسے صاحب نصاب

پرواجب ٹھہرایا جاتا ہے کہیں اسے تقرب الٰہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے کہیں دوزخ سے محفوظ گذر جانے کی سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے''۔ (قرآنی فیصلے ص۶۴)

(۵) ''قربانی تو وہاں کھانے پینے کا سامان مہیا کرنے کا ذریعہ تھی۔ اب جس طرح وہاں جانور ذبح کر کے دبائے جاتے ہیں نہ ہی وہ مقصود خداوندی ہے اور نہ ہی ان کی ہم آہنگی میں ہر جگہ جانوروں کا ذبح کرنا بغیر کسی مقصد و غایت کو اپنے ساتھ لئے ہوئے۔ وہاں بھی سب کچھ ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی وذلک خسران المبین. (قرآنی فیصلے ص۶۵)

تلاوت قرآن کریم:۔

''یہ عقیدہ کہ بلا سمجھے قرآن کے الفاظ دہرانے سے ''ثواب'' ہوتا ہے یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ درحقیقت عہد سحر کی یادگار رہے''۔ (قرآنی فیصلے ص۱۰۴)

ایصال ثواب :۔

''اس سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ ''ایصال ثواب'' کا عقیدہ کس طرح ''مکافات عمل'' کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو اسلام کا بنیادی قانون ہے، خدا جانے اس قوم نے کہاں سے ان عقائد کو پھر سے لے لیا جنہیں مٹانے کے لئے قرآن آیا تھا اور اس صورت میں جبکہ خود قرآن اپنی اصل شکل میں ان کے پاس موجود ہے۔ اس سے بڑا تغیر بھی آسمان کی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہوگا۔ (قرآنی فیصلے ص۹۸)

دین کے ہر گوشہ میں تحریف ہو چکی ہے :۔

''وہ دین جو محمد رسول اللہ نے دنیا تک پہنچایا تھا اس کا کونسا گوشہ اور کونسا شعبہ ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی''۔ (قرآنی فیصلے ص۶۶)

برہموسماجی مسلمان :۔

''یہ ہر رنگ کی ''خدا پرستی'' میں ''نیک عملی'' کی راہیں بتانے والے'' برہموسماجی مسلمان'' کیا جانیں کہ قرآن کی رو سے ''خدا پرستی'' کسے کہتے ہیں اور ''نیک عملی'' کیا ہوتی ہے؟''۔ (سلیم کے نام اٹھارواں خط، ج۲، ص۱۵)

قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے :۔

''اسی حقیقت کو قرآن نے سورۂ آل عمران میں زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کی راہ کون سی اور اسے حضرات انبیاء کرام نے کس طرح اختیار کیا۔ اس کے بعد اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فوز و فلاح اور سعادات و برکات کی یہی ایک راہ ہے۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ . (۳/۸۵) جو قوم اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کر لے گی تو اس کی یہ راہ قابل قبول نہیں ہوگی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آخرالامر تباہ و برباد ہو جائے گی۔

اس کے بعد مسلمانوں کی تاریخ سامنے لائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ بھلا سوچو کہ خدا اس قوم پر زندگی کی راہیں کس طرح کشادہ کر دے گا جس نے ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ حالانکہ ان کی طرف خدا کا واضح ضابطۂ حیات آ چکا تھا اور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے کہ ان کے رسول نے اس ضابطۂ حیات پر عمل پیرا ہو کر کس طرح تعمیری نتائج پیدا کر دکھائے تھے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس قوم نے کفر کی راہ اختیار کر لی۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ سو ایسی ظالم قوم کو خدا کس طرح سعادتوں کی راہ دکھائے! اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ان کی اس روش کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ان تمام آسودگیوں سے محروم ہو گئی جو نظام خداوندی سے وابستگی سے حاصل ہوئی تھیں اور ان تمام آسائشوں سے بھی محروم ہو گئی جو فطرت کی قوتوں کو مسخر کرنے سے ملتی تھیں حتی کہ ان کی ذلت و پستی کی وجہ سے دوسری قومیں بھی انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیتیں اور دور دور رکھتی ہیں لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ. اس بنا پر کہ انہوں نے اپنا نام مسلمان رکھ چھوڑا ہے ان کی اس تباہی میں کسی طرح کمی واقع نہیں ہو سکتی، نہ ہی انہیں اس سے زیادہ مہلت مل سکتی تھی جتنی مہلت خدا کے قانون امہال و تدریج کی رو سے ملا کرتی ہے......

دیکھو سلیم! قرآن نے واضح الفاظ میں بتادیا ہے کہ اس امت کو جو سرفرازیاں شروع میں نصیب ہوئی تھیں وہ ان بینات (قرآن کے واضح قوانین) پر چلنے کا نتیجہ تھیں جو انہیں خدا کی طرف سے ملے تھے پھر جب انہوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تو یہ ان تمام برکات سے محروم ہو گئے۔

(سلیم کے نام سینتیسواں خط، ج ۳، ص ۱۹۷ تا ۱۹۹)

پرویزی شریعت میں صرف چار چیزیں حرام ہیں :-

محمد صبیح ایڈوکیٹ نے دارالاشاعت قرآن ٹھٹہ سے ۹۶ صفحات کا ایک رسالہ شائع کیا تھا جس کا نام ہے ''حلال وحرام کی تحقیق'' ماہنامہ ''طلوع اسلام'' بابت مئی ۱۹۵۲ء میں اس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئی جو داد تحقیق دی گئی ہے درج ذیل ہے۔

''سید محمد صبیح صاحب نے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ قرآن کی رو سے صرف مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں''۔ یہ قرآن کا واضح فیصلہ ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہمارے مروجہ اسلام میں حرام وحلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی شئے کو حرام قرار دیدے، یہ حق صرف اللہ کو حاصل ہے (طلوع اسلام مئی ۵۲ء، ص ۶۹)'' چودھری غلام احمد پرویز کی تمام کتابیں اسی قسم کے عقائد ونظریات سے پر ہیں اور اب ایک مستقل فرقہ انہوں نے اپنے عقائد کی بنیاد پر قائم کرلیا ہے۔

حضرات علماء کرام از روئے شرع بیان فرمائیں کہ اس فرقہ کے بانی اور اس کے متبعین کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟ اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا مثلاً ان سے نکاح کرنا، مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا اور ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے؟ اور کیا وہ کسی مسلمان کے وارث ہو سکتے ہیں؟ بینوا وتوجروا.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب واللہ الموفق للصّواب

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبة للمتقین، ولا عدوان الا علی الظالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد .

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرما کر اس کی تشریح و تفسیر کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنے قول وفعل اور تقریر سے قرآن کریم کی مکمل تشریح فرمائی، قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر آپ ہی ہیں۔ امت نے آپ ﷺ کی اس تشریح کو اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا اور اس طرح قرآن کریم کی تعبیر وتشریح ٹھیک اسی طرح محفوظ ہوگئی جس طرح اس کے الفاظ محفوظ ہیں۔

پھر امت کے مسلسل تعامل وتوارث نے اس کی حفاظت پر مہریں ثبت کیں، لہٰذا اب کسی کو یہ حق نہیں کہ قرآن کریم کی کوئی نئی تعبیر کرے یا ضروریات دین: اللہ، رسول ﷺ، آخرت، جنت، دوزخ، ملائکہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کی کوئی نئی تشریح کر کے ان میں تحریف کرے یا ان کی کوئی ایسی مراد بیان کرے جو امت کے اجماع اور اس کے چودہ سو سالہ تعامل وتوارث کے خلاف ہو۔

اسی طرح امت مسلمہ نے اجماعی طور پر قرآن کریم کی ہدایت اور حکم کے بموجب اطاعت رسول علیہ السلام کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا اور اس سے انحراف کو کفر والحاد جانا۔

دین اسلام کے مسلمات اور قرآنی کلمات وشرعی مصطلحات میں نئی نئی تعبیر وتشریح کا فتنہ سب سے پہلے باطنیہ وقرامطہ نے برپا کیا، امت نے بالاتفاق ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مثل کفر الزنادقة والملاحدة. الی ان قال. وتلعّبوا بجمیع آیات کتاب اللہ عزوجل فی تاویلها جمیعاً بالبواطن التی لم یدل علی شئي منها دلالة

ولا امارة ولا لها فی عصر السلف الصالح اشارة وکذلک من بلغ مبلغهم من غیر هم فی تعفیة آثار الشریعة ورد العلوم الضروریة التی نقلتها الامة خلفها عن سلفها. (ص ۴۴۵، ملاحظه هو اکفار الملحدین، ص ۱۵)

محقق محمد بن ابراہیم انوریر ایثار الحق ص ۴۴۵ فرماتے ہیں:

جیسے زنادقہ اور ملاحدہ کا کفر ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تمام آیات کو کھلونا بنالیا اور ان کی تاویل ظاہری معنی سے پھیر کر ایسے خودساختہ معانی سے کی کہ جن پر نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ اور نہ سلف امت سے اس بارے میں کوئی اشارہ ملتا ہے اور یہی حکم اُن لوگوں کا ہے جو آثار شریعت کے مٹانے اور ضروریات دین کے (جو سلف سے خلف تک بتوارث چلے آرہے ہیں) انکار میں ان کے طرز کو اختیار کریں۔

اور علامہ محمد امین شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں:

یعلم مماهنا حکم الدروزو الیتامنة فانهم فی البلاد الشامیة یظهرون الاسلام والصوم والصلاة مع انهم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمرو الزنا وان الالوهیة تظهر فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج یقولون المسمی بها غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا محمد ﷺ کلمات فظیعة، وللعلامة المحقق عبدالرحمن العمادی فیهم فتوی مطولة. وذکرفیها. انهم ینتحلون عقائد النصیریة و الاسماعیلیة الذین یلقبون بالقرامطة والباطنیة الذین ذکرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا یحل اقرارهم فی دیار الاسلام بجزیة ولا غیرها ولا تحل مناکحتهم ولا ذبائحهم.

(ج ۳، ص ۴۱۱، طبع استنبول)

یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ ونماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں

اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں۔ علامہ محقق عبدالرحمٰن عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے جس میں اُنہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا نہیں، نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

اس دور آخر میں انگریز نے اپنی مذموم اغراض کو پورا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد آنجہانی کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے طرح طرح کی تاویلیں کر کے آیات ونصوص کے معنی بگاڑنے کی انتھک کوشش کی جس سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا آخر علماء حق نے بالاتفاق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو خارج از اسلام قرار دیا۔ بعد ازاں عنایت اللہ مشرقی نے اطاعت رسول علیہ السلام کا استہزاء واستخفاف کرتے ہوئے امیر کو واجب الاطاعت قرار دیا اور نبی اور رسول کو بحیثیت امیر کے مطاع مانا اور ایک نیا اسلام تصنیف کیا اور علماء اسلام نے اس کے متعلق بھی بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔

غرض علماء امت کا ہمیشہ یہ اہم فریضہ رہا ہے کہ اس قسم کے زندیقوں اور ملحدوں کے کفر و الحاد کی نقاب کشائی کر کے امت کے سامنے ان کی اصل حقیقت واضح کر دیں اور دین کی حفاظت کا وعدہ الٰہی پورا کریں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینقون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاهلین".

ترجمہ: "ہر پچھلی نسل میں سے ارباب دیانت اس علم کے حامل ہوں گے جو غالی لوگوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی غلط بیانی اور جاہلوں کی من مانی تاویل کو دور کرتے رہیں گے"۔

اب اس دور کے ملحدوں اور زندیقوں کی قافلہ سالاری چودھری غلام احمد پرویز نے اپنے ذمہ لی ہے۔ استفتاء میں پرویز کی کتابوں کے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری غلام احمد پرویز کے مذکورہ ذیل عقائد ہیں:

''تنقیحات''

(۱) قرآن کریم میں جہاں بھی ''اللہ اور رسول'' کا نام آیا ہے اس سے مراد ''مرکز ملت'' ہے۔

(۲) جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد ''مرکزی حکومت کی اطاعت'' ہے۔

(۳) قرآن کریم میں ''اولی الامر'' سے مراد افسرانِ ماتحت ہیں۔

(۴) رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔

(۵) رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔

(۶) رسول اللہ ﷺ جب موجود تھے تو بہ حیثیت ''مرکز ملت'' آپ کی اطاعت فرض تھی، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔

(۷) ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

(۸) قرآن کریم کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ خیرات، زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔

(۹) شریعت محمدیہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی ''شریعت'' وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے۔

(۱۰) مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق غرض جس چیز میں چاہے رد و بدل کر دے۔

(۱۱) ''مرکز ملت'' اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں رد و بدل کر سکتا ہے۔

(۱۲) حدیث عجمی سازش ہے اور جھوٹ، جو مسلمانوں کا مذہب ہے۔

(۱۳) آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا۔

(۱۴) آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

(۱۵) تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کا کوئی خارجی وجود نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔

(۱۷) آخرت سے مراد مستقبل ہے۔

(۱۸) جنت و جہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

(۱۹) فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں۔ ''ایمان بالملائکۃ'' کا مطلب یہ ہے کہ ان قوتوں کو انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔

(۲۰) جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔

(۲۱) قرآن کریم کے مفہوم میں الحاد۔

(۲۲) آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوع انسانی ہے۔

(۲۳) جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا۔

(۲۴) معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان اور ''مسجد اقصیٰ'' سے مراد مسجد نبوی ہے۔

(۲۵) تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

(۲۶) ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی ہے۔

(۲۷) انسان کی پیدائش آدم وحوا سے نہیں بلکہ ڈارون کے نظریۂ ارتقا کے مطابق ہوئی ہے۔

(۲۸) نماز ''پوجاپاٹ'' روزہ ''برت'' اور حج ''یاترا'' ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ورنہ ان اُمور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل وبصیرت سے کچھ واسطہ۔

(۲۹) نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ ''قیام صلوٰۃ'' یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے جس کا مطلب معاشرہ کو اُن بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمینی) کی عمارت استوار ہوتی ہے۔

(۳۰) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے کم ازکم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے۔

(۳۱) زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اور اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی۔

(۳۲) آجکل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب قرآنی نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو

زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔

(۳۳) صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔

(۳۴) حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس ہے۔

(۳۵) قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس حیثیت شرکاء کانفرنس کے لئے ''راشن'' مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔

(۳۶) تلاوت قرآن کریم ''عہد سحر'' یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔

(۳۷) ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافات عمل کے عقیدے کے خلاف ہے۔

(۳۸) دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے۔

(۳۹) قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے۔ اور موجودہ مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں۔

(۴۰) صرف چار چیزیں مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں، باقی حرام وحلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

مذکورہ بالا عقائد ونظریات نصوص قرآن وحدیث، اجماع اور چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے قطعاً خلاف اور کفر ہیں۔ اب ہم ہر تنقیح کا قرآن وحدیث واجماع کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تا کہ واضح ہو جائے کہ غلام احمد پرویز نے کس طرح اسلام کو مسخ کر کے ایک نئے الحاد وزندقہ کو جنم دیا ہے۔

(۱) ''قرآن کریم میں جہاں بھی ''اللہ ورسول'' کا نام آیا ہے اس سے مراد مرکز ملت ہے

یہ کھلی ہوئی تحریف والحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے واضح رہے کہ لفظ ''اللہ'' کی دلالت اپنے معنی پر ظاہر وقطعی ہے اور اسی طرح لفظ رسول'' کی دلالت بھی، اور الفاظ شرعیہ کے معنی ظاہر وقطعی کو چھوڑ کر کوئی دوسرے معنی مراد لینا الحاد وزندقہ کے سوا کچھ نہیں۔

لفظ کی دلالت اپنے معنی پر یا لغوی ہوتی ہے یا عرفی یا اصطلاحی اور ''اللہ ورسول'' کی دلالت ''مرکز ملت'' پر ان تینوں دلالتوں میں سے کوئی سی بھی نہیں۔ عربی زبان کی مستند لغات میں سے کسی لغت میں بھی اللہ ورسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں اور نہ کسی علم کی اصطلاح میں اس کے یہ معنی ہیں بلکہ ایک عامی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ ورسول سے مراد مرکز ملت ہے، قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا ہے جو عرب میں بولی یا سمجھی جاتی تھی، یہ زبان آج بھی زندہ ہے، اللہ ورسول کے الفاظ اس میں قدیم سے مستعمل چلے آتے ہیں۔ عربی زبان کے اشعار ومحاورات محفوظ ہیں۔ پرویز نے اللہ ورسول کا جو مفہوم اپنے ذہن سے متعین کیا ہے اس کے ثبوت میں عربی زبان کا نہ تو کوئی محاورہ پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ کوئی شعر۔

قرآن کریم جس ذات گرامی پر نازل ہوا اس نے اللہ ورسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں بتلائے اور نہ جن نفوس قدسیہ کو قرآن کریم کا اولین مخاطب بنایا گیا تھا ان میں سے کسی نے اس کے یہ معنی سمجھے۔ پھر قرآن کریم کی بیشمار آیات میں اللہ ورسول کا ذکر آیا ہے اگر اس سے مرکز ملت مراد تھا تو کسی آیت میں اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی؟ مزید برآں قرآن کریم میں اللہ ورسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا مرکز ملت پر بھی اسی طرح ایمان لانا ضروری ہوگا؟ اللہ رسول پر ایمان نہ لانا کفر ہے، کیا مرکز ملت پر بھی ایمان نہ لانے کا نتیجہ کفر ہوگا؟ اللہ ورسول کے خلاف ذرا بھی عقیدت میں فتور آ جائے تو کفر ہے، کیا مرکز ملت کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی صفات جلیلہ جو قرآن مجید میں ذکر ہوئی ہیں کیا یہی صفات مرکز ملت کی ہوں گی؟

الغرض اللہ ورسول سے مراد مرکز ملت قطعاً نہیں ہو سکتا یہ صراحۃً الحاد وزندقہ ہے اور

الفاظ قرآن کو باطنی مفاہیم پہنانے کی بدترین کوشش، قرآن کریم نے اس عمل کو الحاد سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

ترجمہ: بلاشبہ وہ لوگ جو ہماری آیات میں الحاد (کجروی) کی راہیں نکالتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں بھلا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو آئے گا قیامت کے دن امن سے، کیے جاؤ جو چاہو بیشک جو تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیات کو سن کر جو لوگ کجروی سے باز نہیں آتے اور سیدھی سیدھی باتوں میں واہی تباہی شبہات پیدا کر کے ٹیڑھ نکالتے ہیں یا خواہ مخواہ توڑ مروڑ کر ان کا مطلب غلط لیتے ہیں۔ ممکن ہے وہ لوگ اپنی مکاریوں اور چالاکیوں پر مغرور ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ سے ان کا حال پوشیدہ نہیں، جس وقت اس کے سامنے جائیں گے خود دیکھ لیں گے۔ فی الحال اس نے ڈھیل دے رکھی ہے وہ مجرم کو ایک دم نہیں پکڑتا اس لئے آگے فرمایا ''اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ'' یعنی اچھا جو تمہاری سمجھ میں آئے کیے جاؤ مگر یاد رہے کہ تمہاری سب حرکات اس کی نظر میں ہیں ایک دن ان کا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

(۲) ''جہاں اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے''

یہ بھی تحریف معنوی اور الحاد وزندقہ کی بدترین مثال ہے اور لفظ کی قطعی وظاہری دلالت سے صریح انحراف۔ یہاں بھی وہی سوالات ہوں گے جو اس سے پہلی تنقیح کے ذیل میں کیے گئے تھے مزید برآں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظام حکومت نہ ہو تو وہاں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی کیا شکل ہوگی؟

یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ ورسول اللہ ﷺ کی اطاعت اسلام کی اساس اولین ہے

سارے دین کی عمارت اسی مقام پر قائم ہے، اسی لئے قرآن کریم میں اس کا جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور نہایت تاکید کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

"قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ".

(آلِ عمران: رکوع ۴، پارہ ۳)

ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو پس اگر تم اس سے اعراض کرو تو (یاد رکھو) کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا"۔

(۳) "قرآن کریم میں "اولی الامر" سے مراد افسران ماتحت ہیں"

یہ قرآن مجید کی کھلی ہوئی تحریف ہے۔ یاد رہے کہ آیت کریمہ "اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ" کی جو تعبیر و تشریح پرویز کی عبارت میں کی گئی ہے وہ قطعاً کفر ہے اور امت محمدیہ کے قطعی فیصلے کے خلاف ہے "اللہ کی اطاعت" سے مراد وہ اوامر الٰہیہ ہیں جو قرآن کی صورت میں امت کو دیئے گئے ہیں اور "اطاعت رسول" سے مراد وہ احکام نبویہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں نافذ فرمائے تھے اور ان کا تمام تر ذخیرہ کتب حدیث میں محفوظ و منضبط ہے۔ اور "اولی الامر" سے مراد وہ با اقتدار طبقہ ہے جو تفقہ فی الدین کے وصف سے متصف ہو اور اعلاء کلمۃ اللہ اور اجراء احکام شریعت میں دل و جان سے ساعی ہو، نیز وہ علماء ربانی کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں، ان ہی کو حق ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کے کلام کی ضرورت کے وقت تعبیر و تشریح کریں اور ان ہی کی اطاعت امت پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباسؓ جو "ترجمان قرآن" اور "حبر امت" کے لقب سے عہد صحابہ میں مشہور ہوئے ہیں ان سے "اولی الامر" کی جو تفسیر الدر المنثور میں بروایت ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور حاکم منقول ہے وہ یہ ہے:

"یعنی اهل الفقه والدین واهل طاعة الله الذین یعلمون الناس معانی دینهم ویأمرونهم بالمعروف وینهونهم عن المنکر فاوجب الله طاعتهم علی العباد". (ج ۲، ص ۱۷۶)

ترجمہ: یعنی وہ حضرات جو فقہ و دین کے حامل ہوں اور اللہ کی اطاعت میں سرگرم ہوں اور لوگوں کو دین کے معانی سمجھاتے ہوں، نیکی کا حکم دیتے ہوں اور برائی سے روکتے ہوں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت اپنے بندوں پر فرض کی ہے۔

یہی تفسیر حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔ (ملاحظہ ہو الدار المنثور، ج ۲، ص ۱۷۶)

ظاہر ہے کہ امت کی جن ہستیوں کی زندگی قرآن و سنت کی مزاولت میں گزری ہو اور جو سرتاپا شریعت مقدسہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں وہی اللہ اور اس کے رسول کے دین کی تعبیر و تشریح کے اہل ہیں اور ضرورت کے وقت ان ہی کی اطاعت کو واجب قرار دیا جاسکتا ہے، جاہل بے دین، یا فاسق اور بدعقیدہ افسران ماتحت اور حکامِ وقت جنہوں نے انگریز کی اطاعت و خدمت گزاری میں اپنی زندگیاں گنوائی ہوں ان کو دین کی تعبیر و تشریح کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں "اولوالامر" کی تفسیر کے سلسلہ میں بطور مثال حضرات ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم جیسے اکابر و فقہاء صحابہ کے نام منقول ہیں، اور بعض روایات میں صرف صحابۂ کرام کو "اولی الامر" کا مصداق قرار دیا ہے، ان تشریحات کی روشنی میں ہر مسلمان فیصلہ کرسکتا ہے کہ "اولی الامر" سے افسران ماتحت اور اللہ و رسول سے "مرکز ملت" یا "نظام حکومت" مراد لینا صریح کفر و الحاد نہیں تو اور کیا ہے۔

(۴) "رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے"

ایسا کہنا قطعاً کفر ہے، اطاعت رسول دین کے مسلمات میں سے ہے امت محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات نے اطاعت رسول کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا ہے، رسول پر ایمان

لانے کا مطلب ہی اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہے، اور نہ صرف یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ہر رسول مطاع ہوتا تھا اور ہر امت پر اپنے رسول کی اطاعت فرض ولازم تھی" دیکھئے قرآن کریم کس طرح حصر کے ساتھ بیان کر رہا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط (النساء: ع۹، پ۵)

ترجمہ: ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے۔

پھر صرف رسول کی اطاعت کا حکم دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کی اطاعت کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمایا گیا۔ ارشاد ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء، ع۱، پارہ۵)

ترجمہ: جو رسول کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور محبت الٰہی کے دعویداروں سے صاف کہہ دیا گیا کہ تمہارے اس دعوے کی سچائی اسی وقت ظاہر وعیاں ہوگی جب کہ تم اتباع واطاعت میں سرگرم ہوگے۔ معلوم ہوا اتباع رسول کے بغیر محبت الٰہی اور اتباع قرآن کا دعویٰ سراسر لغو اور باطل ہے، ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (آل عمران، ع۴، پارہ۳)

ترجمہ: آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری راہ پر چلو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اطاعت رسول کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے چنانچہ چند آیات درج ذیل ہیں۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ.

(آل عمران، ع۴، پارہ۳)

ترجمہ: آپ کہہ دیں اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی پھر اگر اعراض کریں تو (سنا دیجئے) کہ اللہ کو کافروں سے محبت نہیں۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (آل عمران، ع۱۴، پارہ۴)

ترجمہ: اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ.

(الانفال، ع۳، پارہ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس سے مت پھرو سن کر۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ.

(الانفال، ع۶، پارہ۱۰)

ترجمہ: اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ.

(النور، ع۷، پارہ۱۸)

ترجمہ: اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈرتا رہے اللہ سے اور تقویٰ اختیار کرے سو وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ط وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ.

(النور، ع۷، پارہ۱۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، پھر اگر تم اعراض کرو گے تو اس کا ذمہ ہے جو بوجھ اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہے جو بوجھ تم پر رکھا اگر اس (رسول کی) اطاعت کرو گے تو ہدایت پاجاؤ گے اور پیغام لانے والے کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ.

(النور، ع۷، پارہ۱۸)

ترجمہ: قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ.

(محمد، ع۴، پارہ۲۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

پھر اطاعت رسول کا بار بار تاکیدی حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا کہ جب تک لوگ اپنے تمام باہمی جھگڑوں اور زندگی کے تمام فیصلوں میں رسول اللہ ﷺ کو حکم نہ بنائیں گے ان کا ایمان کالعدم ہے، اور یہ بھی صاف کہہ دیا گیا کہ رسول برحق (ﷺ) کے فیصلوں کو دل کی کشادگی اور زبان وقلب کی ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لینا ضروری ہے۔ ارشاد ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

(النسآء، ع۹، پارہ۵)

ترجمہ: سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اُٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں کسی قسم کی تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔

یہ آیت کریمہ جس حقیقت کبریٰ کو بیان کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد کسی مومن کو اطاعت رسول کے بارے میں شک وشبہ نہیں رہ سکتا۔ آیت میں جو حکم بیان کیا جا رہا ہے وہ قرآن کے مخاطبین اولین کے ساتھ مختص نہیں بلکہ پوری امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قیامت تک اس کے ماننے کی مکلف ہے۔

غرض اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس سے انحراف کر سکے۔ ارشاد ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا.

(الاحزاب، ع۵، پارہ۲۲)

ترجمہ: اور کسی ایماندار مرد یا عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دے تو ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی تو وہ صریح اور صاف گمراہی میں پڑ گیا۔

آیت بالا واضح طور پر بتلا رہی ہے کہ رسول کے فیصلے کے مقابلے میں کسی مومن کو فیصلہ کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کیلئے سعادت وسلامتی کی راہ یہی ہے کہ وہ رسول کے فیصلوں کے سامنے اپنا سر جھکا دے، ورنہ بصورت دیگر اس کے حصہ میں ضلال وگمراہی کے سوا کچھ نہیں، علامہ آلوسی رقم طراز ہیں:

"ای ان یختاروا من امرھم ماشاؤا بل یجب علیھم ان یجعلوا رأیھم تبعاً لرأیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام واختیارھم تلوًا لا ختیارہ۔

(روح المعانی، ص۲۲، ج۲۲)

ترجمہ: یعنی ان کو یہ حق نہیں کہ اپنے امور کے متعلق جو چاہیں فیصلہ کریں بلکہ ان پر لازم ہے کہ اپنی آراء کو جناب رسول اللہ ﷺ کی رائے مبارک کے تابع رکھیں اور اپنی پسند کو آپ کی پسند کا پابند بنائیں۔

اور یہی نہیں کہ رسول کی اطاعت کا تاکیدی حکم دیا گیا بلکہ رسول کی مخالفت کرنے والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ.

(النور، ع۹، پارہ۱۸)

ترجمہ: سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اس کے حکم کا اس سے کہ آ پڑے ان پر کچھ خرابی یا پہنچے ان کو عذاب دردناک۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا. (النساء، ع۷، پارہ۵)

ترجمہ: اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف تو ہم اس کو حوالہ کریں گے وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر اس کے بعد بھی رسول کے حکم کی مخالفت کرے اور سب مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنے لئے جدا راہ اختیار کرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے (العیاذ باللہ)۔ ان آیات کے بعد جب ہم ان احادیث کی طرف آتے ہیں جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو امت پر فرض ولازم قرار دیا گیا ہے تو وہ اس کثرت سے ملتی ہیں کہ ان کا شمار بھی دشوار ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں چند احادیث ہدیہ ناظرین ہیں۔

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ ﷺ کلّ امتی یدخلون الجنة الامن ابی قیل من ابی قال من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی.

(رواہ البخاری)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کریں! عرض کیا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

عن جابر فی حدیث طویل. فی اخرہ.

” فمن اطاع محمداً فقد أطاع اللہ ومن عصی محمداً فقد عصی اللہ و محمد فرق بین الناس“. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آتا ہے کہ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ خطِ امتیاز کھینچنے والے ہیں مومن اور کافر کے درمیان۔

عن مالک بن انس مرسلاً قال قال رسول اللہ ﷺ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنة رسولہ. (مؤطا)

جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم اس پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ: والذی نفس محمد بیدہ لو بداکم موسی فاتبعتموہ ترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیاً وادرک نبوتی لاتبعنی. (دارمی)

ترجمہ: جناب رسول ﷺ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم ان کا اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ دو تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ اور اگر وہ بھی بقید حیات ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو میری ہی اتباع کرتے۔

پرویز کے کفر وضلال کا نقطۂ اولیں اطاعت رسول کا انکار ہے اسی لئے علماء امت نے اطاعت رسول کو اصل دین قرار دیا تھا اور اس سے سرمو تجاوز کو زیغ وضلال کا سرچشمہ، امام اہل سنت امام احمد بن حنبل الشیبانی کے الفاظ پڑھئے پرویز پر یہ الفاظ کس طرح صادق آتے ہیں۔

قال الامام احمد فی روایة الفضل ابن زیاد. نظرت فی المصحف فوجدت طاعة الرسول ﷺ فی ثلاثة وثلاثین موضعاً ثم جعل یتلو فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنة) الأیة وجعل یکررھا ویقول وما الفتنة الشرک لعلہٗ اذارد بعض قولہ ان یقع فی قلبہ شئی من الزیغ فیزیغ قلبہ فیھلکہ وجعل یتلو ھذہ الأیة (فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم). (الصارم المسلول علی شاتم الرسول ص۵۵)

ترجمہ: امام احمدؒ نے فرمایا (جیسا کہ فضل بن زیاد کی روایت ہے) کہ میں نے قرآن پاک میں غور کیا تو تینتیس (۳۳) مقامات پر جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم موجود پایا پھر

آپ اس آیت کی تلاوت فرمانے لگے فلیحذر الذین الخ (چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول (ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو کوئی فتنہ نہ پہنچ جائے) امام ممدوح اس آیت کو بار بار پڑھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ فتنہ کیا ہے؟ شرک ہے، ہوگا یہ کہ جب کوئی شخص آپ کے کسی قول کو رد کرے گا تو اس کے دل میں کجی سی پیدا ہوگی اور پھر جب اس کا دل کجی میں مبتلا ہو جائے گا تو اس کو ہلاک کر دے گا، اور پھر آپ یہ آیت پڑھنے لگے فلا وربک الخ (تیرے رب کی قسم وہ ایمان نہیں لائیں گے تاوقتیکہ وہ اپنے اختلافات میں آپ کو حکم قرار نہ دیں۔

اطاعتِ رسول کا انکار درحقیقت رسول ﷺ سے برائت و بیزاری ہے جو سراسر کفر ہے۔ علامی شامی شفاء قاضی عیاض سے ناقل ہیں کہ:

قال ابو حنیفۃؒ واصحابہ من برئ من محمد ﷺ او کذب بہ فھو مرتد. (رد المحتار، ص ۴۰۱)

ترجمہ: امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے فرمایا جو شخص جناب رسول اللہ ﷺ سے بیزاری کا اظہار کرے یا آپ کو جھٹلائے وہ مرتد ہے۔

رسول کے فیصلوں سے انکار درحقیقت رسالت سے انکار ہے اور رسالت سے انکار کفر ہے۔ آیت کریمہ "وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ" کی تفسیر کے سلسلہ میں علامہ شہاب خفاجی لکھتے ہیں:

ای الا لیطیعہ من بعث الیہ ویرضی بحکمہ فمن لم یرض بہ لم یرض برسالتہ فھو تارک لما یجب علیہ کافر...... قال القاضی کانہ ای اللہ احتج بذلک علیٰ ان الذی لم یرض بحکمہ وان اظھر الاسلام کافر وقیل فی توجیھہ ان لم یرض بحکمہ لم یرض بحکم اللہ تعالیٰ ومن لم یرض بحکم اللہ تعالیٰ فھو کافر. (نسیم الریاض، ج ۳، ص ۳۵۲)

یعنی جن لوگوں کی طرف نبیؐ کو بھیجا گیا ہے وہ اس کی اطاعت کریں اور اس کے فیصلوں پر رضامندی کا اظہار کریں لہٰذا جو شخص اس کے فیصلہ پر راضی نہیں وہ اس کی رسالت سے بھی راضی نہیں وہ اپنے فرض کا تارک اور کافر ہے قاضی (عیاض) نے فرمایا گویا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو بطور دلیل بیان فرمایا ہے کہ جو شخص رسول کے فیصلوں سے رضامند نہ ہو اگرچہ وہ اسلام کا اظہار کرے کافر ہے، آیت کی توجیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص رسول کے فیصلوں پر راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں پر بھی راضی نہیں اور جو اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں وہ کافر ہے۔

لطف یہ ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا عقیدہ نہ رکھنے کی وجہ سے" غلام احمد پرویز خود بھی اپنے فتویٰ کی رو سے کافر ہے۔ پرویز کا یہ فتویٰ ۵۳ء میں دار المصنفین کے موقر ماہنامہ "معارف" میں شائع ہوا تھا۔ اور حال میں ملک کے مختلف جرائد و مجلات میں اس کو نقل کیا گیا ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"اتباع رسول کی اس سے بین دلیل اور کون سی ہوسکتی ہے لہٰذا یہ واضح ہوگیا کہ بعض وقتی اور خالصتاً عارضی معاملات میں حضور کی اطاعت بہ حیثیت امیر قوم تھی لیکن حضور کی اطاعت بہ حیثیت رسول مستقل اور قیامت تک کے لئے فرض بلکہ شرط ایمان ہے اور یہی وہ اطاعت ہے جس سے سرتابی ابدالآباد کے جہنم کا موجب ہوتی ہے"۔

(ایشیا لاہور، ۱۷ اپریل ۶۲ء، جلد ۱۱، شمارہ ۱۴، ص ۱۰، کالم ۳)

(۵) یہ کہنا کہ "رسول کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے"

قطعاً کفر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رو سے آنحضرت ﷺ کی ان حیثیات کا انکار لازم آتا ہے جن کو قرآن کریم نے نہایت صراحت سے بیان کیا ہے قرآنی آیات کے بموجب آنحضرت ﷺ معلم، مربی، شارح کتاب الٰہی امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی، تمام نزاعات اور جھگڑوں میں حکم، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہیں یہی

وجہ ہے جس کی بنا پر آپ ﷺ کی زندگی کو قابل تقلید نمونہ اور آپ ﷺ کی اطاعت کو سب مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اور ہدایت آپ ﷺ کی ہی اطاعت سے وابستہ کی گئی ہے، امر مذکورہ بالا کو ذہن نشین کرنے کیلئے آیات ذیل پر نظر ڈالئے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيهِمْ. (البقرہ– ع ۱۳، پارہ ۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو اُنہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب وحکمت کی "تعلیم" دے اور اُنکا "تزکیہ" کرے۔

اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے تین اوصاف بالترتیب مذکور ہیں

(۱) لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنانا۔

(۲) اُنہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دینا۔

(۳) ان کا تزکیہ وتربیت کرنا۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ. (النحل: ع ۶، پارہ ۱۴)

ترجمہ: اور (اے نبی) یہ یادداشت (قرآن حکیم) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو واضح کردو وہ چیز جو اُن کی طرف اُتاری گئی ہے۔

یعنی آنحضرت ﷺ کا کام ہی یہ ہے کہ "کتاب اللہ" کے مضامین کو خوب کھول کر لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مطلب وہی معتبر ہے جو احادیث رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ.

(النساء: ع ۱۶، پارہ ۵)

ترجمہ: بیشک ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان جو کچھ اللہ تمہیں سمجھائے اس سے فیصلہ کرو۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اے رسول (ﷺ) ہم نے اپنی سچی کتاب تجھ پر اس

لئے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے موافق آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گویا آپ کو مسلمانوں کی زندگی کے معاملات کا حکم اور قاضی مقرر کیا جارہا ہے لہٰذا مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ آپ ﷺ کے فیصلوں سے سر مو تجاوز نہ کریں اور آپ ﷺ کے فیصلوں کے سامنے گردنیں جھکا دیں۔

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ.

(الاعراف– ع ۱۹، پارہ ۹)

ترجمہ: وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے ان کو روکتا ہے اور ان کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اور بندھن اتار دیتا ہے جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔

اس آیت شریفہ میں آنحضرت ﷺ کو ذیل کے تشریعی اختیارات تفویض کئے جارہے ہیں۔ (۱) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ (۲) پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرنا۔ (۳) لوگوں کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتار دینا جن میں پچھلی امتیں مبتلا تھیں۔

اب ظاہر ہے کہ ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی جن حیثیات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک حیثیت کا انکار بھی قرآن کا انکار ہے۔

(۶)

"رسول اللہ ﷺ جب موجود تھے تو بحیثیت "مرکز ملت" آپ کی اطاعت فرض تھی، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے"۔

یہ بات بھی کفر ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس قیامت تک کے لئے واجب الاطاعت ہے اور آپ ﷺ کی مذکورہ بالا حیثیات بحیثیت رسول و نبی ہیں اور جب

آپ ﷺ کی رسالت ونبوت باقی ہے تو آپ ﷺ کی حیثیات بھی باقی رہیں گی۔

اس لئے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت ونبوت کا انکار ہے اور یہ کہنا کہ "اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے" قطعاً غلط ہے۔

عربی زبان کی لغت اور محاورہ سے اس بات کی سند نہیں پیش کی جاسکتی پھر قرآن مجید میں اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع کا بھی بار بار حکم آیا ہے۔ اس کی پرویز کیا تاویل کرے گا۔

(۷) "ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے"

یہ صریح الحاد و زندقہ ہے ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہٰذا قیامت تک کے لئے ہدایت وسعادت آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ "کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے" رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے، آج ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رسول کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور تمام عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر آپ کی رسالت صرف اس بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپ ﷺ نے ہمیں دیا اور بس اس سے آگے کچھ نہیں نہ آپ ہمارے لئے مطاع تھے نہ آمر نہ حاکم نہ قاضی اور نہ شارع تو پھر آپ کی رسالت العیاذ باللہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہوچکی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار و ایمان بے معنی ٹھہرا۔

یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح صاحب قرآن پر بھی بلکہ درحقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحب قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعوی سچا نہیں ہوسکتا، اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی، یہی وجہ

ہے کہ قرآن نے ہر زمانے میں اطاعت رسول کا بتاکید حکم دیا ہے اور امت مسلمہ نے اطاعت رسول کو ہر زمانے کے لئے سند وحجت جانا اور اس سے انحراف کو کفر والحاد سمجھا ہے۔

آخر حضرت ابوبکر وعمر و دیگر خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم کا طرز عمل آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی احادیث وارشادات کے ساتھ کیسا رہا؟ اسلام کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ خلفاء راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا کوئی ارشاد گرامی سنایا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہوگیا اور کسی نے یہ آواز نہیں اٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہوچکی اس لئے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

(۸) "قرآن کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ وخیرات، زکوۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں"

یہ بھی کفر صریح ہے، کتاب وسنت میں ان احکام کے وقتی اور عبوری ہونے کے متعلق تصریح تو کجا اشارہ تک موجود نہیں۔

قرآن کریم کے متعلق اس قسم کے عقیدہ کہ اس کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں قرآن سے کھلا ہوا انکار وجحود ہے، قرآن کریم نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے۔

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج

(الانعام — ع ۱۴، پارہ ۸)

ترجمہ: تیرے رب کا کلمہ صدق وعدل کے ساتھ مکمل ہوگیا کوئی بدلنے والا نہیں اس کی بات کو۔

کلمات اللہ میں وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ وخیرات، زکوۃ وغیرہ تمام احکام شامل ہیں نیز وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ.

(المائدہ — ع ۶، پارہ ۶)

ترجمہ: جو ما انزل اللہ کے مطابق معاملات کے فیصلے نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

میں تمام احکام مذکورہ داخل ہیں، اور یہ سمجھنا کہ قرآنی احکام کے ایک حصہ میں تو تبدیلی کی جاسکتی ہے اور دوسرے حصے میں نہیں وہی ذہنیت ہے جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ. (البقرہ – ع ۱، پارہ ۱)

ترجمہ: کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے انکار کرتے ہو۔

اصل یہ ہے کہ غلام احمد پرویز شخصی ملکیت کے بارے میں پورا پورا اشتراکی نقطۂ نظر اختیار کئے ہوئے ہے، اور اس کا نام اس نے "قرآنی نظام ربوبیت" رکھا ہے اس سلسلہ میں جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں وراثت، قرضہ، لین دین، زکوٰۃ وغیرہ کے احکام صراحۃً شخصی ملکیت کا اثبات کرتے ہیں تو وہ ان احکام کو قرآن کریم کے احکام مانتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہیں، بالفاظ دیگر جب یہ عبوری دور ختم ہو جائے گا اور نظام ربوبیت کا سورج طلوع ہوگا تو یہ احکام سب منسوخ ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً ضرور فرماتا کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی نظام ربوبیت قائم کرنا ہے البتہ صدقہ و خیرات اور وراثت کے احکام ہم اس وقت تک کے لئے دے رہے ہیں جب تک یہ نظام قائم نہ ہوجائے لیکن قرآن کریم میں سرے سے اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کہ اس قسم کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں۔

علاوہ ازیں محمد رسول اللہ والذین معہ کے دور سعادت میں پرویز کا تصنیف کردہ نظام ربوبیت قائم ہوا تھا یا نہیں۔ درصورت اثبات تاریخ کے کسی حوالہ سے دکھلایا جاسکتا ہے کہ عبوری دور کے احکام ختم ہوگئے تھے؟؟

اور درصورت نفی جب یہ نظام اس وقت بھی قائم نہ ہوسکا اور محمد رسول اللہ والذین معہ کا عہد سعادت آگیں بھی جب اس کا متحمل نہ ہوسکا تو اس خودساختہ نظام کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔

(۹) "شریعت محمدیہ ﷺ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کیلئے تھی نہ کہ ہر زمانے کیلئے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے"۔

یہ بھی کفر صریح ہے اور ختم نبوت کا انکار، شریعت محمدیہ قیامت تک آنے والی امت کے لئے ہے، ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دوسرا نبی ہی منسوخ کرسکتا ہے اور جب آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی تو آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ٹھہری پھر کسی مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کو شریعت جدیدہ مرتب و مدون کرنے کا حق کس طرح مل گیا۔

پھر اطاعت رسول یا اتباع رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے وقتی اور عارضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت و اتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود ہے اس کے بعد جدید شریعت مدون کرلی جائے بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے دین و شریعت سے نہ پھرنا بلکہ اسی پر قائم و دائم رہنا۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ O (آل عمران – ع ۱۵، پارہ ۴)

ترجمہ: اور محمد (ﷺ) تو ایک رسول ہیں، گذر چکے آپ سے پہلے بہت سے رسول، پھر کیا اگر وہ وفات پاجائیں یا شہید کردئے جائیں تو کیا تم پھر جاؤ گے اُلٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائے گا اُلٹے پاؤں تو ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اللہ کا اور اللہ ثواب دے گا شکر گذاروں کو۔

اسی طرح جب یہ فرمایا گیا کہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ. (الاحزاب–ع۳، پارہ۲۱)

ترجمہ: بیشک تمہارے لئے رسول (ﷺ) اللہ کی ذات میں عمدہ نمونۂ عمل ہے اس شخص کے لئے کہ جو اللہ اور روز آخرت سے آس لگائے ہو۔

تو اس سے مقصد یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی صرف آپ ﷺ کے عہد کے لئے نمونہ تھی بعد میں آنے والے زمانے کے لئے نہیں بلکہ آیت کریمہ تمام مسلمانوں کو بلا استثناء کسی زمان و مکان کے یہ ہدایت دے رہی ہے کہ ہر سچے مومن کے لئے جناب رسول ﷺ نمونہ کامل ہیں۔

صحابۂ کرامؓ اسی آیت سے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد سنت کے واجب العمل ہونے پر احتجاج کرتے تھے۔

اخرج ابن ماجه و ابن ابی حاتم عن حفص بن عاصم قال قلت لعبدالله ابن عمر رضی الله عنهما رأیتک فی السفر لا تصلی قبل الصلاة ولا بعدها فقال یا ابن اخی صحبت رسول الله ﷺ كذا و كذا فلم اره يصلي قبل الصلاة ولا بعدها ويقول الله تعالىٰ لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة واخرج عبدالرزاق في المصنف عن قتادة قال هم عمر بن الخطاب رضي الله عنه ان ينهى عن الحبرة فقال رجل اليس قد رأيت رسول الله ﷺ يلبسها قال عمر بلىٰ قال الرجل الم يقل الله تعالىٰ لقد كان لم في رسول الله اسوة حسنة واخرج الشيخان وغيرهما عن ابن عباس قال اذا حرم الرجل امراته فهو يمين يكفرها وقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة الى غير ذلك من الاخبار. (روح المعانی، ج۲۱، ص۱۶۸)

ترجمہ: ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم نے حفص بن عاصم سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے عرض کیا "میں نے آپ کو سفر میں دیکھا ہے کہ کہ آپ نہ فرض نماز سے پہلے سنن و نوافل

پڑھتے ہیں اور نہ اُس کے بعد اس پر آپ نے فرمایا برادرزادے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کافی عرصہ رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو نہ فرض سے پہلے نماز پڑھتا ہوا دیکھا اور نہ اس کے بعد اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة. محدث کبیر عبدالرزاق مصنف میں بروایت قتادہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرخ دھاری دار کپڑے کے پہننے سے منع کرنا چاہا اس پر ایک شخص نے کہا "کیا آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اس قسم کا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں، اس پر اس شخص نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے پر اپنی بیوی کو حرام کرلے تو وہ قسم ہے جس کا کفارہ دینا ضروری ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة .

مزید برآں ہر زمانے کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رسول جس امر کا حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

(حشر–ع۱، پارہ۲۸)

ترجمہ: اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔

اس آیت پر منکرین حدیث کی طرف سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آیت کریمہ فئی اور غنائم کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے اس کا جواب واضح ہے کہ لفظ کا عموم معتبر ہے نہ کہ خصوص سبب۔

آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں۔ علامہ شہاب خفاجی فرماتے ہیں:

هذا محمول على العموم في جميع اوامره ونواهيه لانه لا يأمر الا بصلاح ولا ينهى الا عن فساد وان كانت الأية نزلت في الفئى والغنائم اذا العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب.

ترجمہ: یہ حکم جناب رسول اللہ ﷺ کے تمام اوامر و نواہی کے لئے عام ہے کیونکہ آپ کسی

خوبی ہی کی بنا پر حکم دیتے اور کسی خرابی ہی کی وجہ سے ممانعت فرماتے ہیں اور گو یہ آیت فئی اور غنائم کے بارے میں اتری ہے تاہم اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ خصوصی سبب کا۔

علاوہ ازیں آیت ذیل میں شریعت محمدیہ کے واجب الاتباع ہونے کی صاف تصریح موجود ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی وساطت سے ساری امت کو اس کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ. (الجاثیہ- ع ۲، پارہ ۲۵)

ترجمہ: پھر ہم نے آپ کو دین کی ایک خاص شریعت پر لگا دیا ہے تو اسی پر چلئے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو کچھ علم نہیں رکھتے۔

پھر ساری امت دورِ رسالت سے لے کر آج تک اس پر متفق اللسان ہے کہ شریعت محمدیہ ہی نجات کی راہ ہے اور اسی پر چل کر امت دنیا و آخرت میں سعادت و کامرانی حاصل کر سکتی ہے اور سورۃ الجمعۃ میں تو صاف تصریح ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت صرف اس عہد کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے ہے۔ ارشاد ہے:

وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ. (اور اس رسول کو مبعوث کیا دوسرے لوگوں کے واسطے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے) پھر یہ کہنا کہ شریعت محمدیہ صرف اس عہد کے لئے خاص تھی کتنا بڑا کفر صریح ہے۔

(۱۰ و ۱۱)

"مرکز ملت کو یہ اختیار دینا کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق میں ردّ و بدل کر سکتا ہے یا مرکز ملت اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں ردو بدل کر سکتا ہے"۔

صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے یہ خیال باطل دراصل دو لغو نظریوں پر مبنی ہے:

(۱) اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بحیثیت مرکز ملت تھی اور اب آپ کی اطاعت نہیں ہو سکتی اور ان دونوں باتوں کا خلاف اسلام ہونا واضح ہو چکا ہے۔

مقام غور ہے کہ جب خود قرآن کریم نے صاف صاف غیر مبہم الفاظ میں دین اسلام کے ابدی ہونے اور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا اور یہ بات صاف ہوگئی کہ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے قانون الٰہی ہے اب نہ کوئی اور وحی آسمانی نازل ہوگی اور نہ دین و شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہوگی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا. (المائدہ- ع ۱، پارہ ۶)

ترجمہ: آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کو میں نے دین کے لئے پسند کیا۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ. (آل عمران- ع ۹، پارہ ۳)

ترجمہ: اور جو کوئی دین اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔ اور وہ آخرت میں خسارے والوں سے ہے۔

پھر اس صاف و صریح اعلان کے بعد کیسے اس کا امکان باقی رہ سکتا ہے کہ قرآن کریم کے احکام عارضی اور عبوری دور کے لئے ہیں جب وحی آسمانی کا دروازہ بند کر دیا گیا تو خالق کے قطعی قانون کو مخلوق کے مشوروں سے کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے، آخر جہالت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے! لیکن درحقیقت مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم قابل قبول نہیں اس لئے جدید دین کی ضرورت ہے اور یہ دین وہ ہے جس کی تشکیل پرویز کر رہا ہے یا کوئی نام کی اصطلاحی حکومت اس کے مشورہ سے کرے اس سے بڑھ کر اور صریح کفر کیا ہوگا۔ گویا وحی آسمانی کی جو ابدی اور قطعی ہے چند دھریئے اور ملحد اکٹھے ہو کر ختم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس جرأت اور ڈھٹائی کے ساتھ شاید ہی

تاریخ اسلام میں کسی نے ایسی صریح کفر کی بات کی ہو۔ پرویز کی کفریات میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو اس کی تکفیر کے لئے بس ایک یہ بات ہی کافی تھی۔

پرویز جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا خلاصہ صاف صاف لفظوں میں یہ ہے کہ دین اسلام صرف عہد نبوت تک کے لئے تھا اب ختم ہوگیا اور اب تو ہر ایک نام کی اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام کا جدید ایڈیشن تیار کرے اور جو کچھ الٹا سیدھا وہ قانون بنادے بس وہی دین اسلام ہے اور وہی اس زمانے کی شریعت ہے۔ بتلایئے کفر کی ایسی صریح دعوت آج تک کسی باطنی زندیق اور ملحد نے بھی دی ہے۔ اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا مؤثر تدبیر ہوسکتی ہے؟۔

(۱۲)

"حدیث عجمی سازش اور جھوٹ ہے، جو مسلمانوں کا مذہب ہے"

حدیث کو عجمی سازش کہنا اور سنت کا انکار کرنا کفر محض ہے، نصوص قطعیہ سے اس کا حجت ہونا ثابت ہے۔ علاوہ ازیں حدیث وسنت کا انکار درحقیقت رسول کی ابدی اطاعت سے فرار اور آپ کی حیثیت حکمرانی کو چیلنج ہے، حدیث وسنت کا حجت ہونا ظاہر وعیاں ہے، امت محمدیہ علیٰ صاحبہا التحیات والتسلیمات کا غیر منقطع تعامل وتوارث اس پر شاہد صدق ہے، اس وقت حجیت حدیث کے تمام دلائل کا استقصاء مقصود نہیں صرف چند دلائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں جناب رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعثت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے ذرا اس پر نظر ڈالئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط (البقرہ–ع۱۵، پارہ۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار اور ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بیشک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا۔

تحویل قبلہ کے سلسلہ میں حق تعالیٰ اپنی نعمت کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلاً مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيَاتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَالَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ. (البقرہ: ع۱۸، پارہ۲)

ترجمہ: جس طرح ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

سورۂ آل عمران میں مسلمانوں پر احسان خداوندی کا اظہار ان لفظوں میں کیا جارہا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْبَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ.

(آل عمران– ع۱۷، پارہ۴)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے تو وہ صریح گمراہی میں تھے۔

اور سورۂ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ.

(الجمعہ– ع۱، پارہ۲۸)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول ان ہی میں سے مبعوث فرمایا کہ وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے۔ اور اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ان آیات جلیلہ میں رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعثت کو متعین کیا گیا ہے جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔

(۱) تلاوت آیات۔

(۲) کتاب وحکمت کی تعلیم۔

(۳) تزکیہ وتطہیر نفوس۔

اب ظاہر ہے کہ کتاب وحکمت کی تعلیم تلاوت آیات کے علاوہ کوئی اور ہی چیز ہوسکتی ہے ورنہ اس کا علیحدہ ذکر بے معنی تھا۔ اسی طرح ''تزکیہ'' بھی آپ کا ایسا خصوصی وصف ہے جو یقیناً قرآن کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے زائد ہے ورنہ تزکیہ کو ایک علیحدہ مقصد کے طور پر بیان کرنے سے کیا فائدہ، بس یہی دونوں چیزیں یعنی حکمت وتزکیہ کی علمی وعملی تفصیل ''حدیث و سنت'' کہلاتی ہے۔ صحابہ وتابعین جن کی بصیرت قرآنی ہر زمانہ میں سند وحجت رہی ان سب کی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد ''سنت رسول اللہ'' ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حسن بصری قتادہ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہی ہے [۱]۔ امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی نے اپنی کتاب ''الرسالہ'' میں اطاعت رسول اور سنت کی حجیت پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اسی سلسلہ میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:

فذكر الله الكتاب وهو القران وذكر الحكمة فسمعت من ارضى به من اهل العلم بالقران يقول الحكمة سنة رسول الله وذلك انها مقرونة مع كتاب الله وان الله افترض طاعة رسوله وحتم على الناس اتباع امره فلا يجوز ان يقال لقول فرض الالكتاب الله ثم سنة رسوله لما وصفنا من ان الله جعل الايمان برسوله مقروناً بالايمان به. (ص ۷۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ''الکتاب'' کا ذکر کیا جس سے مراد قرآن کریم ہے اور الحکمۃ کا ذکر کیا ہے جس کے بارے میں میں نے قرآن کے ان علماء سے جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں یہ کہتے سنا کہ اس سے مراد سنت رسول اللہ ہے اور یہ اس لئے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت فرض کی ہے اور اتباع رسول کو لوگوں پر حتمی قرار دیا لہٰذا

[۱] ملاحظہ ہو الدر المنثور ۔ ج ۱، ص

کسی امر کو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ کے بغیر فرض نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنے رسول پر بھی ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ. (النحل – ع ۶، پارہ ۱۴)

ترجمہ: اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کیا ہے تا کہ تم واضح کر دو لوگوں کے لئے اس کو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے۔

اس آیت سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ذمہ یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام اور ہدایتیں دی ہیں آپ ان کی تبیین فرمائیں۔ تبیین کے معنی ہیں کسی چیز کا کھول کر بیان کرنا جس کیلئے ہم اپنی زبان میں تشریح کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ تشریح اور وضاحت اصل عبارت سے الگ ہوا کرتی ہے بس قرآن کریم کی اسی تبیین وتشریح کا نام حدیث ہے۔ قرآن کریم کے جو معانی ومطالب رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں وہ احادیث قولیہ ہیں جن کی آپ ﷺ نے اپنے عمل سے تشریح فرمائی ہے وہ ''احادیث فعلیہ'' یا ''تقریریہ'' مثلاً قرآن کریم میں ''اقیموا الصلوٰۃ'' وارد ہے آنحضرت ﷺ نے اس کی تبیین وتشریح کے سلسلہ میں فرمادیا۔

صلّوا كما رائيتمونى أصلى.

ترجمہ: تم بھی اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

یا جب قرآن پاک میں اٰتوالزکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت ﷺ نے اس کی تبیین وتشریح کے سلسلہ میں مقادیر زکوٰۃ اور وجوب زکوٰۃ کے احکام بتادیئے۔ یا چور کی سزا کے متعلق قرآن شریف میں حکم آیا ہے کہ:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللهِ.

(المائدہ – ع ۲، پارہ ۶)

ترجمہ: اور چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو اُن کی کمائی کی سزا میں (یہ) تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے۔

تو آپ ﷺ نے بتالا دیا کہ ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے گا اور یہ سب بیان و توضیح وحی ہی تھی جو قرآن کے علاوہ ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی جناب رسول اللہ ﷺ پر وحی آتی تھی اور وہ وحی بھی حجت شرعیہ ہوتی تھی چنانچہ آیات ذیل ملاحظہ ہوں۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ. (البقرہ – ع ۱۷، پارہ ۲)

ترجمہ: اور ہم نے مقرر نہیں کیا وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا اُلٹے پاؤں۔

اس آیت میں اس امر کی توثیق فرمائی جارہی ہے کہ وہ پہلا قبلہ جس کی طرف رُخ کیا جاتا تھا وہ ہمارا ہی مقرر کیا ہوا تھا، ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں وہ آیت کہیں نہیں ملتی جس میں اس قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ابتدائی حکم ارشاد فرمایا گیا ہو لہٰذا ظاہر ہے کہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ جناب رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا تھا۔

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ.

(الحشر – ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: تم نے کھجور کا جو درخت کاٹ ڈالا یا اپنی جڑ پر کھڑا رہنے دیا (یہ) اللہ کے حکم سے (کیا)۔

غزوۂ خیبر میں جب یہود قلعہ بند ہوگئے تھے تو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے درخت کاٹ ڈالے جائیں اور باغ اُجاڑ دیئے جائیں تا کہ وہ لوگ باہر نکل کر لڑنے پر مجبور ہوں نیز کھلی جنگ کے وقت درختوں کی رکاوٹ باقی نہ رہے اس پر کچھ درخت کاٹے گئے اور کچھ باقی چھوڑ دیئے گئے تا کہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں۔ اس فعل پر کافروں نے طعن کرنا شروع کر دیا کہ مسلمان فساد سے روکتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں، اس آیت میں ''اس طعن کا جواب دیا جارہا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب اللہ کے حکم اور اذن سے کیا گیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ

کو وحی غیر متلو کے ذریعہ اس کا حکم دے دیا گیا تھا جس کی تعمیل آپ ﷺ نے کی پھر وحی متلو کے ذریعہ وحی غیر متلو کی تصدیق و تائید فرمائی گئی۔

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا. (الفتح – ع ۴، پارہ ۲۶)

ترجمہ: اور اللہ نے سچ کر دکھایا اپنے رسول کا خواب تحقیقی طور پر کہ تم داخل ہو کر رہو گے مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے بال مونڈتے ہوئے اپنے سروں کے اور کترتے ہوئے بے کھٹکے۔

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارا داخلہ مکہ میں ہو چکا ہے اور سر منڈا کر اور بال کتروا کر حلال ہو رہے ہیں پھر اتفاق سے اُسی سال آپ ﷺ کا قصد عمرہ کا ہو گیا صحابہ کو خیال ہوا کہ اس سال ہم مکہ پہنچیں گے اور عمرہ ادا کریں گے مگر خلاف توقع ایسا نہ ہو سکا جس وقت صلح مکمل ہو کر حدیبیہ سے واپسی ہونے لگی تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا! کہ ہم امن و امان سے مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے، آپ ﷺ نے جواب دیا کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال ایسا ہو گا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بیشک یوں ہی ہو کر رہے گا تم امن و امان سے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو گے۔

یہاں آنحضرت ﷺ کے خواب کی اسی طرح تصدیق کی جارہی ہے جس طرح قربانی کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کی قرآن نے تصدیق کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی میں داخل ہے۔

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ. (التحریم – ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: اور جبکہ پیغمبر (ﷺ) نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب اس بی

بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتادی۔ اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر کردی تو پیغمبر نے (اس ظاہر کردینے والی بی بی کو) تھوڑی سی بات تو جتلادی اور تھوڑی سی بات کو ٹال گئے پھر پیغمبر نے اس بی بی کو جب وہ بات جتلائی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دے دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) نے خبر کردی۔

سوال یہ ہے کہ وہ آیت کہاں ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو یہ اطلاع دی تھی کہ تمہاری بیوی نے تمہاری راز کی بات دوسروں سے کہہ دی ظاہر ہے کہ یہ بات آپ کو وحی غیر متلو ہی کے ذریعہ بتائی گئی تھی۔

الغرض حدیث کا حجت ہونا اور وحی کی دو قسمیں متلو، غیر متلو ہونا قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہے اور احادیث تو اس باب میں تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اسی لئے امت نے ہمیشہ سنت کو اسلامی احکام کا ماخذ مانا ہے اور اس کی حجت شرعی ہونے پر تمام امت کا اتفاق واجماع ہے۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

لولا السنة مافهم احد منّا القران. (میزان شعرانی، ص ۲۵)

ترجمہ: اگر سنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی شخص قرآن نہیں سمجھ سکتا تھا۔

امام شافعیؒ "الرسالۃ" میں فرماتے ہیں:

وسنة رسول الله مبينة عن الله معنىٰ ما اراد دليلاً على خاصه وعامه ثم قرن الحكمة به فاتبعها اياه ولم يجعل هذا لاحدٍ من غير خلقه غير رسوله.

(ص ۷۹)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی مراد کو بیان کرنے والی ہے اور قرآن کے الفاظ عموم وخصوص کی دلالت کرنے والی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکمت کو قرآن کے پہلو بہ پہلو ذکر کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا نہیں فرمایا۔

اور امام غزالیؒ مستصفیٰ میں رقمطراز ہیں:

وقول رسول الله ﷺ حجة لدلالة المعجزة على صدقه ولامر الله تعالىٰ ايانا باتباعه ولا نه لا ينطق عن الهوىٰ ان هو الا وحى يوحى لكن بعض الوحى يتلى فسمى كتاباً و بعضه لا يتلىٰ وهو السنة و قول رسول الله ﷺ حجة على من سمعه شفاها فامّا نحن فلا تبلغنا قوله الابلسان المخبرين اما على سبيل التواتر واما بطريق الآحاد. (ص ۸۳)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات حجت ہیں کیونکہ معجزات آپ کی صداقت پر دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی تابعداری کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ آپ ہی کے حق میں وارد ہے لا ينطق عن الهوى الآية. (یعنی آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ فرماتے ہیں وحی کے ماتحت فرماتے ہیں) لیکن وحی کی ایک قسم وہ ہے جس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ کتاب اللہ سے موسوم ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی تلاوت نہیں کی جاتی یہ سنت ہے اور رسول اللہ ﷺ کا قول اس شخص کیلئے ہے جس نے آپ سے روبرو سنا ہو حجت قطعی ہے البتہ ہم لوگوں کی طرف آپ ﷺ کے اقوال راویوں ہی کی زبانی پہنچتے ہیں تواتر کی صورت میں یا خبر واحد کے ذریعہ۔

اور قاضی شوکانی ارشاد الفحول میں لکھتے ہیں:

اعلم انه قد اتفق من يعتد به من اهل العلم على ان السنة المطهرة مستقلة بتشريع الاحكام وانها كالقران فى تحليل الحلال و تحريم الحرام وقد ثبت عنه صلى الله ﷺ انه قال لا وانى اوتيت القران ومثله ومعه...... والحاصل ان ثبوت حجية السنة المطهرة واستقلا لها بتشريع الاحكام ضرورية دينية ولا يخالف فى ذلك الامن لا حظ له فى دين الاسلام. (ص ۲۹)

ترجمہ: جاننا چاہیئے کہ تمام معتبر علماء اس امر پر متفق ہیں کہ سنت مطہرہ تشریع احکام کا مستقل ماخذ ہے اور سنت کسی چیز کے حلال اور حرام کرنے میں قرآن کے مثل ہے صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا مثل"...... الغرض

سنت کا حجت ہونا اور احکام اسلامی کا ماخذ ہونا ضروریات دین میں سے ہے اس کی مخالفت صرف وہی شخص کرسکتا ہے جس کا دینِ اسلام سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

اور علامہ محقق ابن الہمام ''التحریر'' میں فرماتے ہیں:

حُجیّة السنة ضرورية دينية (ج ۲، ص ۲۲۵)

ترجمہ: سنت کا حجت ہونا ضروریات دین میں داخل ہے۔

ان دلائل کی روشنی میں حدیث وسنت کا ماخذ احکام ہونا ظاہر وعیاں ہے۔

غور فرمایئے کہ دین کے ایک متفق علیہ مآخذ کو جھوٹ کہنا اسلامی نقطۂ نظر سے کتنا بڑا جرم ہے اس پر مستزاد یہ کہ اس جھوٹ میں سارے محدثین، فقہاء متکلمین صوفیاء کو شریک بنانا الحاد و زندقہ نہیں تو کیا ہے۔

دنیا کا کتنا بڑا اعجوبہ ہے کہ پرویز اور اس کے ہمنواؤں کے زعم باطل میں اب تک امت ضلالت وگمراہی کی وادیوں میں سرگرداں بھٹک رہی تھی اور کسی کو اطلاع تک نہ تھی، سب سے پہلے اس جھوٹ کا انکشاف جس ذات شریف پر ہوا وہ یہی بزرگ ہیں یا پھر ان کا کوئی مقتدا اور رہنما۔

(۱۳)

''آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا مذاق اُڑانا اور اس سے تمسخر کرنا''

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کا مذاق اُڑانا یا آپ کی کسی ایک سنت ثابتہ کا استخفاف کرنا سراسر کفر ہے۔ علامہ کمال الدین ابن ابی شریف مسامرہ شرح مسائرہ میں رقمطراز ہیں:

اَللّٰھمّ الا ان رده استخفافا اذ كان اى لكونه انما قاله النبی ﷺ ولم ينزل فی القران صريحا فيكفر لا ستخفافه بجناب النبی ﷺ . (ص ۶۳)

ترجمہ: ہاں اگر وہ کسی حدیث کو بے وقعت سمجھ کر رد کر دیتا ہے یعنی اس بنا پر کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے اور قرآن میں صراحۃً نازل نہیں ہوا تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی حیثیت کو گراتا ہے۔

اور علامہ ابن نجیم البحر الرائق میں فرماتے ہیں:

او عيبه نبياً بشئ او عدم الرضا بسنة من سنن المرسلين . (ج ۵، ص ۱۲۰)

ترجمہ: اگر کوئی شخص کسی نبی پر کسی قسم کا عیب لگائے یا انبیاء کی سنتوں میں سے کسی سنت کو ناپسندیدہ سمجھے تو وہ کافر ہے۔

حد ہوگئی بے حیائی اور بے شرمی کی کہ پرویز جو کمیونزم کا ادنی پرستار ہے آنحضرت ﷺ کی احادیث کا مذاق اڑائے اور غلط بیانی و دروغ گوئی سے کام لے کر آپ کی تعلیمات میں شکوک وشبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرے اب ہم یہاں ان احادیث کو جن پر پرویز نے خاک بدہن گستاخ زبان طعن دراز کی ہے ان کے صحیح معانی ومطالب کیساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:

پہلی حدیث جو سنن ابوداؤد کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

عن البراء قال قال رسول اللہ ﷺ مامن مسلمين يلتقيان فيصا فحان الاغفر لهما قبل ان يفترقا. (ص ۷۰۸)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتا ہے۔

غور فرمایئے اس حدیث میں مصافحہ کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان ہے کہ جب دو مسلمان جو اسلام سے وابستہ ہوں اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہوں، اخلاص ومحبت سے مصافحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ مگر پرویز نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف مصافحہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں خواہ وہ صغائر ہوں یا کبائر اور خواہ وہ احکام اسلامی پر عمل کرتا ہو یا نہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں ''مامن مسلمین'' کی صراحت موجود ہے جو ان دونوں کے مسلمان ہونے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کو صاف طور پر بتا رہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ پرویز کے نزدیک ثواب، عبادت، فضیلت بے معنی الفاظ ہیں، اس لئے وہ ان احادیث کو قرآن کے خلاف بتلاتا ہے اور ان کا استخفاف کرتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت ان میں سے کوئی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں۔ جس معاشرت کو قرآن نے بطور اصل کلی کے

بیان کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں اس کی تفصیل بتلائی ہے، قرآن میں سلام [illegible]
کا حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اسی کی تشریح میں مصافحہ کی فضیلت بیان کی ہے۔

دوسری حدیث صحیح مسلم کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء اومع اخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب. (ج ۱، ص ۱۲۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مسلم یا بندۂ مومن[1] وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا[2] پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ٹپک پڑتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہوتی تھیں اور جب اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ خطائیں جن کا ارتکاب اس نے اپنے پیروں سے چل کر کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں تا آنکہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکل آتا ہے۔

اس حدیث میں وضو کا اجر و ثواب بیان کیا جا رہا ہے کہ جب کوئی بندۂ مومن (جو ایمان واسلام کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو) وضو کرتا ہے تو اس وضو سے اس کے صغائر معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں خطاؤں سے مراد صغائر ہیں۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

[1] راوی کو شک ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زبانِ مبارک سے بندۂ مسلم کے الفاظ ادا ہوئے یا بندۂ مومن کے
[2] راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے پانی کے ساتھ فرمایا یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔

والمراد بالخطايا الصغائر دون الكبائر كما تقدم بيانه وكما في الحديث الأخر مالم يغش الكبائر.

ترجمہ: حدیث میں جو لفظ خطایا آیا ہے اس سے صغائر مراد ہیں، کبائر مراد نہیں (اس کا ذکر پہلے بھی آ چکا ہے) چنانچہ ایک اور حدیث میں یہ قید بھی مذکور ہے کہ مالم یغش الکبائر یعنی جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

پرویز نے اس حدیث کا یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی احادیث گناہوں کے لائسنس دے رہی ہیں کہ زنا، چوری، ڈاکہ سب کچھ کر لو، اور پھر صرف وضو کر لو سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ غور فرمایئے کس طرح تعلیم رسول کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ اہم عمل صلوٰۃ ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ ایمان کے بعد صلاۃ کی تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے کہ صلاۃ سراسر مظہر عبدیت ہے، اس میں ایک بندۂ مومن مختلف کیفیات و حرکات سے اپنی بندگی کا اعتراف و اقرار کرتا ہے اور عبدیت و عبودیت ساری تعلیم نبوی کا خلاصہ ہے۔ صلاۃ کا مقدمہ وضوء ہے۔ قرآن کریم نے وضوء کا مستقل بیان فرمایا ہے اور اس کی غرض طہارت ہی بیان کی ہے چنانچہ "سورة المائدة" میں وضو و تیمم کے احکام بتاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. (المائدہ: ع ۲، پارہ ۶)

ترجمہ: اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنا پورا احسان کرے تا کہ احسان مانو۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ. (الانفال – ع ۲، پارہ ۹)

ترجمہ: اور اُتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطان کی

نجاست دور کر دے۔

آنحضرت ﷺ نے حدیث مذکور میں اسی طہارت کی تفصیل بیان کی ہے کہ وضو کرنے سے شیطان کی گندگی بندۂ مؤمن سے کیونکر دور ہوتی ہے اور خدا کی نعمت کا اس پر کس طرح ظہور ہوتا ہے مگر پرویز چونکہ وساوس شیطانی میں گرفتار ہے اس لئے اس کی سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آتی کہ وضو سے باطنی طہارت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔

اب تیسری حدیث تحیۃ الوضوء کی ہے۔ جس کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:

من توضأ نحو وضوئ هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ماتقدم من ذنبه. (ج ۱، ص ۱۲۰)

ترجمہ: جس شخص نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے جی ہی جی میں کوئی بات نہ کی (یعنی وہ خیالات وخطرات سے خالی رہیں) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

یہ حدیث بھی درحقیقت اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ. (ھود- ع ۱۰، پارہ ۱۲)

ترجمہ: اور آپ نماز کی پابندی کیجئے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اول وآخر میں) اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو۔ یہ بات ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے۔

اس آیت میں صلاۃ کا حکم دینے کے بعد صاف تصریح ہے کہ نیکیوں سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث مبارک میں اس نماز کی صفت بتائی ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے لیکن پرویز کے نزدیک چونکہ وضو، صلاۃ وغیرہ کی سرے سے وہ حیثیت ہی نہیں جو اسلام نے ان کو دی ہے اس لئے یہ ساری حدیثیں اس کو اسلام کے خلاف نظر آ رہی ہیں۔

چوتھی حدیث حسب ذیل ہے:

عن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول اللهﷺ اذا قال المؤذن الله اكبر فقال احدكم الله اكبر ثم قال اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله ثم قال اشهد ان محمداً رسول الله قال اشهد ان محمداً رسول الله ثم قال حي على الصلوة قال لاحول ولا قوة الا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة.

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤذن نے اللہ اکبر کہا اور تم میں سے بھی کسی نے اللہ اکبر کہا۔ پھر مؤذن نے اشهد ان لا اله الا الله کہا اور اس نے بھی اشهد ان لا اله الا الله کہا پھر اس نے اشهد ان محمداً رسول الله کہا تو اس نے بھی اشهد ان محمداً رسول الله کہا پھر اس نے حي على الصلاة کہا اور اس نے لاحول ولا قوة الا بالله کہا پھر اس نے حي على الفلاح کہا تو اس نے بھی لاحول ولا قوة الا بالله کہا۔ پھر اس نے الله اكبر الله اكبر کہا اور اس نے بھی الله اكبر الله اكبر کہا پھر اس نے لا اله الا الله کہا اور اس نے بھی دل سے لا اله الا الله کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کے کلمات ایمانیات پر مشتمل ہیں پورے عقائد واعمال کا خلاصہ کلمات اذان میں موجود ہے اس لئے حدیث شریف میں تعلیم دی جا رہی ہے کہ جو شخص ان کلمات ایمانیہ کو دل کی گہرائی سے اور زبان وقلب کی پوری ہم آہنگی سے کہتا ہے وہ دخول جنت کا مستحق ہے۔ بتایئے اس میں مذاق کی کیا چیز ہے؟

اب آخری حدیث جس سے تمسخر کیا گیا ہے وہ لیجئے اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن انس بن مالك قال قال رسول اللهﷺ من صلى لله اربعين يوماً في جماعةٍ يدرك التكبيرة الاولى كتب له براء تان براء ة من النار وبراء ة من النفاق. (جامع ترمذی- ج ۱، ص ۳۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جماعت سے نماز ادا کی اس اہتمام کے ساتھ کہ تکبیر اولیٰ سے شریک جماعت رہا تو اس کی لئے دو براءت نامے لکھ دیئے جاتے ہیں، ایک دوزخ سے براءت کا اور دوسرا نفاق سے براءت کا۔

یہ حدیث بھی اسی آیت مبارکہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ کی تفصیل ہے کہ "صلاۃ" جب اپنی اصلی شکل میں شرائط وحدود کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائے تو اس پر کیا ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس شخص کے پیش نظر نماز باجماعت، تکبیر اولی کی اہمیت ہو اور اسلام کی تعلیمات اس باب میں اس کے سامنے ہوں اس کو اس حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا اور جس شخص نے اپنی آنکھوں پر الحاد و زندقہ کی عینک لگائی ہو اس کو اسلام کے ہر حکم اور رسول اللہ ﷺ کی ہر تعلیم میں العیاذ باللہ عیب ہی نظر آئے گا۔

غور فرمایئے نماز ایمان اور کفر کے درمیان فارق ہے، جماعت شعائرِ اسلام میں سے ہے، پھر ایک شخص کامل اخلاص سے اس پر چالیس روز مداومت کرے تو اس کی بقیہ زندگی اسلام سے کس قدر ہم آہنگ ہوگی؟ اس کا قلب جذبۂ ایمان واخلاص سے لبریز ہوگا۔ عبدیت اس کے رگ و پے میں سرائیت کرچکی ہوگی ایسے شخص کو جہنم اور نفاق سے نجات کا پروانہ دیا جارہا ہے تو اس پر پرویز کیوں چراغ پا ہے۔

(۱۴)

"یہ کہنا کہ آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں"۔

کفر صریح ہے۔ کیونکہ اس طرح اسلامی عقائد، اعمال، اخلاق الغرض پورے دین کو زمانہ جاہلیت کا دین بتایا جارہا ہے اور سارے مسلمانوں کو کافر کہا جارہا ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کو کفر کہنا اور سارے مسلمانوں کو جو اس دین حنیف پر عمل پیرا ہوں کافر قرار دینا اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا؟

اصل یہ ہے کہ پرویز کا ایمان اس کے خود ساختہ قرآنی دین پر ہے جس کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں:

(۱) اطاعتِ رسول سے انکار وجحود اور اگر کسی مسئلہ میں اطاعتِ رسول تسلیم بھی کی جائے تو وقتی وعارضی۔

(۲) سارے صحابہ تابعین تبع تابعین محدثین فقہاء متکلمین صوفیا ائمۂ لغت کو بے اعتبار ٹھہرانا، حالانکہ یہی وہ حضرات ہیں جنہوں نے قرآن کریم کو ہم تک پہنچایا ہے اور اس دین کی حفاظت اور مختلف جہات سے اس کی خدمت کی ہے۔

(۳) مغربی افکار ونظریات کی روشنی میں قرآن کی تشریح وتفسیر کرنا اور اپنے جی سے لغت کے نت نئے معنی تراشنا۔

(۴) عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، ثواب، طاعت، قیامت، حشر ونشر، وزنِ اعمال وغیرہ تمام مصطلاحات شرعیہ کو جدید معانی پہنا کر ساری شریعت کا ابطال۔

(۵) اپنے نام نہاد نظام ربوبیت کو منتہائے اسلام قرار دینا یہ جو روس کے اشتراکی نظام سے پورا پورا ہم آہنگ ہے اور اگر کچھ فرق ہے تو صرف جذبہ محرکتہ میں۔

لینن کے جذبہ محرکتہ کے مقابلہ میں پرویز نے بھی اپنے ذہن سے چند اُمور تراشے ہیں جن کو وہ مستقل اقدار کہتا ہے لیکن چونکہ ان اُمور کی تعیین میں بھی اس نے دوسروں کی نقل اُتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کے کلام میں بڑا شدید تضاد وتہافت پایا جاتا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ سارے انبیاء ورسل کی تعلیمات کا آخری ہدف اسی نظام ربوبیت کو بتلاتا ہے یہ ہے پرویز کا قرآنی دین جس کی بنا پر اس کو اسلام کفر نظر آتا ہے اور سارے مسلمان کافر۔

(۱۵)

''تیرہ سوسال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے''

یہ بھی کفر صریح ہے کہ اس طرح سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے جن میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ، فقہاء سب داخل ہیں۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِباً.

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امت کو ''خیر امت'' فرمایا ہے، اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹنے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے!

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ. (آل عمران– ع ۱۲، پارہ ۴)

ترجمہ: تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں، حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔

دیکھئے اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ''سب امتوں سے بہتر'' بتایا ہے اور ایمان باللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ان کے خصوصی اوصاف میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا اصل زور ان تین باتوں پر صرف ہوگا۔ لیکن پرویز کے نزدیک معاملہ بالکل اُلٹا ہے کہ امت نے اس تیرہ سو سال میں اپنا سارا زور ہی اس دین حق کو مٹانے پر صرف کر دیا۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا اس امت کے ایمان ہی کی خیر نہیں رہتی۔ پرویز چونکہ سراپا کلام الٰہی کی تحریف میں منہمک ہے اس لئے اس سے اس کے سوا اور توقع بھی کیا ہو سکتی تھی کہ وہ ساری امت کو گمراہ سمجھے، قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق تو مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ:

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ. (البقرہ– ع ۹، پارہ ۱)

ترجمہ: اے مسلمانو! کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہارا کہا مان لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کا کلام سنتے ہیں اور پھر اس کو سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتے ہیں۔

پرویز تمام مسلمانوں کو ملزم قرار دیتا ہے لیکن یاد رہے جو لوگ مسلمانوں کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں صاف مذکور ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْراً.

(النساء– ع ۱۷، پارہ ۵)

ترجمہ: اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا۔ اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پر ہو جائے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

ملاحظہ فرمائیے قرآن کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور پرویز کہتا ہے کہ سارے مسلمان رستہ سے ہٹ گئے اور دین حق کو مٹانے میں انہوں نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ لہٰذا یہ مستحق عذاب ہیں، اور پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں کہ ''میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہو سکتی اور یہ شخص پوری امت کو یک قلم کافر قرار دے رہا ہے۔

فقہاء اسی لئے اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے پوری امت کی تکفیر لازم آئے۔ نسیم الریاض میں ہے۔

وكذلك يقطع بتكفير كل من قال قولاً صد رعنه يتوصل به لا تضليل الامة اى كونهم فى ضلال عن الدين والصراط المستقيم. (ج ۴ ص ۵۴۹)

ترجمہ: اور اسی طرح یقینی طور پر اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جس نے کوئی ایسی بات کہی جس سے پوری امت کا گمراہ ہونا یعنی دین اور صحیح راہ سے ہٹا ہوا ہونا لازم آئے۔

(۱۶)

"اللہ تعالیٰ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے"

یہ بھی صریح کفر ہے، اللہ تعالیٰ چند اخلاقی صفات کا نام نہیں بلکہ وہ ذات واحد متصف بجمیع المحامد ہے، جس کی تعریف وتوصیف سے پورا قرآن بھرا ہوا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ. (انعام- ع ۹، پارہ ۷)

ترجمہ: اور وہی جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر اور جس دن کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے اور اس کی بادشاہت ہے جس دن پھونکا جائے گا صور جاننے والا چھپی اور کھلی باتوں کا اور وہی ہے حکمت والا جاننے والا۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ. (العنکبوت- ع ۶، پارہ ۲۱)

ترجمہ: اور اگر تو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا ہے آسمان اور زمین کو اور کام میں لگایا سورج اور چاند کو تو کہیں گے اللہ نے، پھر کدھر اُلٹے چلے جا رہے ہیں۔

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ط وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. (المائدہ- ع ۱۰، پارہ ۶)

ترجمہ: تو کہہ دے کیا تم ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے نقصان اور نہ نفع کا اور اللہ وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. (البقرہ- ع ۱۹، پارہ ۲)

ترجمہ: اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ. (الاخلاص- ع ۱، پارہ ۳۰)

ترجمہ: تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا، نہ کسی سے جنا، نہیں ہے اس کے برابر کا کوئی۔

واضح رہے کہ سارے ادیان سماویہ کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی ذات کے ماننے پر ہے اور تمام انبیاء ورسل کی تعلیمات کی اساس اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی توحید ہی ہے، مسلمان ہونے کے لئے جس طرح اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس کی ذات پر بھی پرویز کی اس عبارت میں (جو استفتاء میں درج ہے) اللہ تعالیٰ کی ذات سے صریح انکار ہے بلکہ اس کو چند اخلاقی صفات سے تعبیر کیا گیا ہے یہ صریح کفر والحاد ہے۔ [1]

(۱۷)

"آخرت سے مراد مستقبل ہے"

آخرت سے مستقبل مراد لینا یا اس کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینا کہ دنیا ہی آخرت بن جائے الحاد و زندقہ ہے، الفاظ قرآنی کو اپنے معروف ومشہور معانی سے پھیر کر دوسرے خود ساختہ معانی پہنانا یہی باطنیت ہے۔

[1] واضح رہے کہ حال میں مسٹر پرویز نے جو دوسرا خط جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے نام لکھا ہے اس میں خدا کے وجود کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی چند عبارتیں بھی اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں، لیکن اس عبارت کے متعلق کہ:

"خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے"۔

نہ تو اس نے کسی غلطی کا اعتراف کیا ہے اور نہ اس سے بیزاری کا اظہار حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب آدمی ایک بار کفر کا مرتکب ہو گیا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے اور اپنی بیزاری کا اظہار نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس بنا پر اتنا ہرگز کافی نہیں کہ اپنے سابق عہد کی چند عبارات اس کے خلاف نقل کر دی جائیں بلکہ صاف اعتراف کرنا ضروری ہے کہ میری یہ تعبیر بالکل غلط اور کفر ہے اور میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔

واضح رہے کہ جس طرح الفاظ قرآن کی حفاظت کی گئی ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے ذریعہ معانی قرآن کی بھی حفاظت کی گئی ہے قرآن کے معانی اگر اس طرح آزاد چھوڑ دیئے جائیں کہ جس کے جی میں جو آئے معنی بیان کیا کرے اور کسی قسم کی اس پر کوئی قدغن نہ ہوتو قرآن العیاذ باللہ بازیچہ اطفال بن جائے۔ اور شریعت کی اصطلاحات اور اس کے بنیادی امور سب ختم ہوکررہ جائیں۔ اسی لئے علماء امت نے تصریح فرمائی ہے کہ:

والنصوص من الكتاب و السنة تحمل على ظواهرها مالم يصرف عنها دليل قطعي .... والعدول عنها اى عن الظوهر الىٰ معانٍ يدعيها اهل الباطن وهم الملاحدة لا دعائهم ان النصوص ليست على ظواهرها بل لها معانٍ باطنيه لا يعرفها الا المعلم وقصدهم بذلك نفي الشريعة بالكلية، الحاد اى ميل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بكفر لكونه تكذيباً للنبي ﷺ فيما علم مجيئه به بالضرورة.

(شرح عقائد- ص ۱۱۵)

ترجمہ: کتاب وسنت کی نصوص کو ان کے ظاہری معانی ہی پر محمول کیا جائے گا جب تک کہ کوئی دلیل قطعی اس امر سے باز نہ رکھے...... اور ظاہری معانی سے ان باطنی معانی کی طرف عدول کرنا کہ جن کے باطنیہ یعنی ملاحدہ مدعی ہیں کیونکہ ان کا ادعا یہ ہے کہ نصوص اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ ان سے باطنی معانی مراد ہیں جن کو بجز ان کے مزعومہ معلم کے اور کوئی نہیں جان سکتا اور اس سے ان کا مقصود شریعت حقہ کی بالکلیہ نفی کرنا ہے۔ الحاد ہے یعنی اسلام سے ہٹ جانا اور کنارہ کشی کرنا اور کفر سے جڑھانا اور اس سے جاملنا کیونکہ یہ آنحضرت ﷺ کی اس تعلیم کی تکذیب ہے جس کے متعلق بدیہی طور سے معلوم ہے کہ آپ اس تعلیم کو لے کر اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

اور علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں:

فان هولاء زعموا ان ظواهر الشرع وأكثر ماجاءت به الرسل من الاخبار وما يكون في المستقبل من امور الأخرة ومن الحشر والقيامة والجنة والنار ليس منها شئ على مقتضىٰ ظاهر من لفظها ...... فمضمن مقالاتهم ابطال

الشرائع وتعطيل الاوامر و النواهي.

(نسيم الرياض- ج۴، ص ۵۳۹)

ترجمہ: کیونکہ ان لوگوں کا زعم ہے کہ ظاہر شرع اور انبیاء علیہم السلام جو کچھ خبریں لے کر آئے ہیں اور جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے امور آخرت حشر، قیامت، جنت، دوزخ ان میں سے کسی چیز کا بھی مطلب وہ نہیں جو اس کے ظاہری لفظ کا تقاضا ہے...... غرض ان کے تمام مقالات کا مضمون شرائع کا ابطال اور اوامر ونواہی کا معطل کرنا ہے۔

(۱۸)

"جنت وجہنم مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں"

یہ نظریہ بھی اسلامی عقائد کے یکسر منافی اور سراسر کفر والحاد ہے۔ قرآن، حدیث اور اجماع، پرویز کے اس تصور کی تردید کرتے ہیں، جنت وجہنم کے مقامات ہونے پر تمام مسلمانوں کا نزول قرآن سے لے کر آج تک اجماع واتفاق رہا ہے۔ جنت وجہنم کو مقامات نہ ماننا ان کے وجود خارجی کا انکار ہے جو مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور کسی اسلامی عقیدہ پر اس طرح اعتقاد نہ رکھنا جس طرح اہل اسلام کا اعتقاد ہے کفر محض ہے، علامہ شامی فلاسفہ کے کفر کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحاصل انهم وان اثبتوا الرسل لكن لا على الوجه الذي يثبته اهل الاسلام كما ذكر في شرح المسايره. (ردالمحتار- ج۳، ص ۲۹۶)

ترجمہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ فلاسفہ اگرچہ رسولوں کے قائل ہیں لیکن اُس طرح نہیں جس طرح اہل اسلام کا عقیدہ ہے (اس لئے وہ کافر ہیں) جیسا کہ شرح مسایرہ میں مذکور ہے۔

اور اسی اصول پر جو شخص جنت وجہنم کے وجود یا اُن کے محل ومقام ہونے کا انکار کرے کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:

وكذلك نكفر من انكر الجنة والنار نفسهما او محلهما.

(ج۴، ص ۵۵۵)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم اس کو بھی کافر کہیں گے جو جنت و دوزخ کا سرے سے انکار کر
ان کے مقامات کا انکار کردے۔

اب قرآن کریم کی وہ چند آیات لکھی جاتی ہیں جن سے پرویز کے نظریہ کا ابطال واضح ہوتا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ.

(الزمر — ع۸، پارہ ۲۴)

ترجمہ: اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف گروہ گروہ بنا کر ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے دوزخ کے داروغہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو تمہاری اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے وہ بولیں گے کیوں نہیں، لیکن عذاب کا حکم منکروں پر ثابت ہو کر رہا۔

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ.

(الزمر — ع۸، پارہ ۲۴)

ترجمہ: پھر ان سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو ہمیشہ رہو گے اس میں اور متکبرین کا برا ٹھکانا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ. (المؤمن — ع۵، پارہ ۲۴)

ترجمہ: اور کہیں گے وہ لوگ جو پڑے ہیں آگ میں دوزخ کے داروغوں سے عرض کرو اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کردے ایک دن تھوڑا سا عذاب۔

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ.

(ابراھیم — ع۴، پارہ ۱۳)

ترجمہ: اور داخل کیے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اور جنہوں نے نیک کام کیے تھے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اپنے رب کے حکم سے اور وہاں ان کی میل ملاقات آپس کا سلام ہے۔

علاوہ آیات مندرجہ بالا کے سورۂ الفرقان (رکوع ۶) میں جنت و جہنم کے لئے بالتصریح لفظ "مستقر ومقام" وارد ہے۔ چنانچہ دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے:

إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا. (الفرقان — ع۶، پارہ ۹)

ترجمہ: بیشک وہ بری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بری جگہ ہے رہنے کی۔

اور جنت کے بارے میں ارشاد ہے:

حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا.

ترجمہ: خوب جگہ ہے ٹھہرنے اور خوب جگہ ہے رہنے کی۔

(۱۹)

"فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں"

"ملائکہ" کی یہ تشریح بھی کفر ہے کیونکہ پرویز ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر رہا ہے جس کو اسلام نے متعین کیا ہے، اسلام کی رو سے ملائکہ نفسیاتی محرکات یا کائناتی قوتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہیں جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت ہی اطاعت رکھی ہے، شرح عقائد میں ہے:

والملائكة عباد الله تعالى عالمون بامره لا يوصفون بالذكورة والانوثة.

ترجمہ: فرشتے اللہ کے بندے ہیں جو اللہ کے احکام سے واقف ہیں اور وہ نہ مذکر ہیں نہ مؤنث۔

"ملائکہ پر ایمان" کے وہ معنیٰ قطعاً نہیں ہیں جو پرویز بتلاتا ہے بلکہ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جو نسیم الریاض میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ:

والملائکة اجساد نورانية سالمة من الکدورات الجسمانية قابلة للتشکل والایمان بهم ان تومن بانهم عباد الله معصومون لا یفعلون غیر مایومرون لا یعلم عدتهم الا الله. (ج ۳، ص ۳۴۵)

ترجمہ: ملائکہ نورانی اجسام ہیں، جسمانی کدورتوں سے پاک ہیں۔ مختلف اشکال قبول کر لیتے ہیں، اور ان پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، معصوم ہیں بغیر حکم الٰہی کے کوئی کام نہیں کرتے ان کی تعداد کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

قرآن کریم کی بہت سی آیتیں پرویز کے زعم باطل کی تردید کرتی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ. (الانبیاء- ع ۲، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ رحمٰن نے (فرشتوں کو) اولاد بنا رکھا ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ (فرشتے) بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اس سے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور وہ اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ. (الزخرف- ع ۲، پارہ ۲۵)

ترجمہ: اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کہ یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس ہوگی۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ. (الحج- ع ۱۰، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اللہ منتخب کرتا ہے ملائکہ میں سے رسول اور انسانوں میں سے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ.

(الفاطر- ع ۱، پارہ ۲۲)

ترجمہ: تمام ترحمد اسی اللہ کو لائق ہے جو آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر دار بازو ہیں۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔

(۲۰)

"جبریل انکشاف حقیقت کی روشنی کا نام ہے"

یہ بھی صریح کفر ہے کیونکہ اس میں جبریل علیہ السلام کے شخصی وجود اور ان کی اس حقیقت کا انکار ہے جو اسلام نے مشخص کی ہے، اسلامی عقائد کی رو سے جبریل علیہ السلام ایک برگزیدہ فرشتہ ہیں جن کا کام انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانا تھا۔

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویزی فکر کی صراحتاً تردید کرتی ہیں:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ. (البقرة- ع ۱۲، پ ۱)

ترجمہ: آپ (ان سے) یہ کہئے کہ جو شخص جبریل سے عداوت رکھے سو انہوں نے یہ قرآن آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوند حکم سے جس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے سے قبل والی کتابوں کی اور راہنمائی کر رہا ہے اور خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ. (البقرہ- ع ۱۲، پارہ ۱)

ترجمہ: جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ان کافروں کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء ورسل کی طرح ملائکہ، جبریل اور میکائیل کا بھی وجود خارجی
ہے لہٰذا جو شخص حضرت جبریل علیہ السلام اور ملائکہ کے وجود خارجی سے انکار کرے اور ان کو مجرد
قوی یا کسی خاص قسم کی روشنی قرار دے گا کافر ہے۔

(۲۱)

"قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد"

پرویزی مذہب کی مایۂ ناز خصوصیت ہے۔ اس الحاد کا ایک مختصر سا نمونہ استفتاء میں درج ہے، جو اس کے زعم باطل میں سورۂ فاتحہ کا مفہوم ہے۔

پرویز کی ساری کتابیں اسی قسم کے الحاد سے بھری ہوئی ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک۔

(۱) پیغمبر اسلام ﷺ نے قرآن کریم کی جو تبیین وتشریح اپنے قول وعمل سے کی ہے سب کی سب العیاذ باللہ جھوٹ ہے۔

(۲) صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہاء ائمہ لغت سب کے سب عجمی سازش میں شریک اور دین کے تخریب کرنے والے تھے۔

(۳) جدید سائنسی اکتشافات، مغربی علماء ومفکرین کی آراء قرآن فہمی کے لئے مشعل ہدایت ہیں۔

ان وجوہ کی بنا پر قرآن پاک کے مفہوم میں پرویز کیلئے الحاد ناگزیر تھا لہٰذا ان اصول کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس نے ایک جدید باطنیت کی طرح ڈالی جو اپنی فتنہ سامانیوں میں کسی طرح قدیم باطنیت سے کم نہیں اور اس طرح نماز، زکوٰۃ، حج، قیامت، وزن اعمال، حشر ونشر وغیرہ تمام الفاظ شرعیہ کے معانی تبدیل کر کے شریعت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک جدید شریعت کی تشکیل کی گئی۔

علماءِ امت نے ہمیشہ الفاظ قرآن وحدیث کو اس کے ظاہری مفاہیم سے ہٹا کر خود ساختہ معانی پہنانے کی شدید مخالفت کی ہے اور اس کو کفر قرار دیا ہے چنانچہ امام غزالی اپنی مشہور کتاب احیاء علوم الدین میں ارشاد فرماتے ہیں:

صرف الفاظ الشرع عن ظواهر المفهومة الى امور باطنة لا يسبق منها الى الافهام فائدة كدأب الباطنية فى التاويلات لهذا ايضاً حرام وضرره عظيم فان الالفاظ اذا صرفت عن مقتضى ظواهرها بغير اعتصام فيه بنقل عن صاحب الشرع ومن غير ضرورة تدعو اليه من الدليل العقل اقتضى ذلك بطلان الثقة بالالفاظ وسقط به منفعة كلام الله تعالىٰ وكلام رسوله ﷺ فان مايسبق منه الىٰ لفهم لا يوثق به والباطن لا ضبط له بل تتعارض فيه الخواطر ويمكن تنزيله على وجوه شتى وهذا ايضاً من البدع الشائعة العظيمة الضرر وانما قصد اصحابها الاغراب لان النفوس مائلة الى الغريب ومستلذة له وبهذا الطريق توصل الباطنية الى هدم جميع الشريعة بتاويل ظواهرها وتنزيلها على رأيهم. (ج۱، ص۴۳)

ترجمہ: شریعت کے الفاظ کو ان کے ظاہری عام فہم معانی سے پھیر کر ایسے باطنی معانی کی طرف لے جانا کہ جن کا تصور اولاً ذہنوں میں آتا ہی نہیں جس طرح کہ تاویلات کرنے میں باطنیہ کی عادت ہے سو یہ بھی حرام ہے اور اس کا نقصان بہت بڑا ہے کیونکہ الفاظ جب اپنے ظاہری مقتضیات سے پھیر دیئے جائیں بغیر اس کے کہ اس باب میں صاحب شرع کی کسی نقل پر اعتماد ہو اور بغیر کسی ایسی ضرورت کہ جس کی طرف دلیل عقلی رہنمائی کرے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ الفاظ پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اور اللہ کے کلام اور اس کے رسول ﷺ کے کلام کا نفع ختم ہو جائے گا کیونکہ جو معنیٰ ذہن میں پہلے پہل سمجھے جاتے ہیں ان پر تو اعتماد نہیں رہا اور باطنی معنی کا کوئی قاعدہ نہیں بلکہ ان میں افکار کا اختلاف ہوتا ہے اور اس کو مختلف وجوہ پر حمل کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی ان بدعتوں میں سے ہے جو عام ہیں اور جن کا نقصان عظیم ہے۔ اور اس قسم کے معانی مراد لینے والوں کا مقصد نئی جدت پیدا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ ہر نئی چیز کی طرف ذہن مائل ہو جاتا ہے اور اس کو لذیذ سمجھتا ہے اور اسی طریقہ سے باطنیہ کو موقع ملا کہ انہوں نے تمام شریعت کو اس کے ظاہری معانی سے ہٹا کر اور اپنی رائے پر محمول کر کے ختم کر ڈالا۔

اور علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں رقمطراز ہیں۔

وکذلک وقع الاجماع من علماء الدین علی تکفیر کل من واقع نص الکتاب ای منع و نازع فیما جاء صریحاً فی القرآن کبعض الباطنیة الذین یدعون لها معان اخر غیر ظاهرها. (ج ۴، ص ۵۴۵)

ترجمہ: اور اسی طرح تمام علماء دین کا اجماع ہے اس شخص کی تکفیر پر جو نص قرآنی کو دفع کرے یعنی قرآن میں جو چیز صراحۃً مذکور ہے اس کو نہ مانے جس طرح بعض باطنیہ کا طریقہ ہے کہ وہ ظاہری معانی کو چھوڑ کر دوسرے معانی کا ادعا کرتے ہیں۔

(۲۲)

"آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوع انسانی ہے"۔

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے، شرح عقائد میں صاف تصریح ہے:

اول الانبیاء آدم و آخرهم محمد علیه السلام، اما نبوة آدم علیه السلام فبالکتاب الدال علی انه قد امر ونهی ...... وکذا السنة والاجماع فانکار نبوته علی مانقل عن البعض یکون کفراً.

ترجمہ: نبیوں میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، آدم علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف سے ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو امر و نہی کی گئی تھی ...... اور اسی طرح سنت اور اجماع سے بھی لہٰذا آپ کی نبوت کا انکار جیسا کہ بعض لوگوں سے منقول ہے کفر ہے۔

اور علامہ ابن نجیم البحر الرائق میں لکھتے ہیں:

وبقوله لا اعلم ان آدم علیه السلام نبی اولا. (ج ۵، ص ۱۲۰)

ترجمہ: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں۔

اسلامی عقائد کی رو سے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے، اور اس دنیا کے سب سے پہلے انسان جن سے نسل انسانی کا سلسلہ وجود میں آیا، قرآن کریم نے ان کی تخلیق کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور اُن ہی کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویزی فکر کی کس طرح واضح تردید کر رہی ہیں:

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ. (آل عمران، ع ۶، پارہ ۳)

ترجمہ: بلاشبہ مثال عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم علیہ السلام کی اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس سے کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحاً وَّاٰلَ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ.

(آل عمران- ع ۴، پارہ ۳)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام کو اور آل ابراہیم علیہ السلام کو اور آل عمران کو دونوں جہانوں پر۔

دونوں آیتیں بالتصریح بتلا رہی ہیں کہ حضرت ادم علیہ السلام نبی تھے اور آدم سے مراد کوئی نوع نہیں بلکہ فرد واحد ہے۔

(۲۳)

"جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن کے علاوہ کوئی معجزہ حسی نہیں دیا گیا"

یہ اعتقاد بھی سراسر کفر ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے آنحضرت ﷺ کو تین قسم کے معجزات عطا ہوئے ہیں۔

(۱) قرآن کریم جو لفظی اور معنی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے اور ساری دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

(۲) آپ کی پیمبرانہ زندگی۔

(۳) وہ خوارق عادات جو آپ ﷺ سے ظاہر ہوئے مثلاً چاند کا شق ہوجانا، پتھر وغیرہ کا آپ ﷺ کو سلام کرنا، تھوڑے پانی کا ایک بڑی جماعت کو کافی ہوجانا وغیرہ وغیرہ یہ سب معجزات حسیہ ہیں جن کا ثبوت تواتر سے ہے۔

علامہ ابن ابی الشریف المسامرہ میں لکھتے ہیں:

والذی اظهر الله تعالیٰ نبینا ﷺ من المعجزات ثلاثة امور اعظمها القران، ثم الامر الثانی حاله فی نفسه التی استمر علیها من عظیم الاخلاق و شریف الاوصاف ...... ثم الامر الثالث ما ظهر علی یدیه من الخوارق.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو تین قسم کے معجزات عطا فرمائے پہلا جن میں عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے، دوسرا معجزہ آپ کی ذاتی حالت یعنی آپ ﷺ کے وہ بلند اور عالی اخلاق و اوصاف ہیں کہ جن پر آپ پوری زندگی بھر فائز رہے، تیسرا معجزہ وہ خوارق عادات اُمور ہیں جو آپ سے ظاہر ہوئے۔

اور پھر بہت سے خوارق عادات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فالقدر المشترک بینها هو ظهور الخارق علی یدیه متواتر بلاشک.

ترجمہ: ان تمام احادیث کے درمیان قدر مشترک خارق عادت امر کا صدور ہے جو بلاشبہ متواتر ہے۔

اور جب معجزات حسیہ کا ثبوت تواتر سے ہوا تو سرے سے معجزہ حسیہ کے وجود ہی سے انکار کر دینا کفر محض ہے۔

(۲۴)

”معراج خواب کا واقعہ یا ہجرت کی داستان ہے اور مسجد اقصیٰ سے مراد مسجد نبوی ہے“

یہ عقیدہ بھی صریح گمراہی ہے کیونکہ معراج کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ:

والمعراج لرسول الله ﷺ فی الیقظة بشخصه الی السماء ثم الی ماشاء الله من العلی.

(شرح عقائد، ص ۱۰۱)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کو معراج بیداری میں ہوئی جس میں آپ کو جسم مبارک کے ساتھ آسمانوں کی طرف لیجایا گیا، اور پھر وہاں سے جن بلندیوں کی طرف اللہ نے چاہا۔

یاد رہے کہ معراج کے تین اجزاء ہیں:

(۱) مسجد الحرام سے بیت المقدس تک۔ اس کا ثبوت قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے۔

(۲) زمین سے آسمانوں پر آپ کا تشریف لے جانا، اس کا ثبوت احادیث مشہورہ متواترہ سے ہے اور اس کا منکر بقول حافظ ابن کثیر ملحد و زندیق ہے۔

(۳) آسمانوں سے جنت یا عرش تک آپ کی تشریف بری، اس کا ثبوت اخبار آحاد سے ہے اور اس کا منکر فاسق ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الروایات فی حدیث الاسراء عن عمر بن الخطاب وعلی وابن مسعود وابی ذرو مالک بن صعصعة وابی هریرة وابی سعید وابن عباس و شداد بن اوسٍ وابی بن کعب و عبدالرحمٰن ابن قرط، وابی حبه وابی لیلی الانصاریین وعبدالله ابن عمرو وجابر و حذیفة وبریده وابی ایوب وابی اُمامة وسمرة بن جندب وابی الحمراء و

صهيب الرومي وام هاني وعائشة واسماء ابنتي ابي بكر الصديق رضي الله عنهم اجمعين منهم من ساقه بطوله ومنهم من اختصره على ماوقع في المسانيد ...... فحديث الاسراء اجمع عليه المسلمون واعرض عنه الزنادقة والملحدون. (تفسیر ابن کثیر، ج ٣، ص ٢٤)

ترجمہ: واقعہ اسراء کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب علی، ابن مسعود، ابوذر، مالک بن صعصعۃ وابوہریرہ، ابوسعید، ابن عباس، شداد بن اوس، ابی بن کعب، عبدالرحمٰن بن قرط، ابوحبہ، ابولیلیٰ، انصاری حضرات۔ عبداللہ ابن عمرو، جابر، حذیفہ، بریدہ، ابوایوب ابوامامہ، سمرہ بن جندب، ابوالحمراء صہیب رومی، ام ہانی، عائشہ، اسماء دختران صدیق اکبر رضی اللہ عنہم سے بتواتر روایات آئی ہیں، ان حضرات میں سے بعض نے اس واقعہ کو بہ تمام وکمال نقل کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ جیسا کہ کتب مسانید میں موجود ہے...... غرض حدیث اسراء پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور زنادقہ وملحدین نے اس سے روگردانی کی ہے۔

(۲۵)

"تقدیر کا عقیدہ مجوسی اساورہ کا دخل کیا ہوا ہے"

تقدیر کا عقیدہ اہل السنّت والجماعت کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس کا منکر ضال و مبتدع ہے، اور یہ سراسر غلط ہے کہ یہ عقیدہ مسلمانوں میں مجوسیوں کا داخل کیا ہوا ہے کیونکہ وہ تو خود تقدیر کے منکر ہیں چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

"القدرية مجوس هذه الامة"

(رواه احمد و ابو داؤد عن ابن عمر رضي الله عنهما)

ترجمہ: تقدیر سے انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ [۱]

تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں قرآن وحدیث کا تصریحات اور صحابہ کرامؓ کی تعلیمات کی بناء پر داخل ہوا ہے، مجوس ہنود، نصاریٰ یا یہود کا کوئی اثر اسلامی عقائد پر نہیں پڑا ہے۔ پرویز چونکہ شریعت محمدیہ ﷺ کے مقابل ایک متوازی شریعت کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے اس لئے شریعت محمدیہ ﷺ کے عقائد واعمال کا مذاق واستخفاف اور اسلام دشمن مستشرقین اور مفکرین کی آراء کو اولیت واہمیت دینا اس کا اہم اصول ہے۔

کچھ عرصہ سے یورپ وامریکہ کے مستشرقین پر یہ خبط سوار ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام کا فلاں عقیدہ یہودیت سے ماخوذ ہے اور فلاں نظریہ عیسائیت سے لیا ہوا ہے اور فلاں خیال مجوسیت سے، ممکن ہے کہ کسی سرپھرے مستشرق کے ذہن رسا میں یہ بات آئی ہو کہ مسلمانوں میں تقدیر کا عقیدہ مجوسیت سے مستعار ہے اور پرویز نے بھی اسی کی بات پر یقین کر کے یہ ہرزہ سرائی کر دی ہو۔

اب ہم مختصراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تقدیر کے عقیدہ کی اساس قرآن وحدیث کی کن تصریحات پر مبنی ہے، ملاحظہ فرمائیے آیات ذیل:

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ. (ع ٣، پارہ ٢٧)

ترجمہ: بلاشبہ ہم نے ہر چیز پہلے سے ٹھہرا کر بنائی ہے۔

آیت کریمہ تصریح کر رہی ہے کہ ہر چیز جو پیش آنے والی ہے، اللہ کے ارادہ میں پہلے سے طے ہو چکی ہے اور آئندہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی کے مطابق ہوتا ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا. (الفرقان – ع ١، پارہ ١٨)

ترجمہ: اور اللہ نے بنائی ہر چیز اور پھر اس کا خاص انداز مقرر کر دیا۔

۱ مجوسی ہر فعل کا خالق خدا کو نہیں مانتے بلکہ ان کے نزدیک نیکی کا پیدا کرنے والا "یزداں" یعنی خدا ہے اور بدی کا وجود میں لانے والا "اہرمن" یعنی شیطان۔ حدیث میں تقدیر کے منکرین کو مجوسی اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ جس طرح مجوسی خدا کو ہر فعل کا خالق نہیں مانتے ہیں اسی طرح منکرین تقدیر بھی اپنے افعال کا خالق خدا کو نہیں سمجھتے ہیں۔

یعنی اللہ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اپنے ارادہ ومشیت کے مطابق اس کا خاص انداز کیا
ہے کہ جس سے وہ چیز سر مو تجاوز نہیں کر سکتی اور اس سے وہی افعال وخواص ظاہر ہوتے ہیں جن
کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔

مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ
كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا، اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا
تَاْسَوْا عَلٰى مَافَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ. (الحدید- ع۳، پارہ۲۷)

ترجمہ: کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور جو تم کو مل جائے تم اس پر نہ اتراؤ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

آیت کریمہ سے جہاں تقدیر کا عقیدہ ثابت ہوا کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آئے مثلاً قحط یا زلزلہ وغیرہ یا خود تمہیں کوئی مصیبت پہنچے وہ سب پہلے سے اللہ کی مشیت وعلم ازلی میں طے شدہ ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اسی کے موافق ہو کر رہے گا ذرہ برابر کمی بیشی نہیں ہوسکتی وہاں اس عقیدہ کی حکمت بھی معلوم ہوگئی کیونکہ انسان کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو رنج وغم پہنچتا ہے تو وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے حتی کہ بعض اوقات مصیبت سے تنگ آ کر خودکشی تک سے گریز نہیں کرتا اور اگر مسرت وشادمانی سے ہمکنار ہوتا ہے تو مغرور وسرکش بن جاتا ہے۔ البتہ عقیدۂ تقدیر پر اگر اس کا ایمان ہو تو دونوں حالتوں میں اس کی کیفیت مختلف ہوگی، پہلی صورت میں صبر ورضا سے ہمکنار ہوگا اور دوسری صورت میں شکر وانابت سے۔

ان آیات کے بعد احادیث نبویہ کی طرف آیئے تو احادیث اس باب میں اس کثرت سے ملیں گی کہ اگر ان کو یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ حدیث کی ایک مشہور کتاب

"مشکوٰۃ المصابیح" میں اس باب میں جو روایتیں صرف صحیحین سے منقول ہیں وہ حسب ذیل حضرات سے مروی ہیں۔ علی، ابن مسعود، ابو موسیٰ اشعری عمران بن حصین، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابو ہریرہ، سہل بن سعد عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

علامہ نووی شارح صحیح مسلم اس مضمون کی متعدد احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وفی ھذہ الاحادیث کلھا دلالات ظاھرة لمذھب اھل
السنة فی اثبات القدر وان جمیع الواقعات لقضاء اللہ تعالیٰ
وقدرہ خیرھا و شرھا نفعھا و ضرھا. (ج۲، ص۳۳۴)

ترجمہ: اور ان احادیث میں اثبات تقدیر کے سلسلہ میں مذہب اہل السنت کی تائید کے لئے کھلم کھلا دلائل موجود ہیں کہ تمام واقعات اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے مطابق ہوتے ہیں اچھے ہوں یا برے سود مند ہوں یا نقصان دہ۔

یہ بھی واضح رہے کہ تقدیر کا عقیدہ شروع ہی سے ایمانیات میں داخل تھا اس کے انکار کی بدعت سب سے پہلے صحابہ کرام کے آخری دور میں شروع ہوئی اور تمام ان صحابہؓ نے جو اس وقت بقید حیات تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس وحضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ انہوں نے منکرین تقدیر کی واشگاف تردید کی، علامہ ابن القیم کا بیان ہے:

وبدعة القدر ادرکت اخر الصحابة فانکرھا من کان حیاً
کعبداللہ ابن عمر و ابن عباس وامثالھما رضی اللہ عنھم.

(تھذیب السنن- ج۷، ص۶۱، طبع مصر)

ترجمہ: تقدیر کے انکار کی بدعت صحابہ کے آخری دور میں رونما ہوئی اور اس کا ان حضرات نے انکار کیا جو اس وقت صحابہؓ میں سے زندہ تھے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم۔

یہ بھی یاد رہے کہ تقدیر کے عقیدہ کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور

اس کے کسب واختیار کو سرے سے کچھ دخل ہی نہیں اس لئے اسے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانا چاہئے بلکہ تقدیر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم، ارادہ اور مشیت سے ہے اور انسان کا معاملہ اس کے کسب سے جس پر اس کو جزا وسزا دی جاتی ہے۔

(۲۶)

"ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی"

ان دونوں باتوں کے بارے میں ایسا کہنا کفر ہے، وزن اعمال کا ثبوت قرآن کریم سے ہے، ارشاد ربانی ہے:

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ ، فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ. (الاعراف- ع ۱، پارہ ۸)

ترجمہ: اور اس روز وزن بھی واقع ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔

دوسری جگہ وارد ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ.

(الانبیاء- ع ۴، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے سو کسی جی پر ایک ذرہ ظلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔

ان دونوں آیتوں سے بصراحت معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اعمال کا وزن یقینی ہے اور احادیث متواترہ ومشہورہ تو اس باب میں بکثرت ہیں یہی وجہ ہے کہ کتب عقائد مرقوم ہے۔

والوزن حق (شرح عقائد، ص ۷۴)

ترجمہ: وزن اعمال حق ہے۔

اسی طرح ثواب کی نیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں مذکور ہے:

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا. (آل عمران- ع ۱۵، پارہ ۴)

ترجمہ: اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے گا تو ہم اس کو آخرت کا حصہ دیں گے۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا. (النساء- ع ۱۹، پارہ ۵)

ترجمہ: جو کوئی چاہتا ہو ثواب دنیا کا تو اللہ کے یہاں ہے ثواب دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی اور اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

اور سورۂ آل عمران کے آخری رکوع میں ہے:

اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ. (ال عمران: ع ۲۰، پ ۴)

ترجمہ: میں کسی شخص کے کام کو جو تم میں سے کام کرنے والا ہو اکارت نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو سو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور تکلیفیں دیئے گئے میری راہ میں اور جہاد کیا اور شہید ہوگئے ضرور ان

لوگوں کی خطائیں معاف کروں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ثواب ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اور سورۂ قصص میں فرمایا ہے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً. (ع ۱۱، پارہ ۲۰)

ترجمہ: اور جو اہل علم تھے انہوں نے کہا افسوس تم پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک کام کرے۔

آیات بالا کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر قرآن مجید میں ثواب کا صاف تصریح ہے اور احادیث تو اس بارے میں بتواتر موجود ہیں پھر اس کا انکار کرنا اور مذاق اُڑانا صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ لہٰذا وزن اعمال کے عقیدہ کو افیون سے تعبیر کرنا صریح کفر ہے۔ اسی بناء پر فقہاء نے طاعت پر ثواب کا عقیدہ نہ رکھنے کو کفر کہا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن النجیم البحر الرائق میں لکھتے ہیں:

وبعدم رؤيته الثواب على الطاعة. (ج۵، ص ۱۳۳)

ترجمہ: اور وہ شخص بھی کافر ہے جو طاعت پر ثواب ملنے کا عقیدہ نہ رکھے۔

(۲۷)

"انسان کی پیدائش آدم وحوا سے نہیں ہوئی بلکہ نظریہ ارتقا کے مطابق ہوئی ہے"

کفر محض ہے کیونکہ قرآن کریم کی بے شمار آیات وضاحت کرتی ہیں کہ انسان کی پیدائش آدم وحوا سے ہوئی ہے، ملاحظہ فرمائیں قرآن کس صراحت سے اعلان کر رہا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً.

(النسآء – ع ۱، پارہ ۴)

ترجمہ: اے لوگوں ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اسی سے پیدا کیا اس کا جوڑا اور پھیلایا ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو۔

دیکھئے آیت مبارکہ میں "نفس واحدة" (ایک جان) کی صاف تصریح موجود ہے پھر یہ کہنا کہ انسان کی پیدائش ایک فرد واحد سے نہیں ہوئی بلکہ ایک مستقل نوع ایک دم وجود میں آ گئی۔ قطعاً کفر وضلال ہے اور اسلامی مسلمات کا انکار۔

(۲۸)

"نماز پوجا پاٹ، روزہ بر، اور حج یاترا ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سر انجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ورنہ ان اُمور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل وبصیرت سے کچھ واسطہ"

سراسر کفر ہے کیونکہ عبادات وارکان اسلام کا استخفاف واستہزاء صریح کفر ہے، قرآن حکیم میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔

اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ. (التوبہ – ع۷، پارہ ۱۰)

ترجمہ: کیا تم اللہ اور اس کے احکام اور اس کے رسول سے استہزاء کرتے ہو۔

نماز روزہ حج اور ارکان اسلام کا ثبوت قطعیات سے ہے اس لئے ان کا استہزاء واستخفاف درحقیقت آیات الٰہی کا استہزاء ہے اور آیات الٰہی کا استہزاء واستخفاف بلاشک وشبہ کفر ہے۔

(۲۹)

"نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کیلئے نہیں کہا بلکہ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے۔ جس کا مطلب معاشرہ کو اُن بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمینی) کی عمارت استوار ہو"

"قیام صلاۃ" کے اپنے جی سے یہ معنی تراشنا محض کفر ہے، قرآن کریم نے جہاں بھی "اقامت صلاۃ" کا حکم دیا ہے اس سے مراد تمام آداب ظاہرہ وباطنہ کے ساتھ اس معروف

عبادت کی ادائیگی ہے، پیغمبر ﷺ نے اقامت صلاۃ کی عملی تشریح خود اپنے اقوال وافعال سے فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ:

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ.

ترجمہ: جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو اسی طرح تم بھی نماز پڑھا کرو۔

اور پھر پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلسل ومتواتر اس فریضہ پر کار بند چلی آتی ہے، صلاۃ کے معنی ہمیشہ امت نے اسی نماز کے سمجھے ہیں، علماء نے تصریح کی ہے کہ جو شخص نماز کی موجودہ صورت کا انکار کرے وہ کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:

وان صفات الصلاة المذكورة المشهورة المنصوص عليها في القرآن وهي التي فعلها النبي ﷺ وشرح مراد الله بذلك وأبان حدودها واوقاتها...... ولا ترتاب بذلك بعد والمرتاب في ذلك المعلوم من الدين بالضرورة والمنكر لذلك بعد البحث عنه وصبحة المسلمين كافر بالاتفاق.

(ج۴، ص۵۵۳)

ترجمہ: بلاشبہ نماز کے طریقے جو مشہور ہیں اور قرآن میں مصرح ہیں یہ وہی ہیں جن پر جناب رسول اللہ ﷺ نے عمل فرما کر اللہ تعالیٰ کی مراد کو واضح کیا ہے اور اس کے احکام اور اوقات کی تبیین وتشریح کی ہے...... اس لئے اب اس میں شک نہ کرنا چاہئے اور جو شخص کہ اس میں شک کرے کہ جس کا ضروریات دین میں ہونا معلوم ہوا اور پھر علم ہو جانے اور مسلمانوں کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی اس سے منکر ہو وہ بالاتفاق کافر ہے۔

(۳۰)

"رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کیلئے کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے"

یہ بات بھی سراسر جھوٹ اور کفر محض ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نماز کے پانچ وقت متعین تھے جس پر نصوص صریحہ قطعیہ دلالت کرتے ہیں یہ ظاہر ہے کہ نماز کے اوقات پنجگانہ بتواتر منقول ہیں اور تواتر کا انکار کفر ہے۔ علامہ سرخسی اپنے "اصول" میں متواتر کی تعریف کرنے کے بعد بطور مثال فرماتے ہیں:

نحو نقل اعداد الركعات اعداد الصلوة ومقادير الزكاة والديات وما اشبه ذلك. (ج۱، ص۲۸۳)

ترجمہ: جس طرح کہ رکعات کی تعداد اور نمازوں کا شمار اور زکوٰۃ اور دیات وغیرہ کی مقدار میں منقول ہوئی ہیں۔

اور علامہ شامی منکر اجماع کے کفر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحق ان المسائل الاجماعية تارة يصحبها التواتر عن صاحب الشرع كوجوبا لخمس وقد لا يصحبها فالاول يكفر جاحده لمخالفته التواتر لا لمخالفة الاجماع.

(ردالمحتار، ج۳، ص۳۹۳)

ترجمہ: اور حق یہ ہے کہ اجماعی مسائل کے ساتھ کبھی تو صاحب شرع سے تواتر چلا آتا ہے جیسے نماز ہائے پنجگانہ کا فرض ہونا اور کبھی یہ صورت نہیں ہوتی، پہلی صورت میں اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی اجماع کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ تواتر کی مخالفت کی بنا پر۔

اور اسی لئے علماء نے بالاتفاق ان خوارج کو کافر کہا ہے جو دو وقت کی نماز کے قائل تھے نسیم الریاض میں ہے:

وکذلک اجمع علی کفر من قال من الخوارج ان الصلاۃ الواجبۃ طرفی النہار فقط والمراد بطرفی النہار اولہ واخرہ.

(ج۴، ص ۵۵۰)

ترجمہ: اور اسی طرح اجماع ہے ان خوارج کے کفر پر جو یہ کہتے تھے کہ نماز صرف دن کے دونوں سروں پر فرض ہے یعنی دن کے شروع میں اور آخر میں۔

(۳۱)

"زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے، اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فی صدی مناسب سمجھا تھا تو اُس وقت یہی شرح شرعی تھی۔ اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فی صدی شرعی شرح قرار پائے گی"۔

یہ بھی کذب محض اور کفر صریح ہے، زکوۃ اسلامی ارکان میں سے ہے اور ایک نہایت اہم عبادت ہے قرآن کریم نے اس عبادت کی بجا آوری کا بار بار حکم دیا ہے اور اس کے مصارف خود متعین کئے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی تمام جزئیات کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ کب زکوۃ واجب ہوگی، نصاب زکوۃ کیا کیا ہیں، شرائط وجوب کیا ہیں۔ اس اہم عبادت کو ٹیکس کہہ دینا اور اس کی مقرر کردہ شرح سے انکار کر دینا جو بتواتر آنحضرت ﷺ سے منقول چلی آتی ہے سراسر الحاد ہے۔ زکوۃ کی شرح جناب رسول اللہ ﷺ نے متعین کی، خلافت راشدہ نے اس پر عمل کیا اور پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک قاطبۃً اس پر عمل پیرا چلی آئی پھر اس میں شک وانکار کی گنجائش کہاں ہے۔

(۳۲)

"آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا"

یہ بھی صریح الحاد وکفر ہے، زکوٰۃ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے، قرآن نے نہ صرف زکوٰۃ کا بار بار تاکید سے حکم دیا ہے بلکہ اس کے مصارف بھی متعین کئے ہیں، پھر یہ کہنا کہ "آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" صریح قرآن کا انکار ہے اور قرآن میں کہیں بھی اشارۃً یا کنایۃً یہ مذکور نہیں کہ زکوٰۃ کے احکام عبوری دور کے لئے ہیں پھر زکوٰۃ کا حکم ختم ہونے کے کیا معنی۔

(۳۳)

"صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تا کہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں"

یہ صراحۃً دین کے ساتھ مذاق ہے، صدقۂ فطر واجب ہے اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم اس بارے میں صاف اور واضح ہے، عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلمانوں کا تعامل برابر اس پر چلا آ رہا ہے پرویز نے اس عبارت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کا استہزاء واستخفاف کیا ہے جو کفر ہے۔

(۳۴)

"حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس ہے"

حج ایک اہم عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ہے، قرآن کریم کی آیات رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور مسلمانوں کا تعامل اس کے عبادت ہونے پر شاہد عدل ہیں۔ قرآن کریم میں باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرنے کو کفر کا کام بتایا ہے اگر حج عبادت نہیں تو پھر اتنی سختی کیوں؟ ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ. (آل عمران- ع ۱۰، پارہ ۴)

ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک جانے کی اور جو شخص کافر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں۔

حج جیسی اہم عبادت کو محض کانفرنس کہہ دینا صریح الحاد وزندقہ اور کفر ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:

وكذلك يحكم بكفره ان انكرمكة او البيت او المسجد الحرام اوانكر صفة الحج التى ذكرها الفقهاء من واجباته واركانه ونحوها او قال الحج واجب فى القران واستقبال القبلة كذلك ولكن كونه اى المذكور من الحج والاستقبال على هذه الهئيه المتعارفة شرعاً عند سائر الناس وان تلك البقعة المعروفة هى مكة والبيت والمسجد الحرام لا ادرى...... ولعل الناقلين ان النبى ﷺ نسرها وبينها للناس بهذه التفا سير غلطوا فى نقلهاو وهموا فهٰذا القائل ومثله من يشك فى معانى النصوص المتواترة لامرية فى تكفيره اى الحكم بكفره لا نكاره ما علم من الدين بالضرورة وابطاله الشرع وتكذيبه لله ورسوله.

(ج ۴، ص ۵۵۲)

ترجمہ: اور اسی طرح اگر کسی شخص نے مکہ یا بیت اللہ یا مسجد حرام کا انکار کیا یا حج کے کسی ایسے طریقے کا انکار کیا جس کو فقہاء نے واجبات حج یا ارکان حج وغیرہ میں ذکر کیا ہے، یا یوں کہا کہ حج قرآن میں فرض ہے اور

اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی۔ لیکن شریعت کی اس ہیئت متعارفہ کو جو لوگوں میں رائج ہے اور اس مشہور مقام کو جو کہ مکہ، بیت اللہ اور مسجد حرام ہے میں نہیں جانتا...... اور ممکن ہے کہ جو لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی یہ تفصیلات بیان کی ہیں اُنہوں نے اس کے بیان کرنے میں غلطی کی ہو اور ان کو وہم ہو گیا ہو تو یہ کہنے والا اور اس جیسا شخص جو کہ نصوص کے ان معانی میں شک کرتا ہے کہ جو متواتر ہیں اس کی تکفیر میں کچھ شک نہیں کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہے اور شریعت کا ابطال کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے۔

(۳۵)

"قربانی کیلئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کانفرنس کیلئے راشن مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی"

قربانی شعائر اسلام میں سے ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

(الانعام- ع ۲۰، پارہ ۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا (سب) اللہ ہی کیلئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

اس آیت میں نُسُکی کا لفظ قربانی کی مشروعیت اور اس کے عبادت ہونے کو بصراحت بیان کر رہا ہے کیونکہ آیتِ کریمہ توحید وتفویض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دے رہی ہے جس پر رسول اللہ ﷺ فائز تھے، نماز اور قربانی کا خصوصیت سے ذکر کرنے میں مشرکین پر جو بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لئے کرتے تھے صراحۃً رد ہو گیا کہ مسلمان کی عبادت اور قربانی سب اللہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔

نُسک کے معنی یہاں قربانی ہی کے ہیں لغت کے اعتبار سے بھی اور ائمہ تفسیر کی تصریحات کے اعتبار سے بھی، علاوہ ازیں سورۃ الکوثر میں ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَر.

ترجمہ: پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر اس میں بھی نحر سے قربانی ہی مراد ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں ہمیشہ قربانی کی اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا عہد رسالت سے لے کر آج تک برابر اس پر امت کا عملدرآمد چلا آتا ہے اور اس کو اسلام کے شعائر میں شمار کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:

ولا خلاف فی کونها من شرائع الدین. (ج۱۰، ص۲)

ترجمہ: اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ قربانی شعائر اسلام میں سے ہے۔

اور فقہاء اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو اصل قربانی کا انکار کرے چنانچہ علامہ ابن نجیم البحر الرائق میں لکھتے ہیں:

ویکفر بانکاره اصل الوترو الا ضحیة. (ج۵، ص۱۳۱)

ترجمہ: اور وہ شخص کافر ہو جائے گا جو سرے سے وتر یا قربانی کا انکار کرے۔

(۳۶)

”تلاوت قرآن کریم عہد سحر (یعنی جادو کے زمانہ) کی یادگار ہے“

تلاوت قرآن کریم کو عہد سحر کی یادگار کہنا الحاد و زندقہ ہے، تلاوت قرآن کریم مستقل عبادت ہے، قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ ﷺ کے منصب نبوت کو بیان کیا ہے وہاں ایک مقصد تلاوت بھی بتایا ہے [1]۔ اسی طرح قرآن کریم میں ان لوگوں کی مدح و ستائش مذکور ہے کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، ارشاد ہے:

[1] چنانچہ اس مضمون کی آیات تنقیح نمبر ۱۲ میں گزر چکی ہیں۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ. (البقرہ: ع۱۴، پارہ۱)

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم کتاب دی وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے، وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی اس سے منکر ہوگا تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔

لَیْسُوْا سَوَآءً ط مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَهُمْ یَسْجُدُوْنَ. (آل عمران: ع۱۲، پارہ۴)

ترجمہ: وہ سب برابر نہیں، اہل کتاب میں ایک فرقہ ہے سیدھی راہ پر، جو اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کے اوقات میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

اس لئے تلاوت قرآن کا رشتہ جادو منتر سے جوڑنا قطعی کفر اور سخت بدتمیزی ہے۔

(۳۷)

”ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافات عمل کے عقیدہ کے خلاف ہے“

یہ بھی سراسر غلط ہے، ایصال ثواب کا اهل السنة والجماعة کا اجماع ہے اور اس پر جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے، قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کے دلائل بکثرت موجود ہیں چنانچہ علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں ان کو تفصیل سے نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں لکھا ہے:

فهذه الأثار وما قبلها وما فی السنة ایضاً من نحوها عن کثیرٍ قد ترکناه لحال الطول یبلغ القدر المشترک بیان الکل وهو ان من جعل شیئاً من الصالحات نفعه اللّٰه به مبلغ التواتر وکذا ما فی کتاب اللّٰه تعالیٰ من الامر بالدعاء للوالدین فی قوله تعالیٰ (وقل رب ارحمهما کما ربّیانی صغیرا) ومن الاخبار باستغفار الملائکة لمؤمنین قال تعالیٰ

(والملائكة يسبحون بحمد ربهم ويؤمنون به ويستغفرون للذين امنوا) (الیٰ اخره الأية) قطعي في حصول الانتفاع بعمل الغير. (ج ۲، ص ۳۰۹)

ترجمہ: غرض یہ احادیث اور جو اس سے پہلے مذکور ہو چکیں نیز اسی قسم کی اور روایات جو سنت ہیں اور بہت سے حضرات سے مروی ہیں جن کو ہم نے طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے ان سب کا قدر مشترک یہ نکلتا ہے کہ ایصال ثواب سے اللہ تعالیٰ میت کو نفع پہنچاتا ہے تواتر کی حد تک پہنچ گیا ہے اور اسی طرح کتاب اللہ میں جو والدین کے حق میں دُعا کا حکم وارد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (تم یہ دُعا کرو کہ اے میرے رب تو میرے ماں باپ پر اسی طرح رحم فرما جس طرح کہ اُنہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔ اور اسی طرح کلام اللہ میں جو یہ بتلایا گیا ہے کہ فرشتے مؤمنین کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کرتے ہیں اور اس پر یقین کرتے ہیں اور دُعائے مغفرت کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے یہ سب اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ دوسرے کے عمل سے انتفاع ہوتا ہے۔

(۳۸)

"دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے"

یہ بھی سراسر دروغ بے فروغ ہے اور اسلام کی مسلمہ تعلیمات سے انکار جو سراسر کفر ہے اللہ کے فضل سے آج بھی دین اسلام اسی طرح محفوظ ہے جس طرح عہد رسالت میں تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ. (الحجر، ع ۱، پارہ ۱۴)

ترجمہ: بلاشبہ ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے دین میں تحریف کا قائل ہے وہ آپ کی تعلیمات کے محفوظ ہونے سے منکر ہے اور یہ درحقیقت آپ کی رسالت کے دائمی ہونے کا انکار ہے۔

(۳۹)

"قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے اور موجودہ مسلمان برہموسماجی مسلمان ہیں"

ایک مسلمان کو کافر کہنا یہ بھی کفر ہے چہ جائیکہ سارے مسلمانوں کو کافر کہا جائے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ پرویز نے اس سلسلہ میں جو دو آیتیں تحریر کی ہیں ان کا صحیح مصداق خود پرویز ہے نہ کہ سارے مسلمان کیونکہ آیت کریمہ:

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ. (آل عمران– ع ۸، پارہ ۳)

ترجمہ: اور جو شخص دین اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ محروم ہونے والوں میں سے ہے۔

کا مضمون تو پرویز پر صادق ہے کہ وہی رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے مقابلہ میں ایک نیا دین پیش کر رہا ہے اسی طرح دوسری آیت بھی اسی پر چسپاں ہے کہ اپنی ان ناپاک مساعی کی بدولت وہ اسلام سے بالکل نکل گیا۔

(۴۰)

"صرف چار چیزیں حرام ہیں"

یہ دعویٰ بھی کفر ہے کیونکہ یہ ان تمام محرمات کے انکار پر مشتمل ہے جن کی حرمت صریح کتاب وسنت میں وارد ہے کیونکہ کتا، بلی، شیر، بھیڑیا، ریچھ، بندر، سانپ، بچھو وغیرہ سب حلال ہو جاتے ہیں۔

ان تنقیحات کا تفصیلی جواب ملاحظہ فرمانے کے بعد اب مندرجہ ذیل حدیث پڑھئے اور دیکھئے کہ پرویز پر اس کا مضمون کیسا صحیح ثابت ہو رہا ہے۔

عن المقدام بن معد یکرب قال قال رسول اللہ ﷺ الا انی اوتیت القران ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القران فما وجدتم فیہ من حلال فاحلّوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرّم رسول اللہ کما حرم اللہ. (الحدیث)

ترجمہ: حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی جیسی ایک اور چیز (حدیث جس کو قرآن میں حکمت سے موسوم کیا گیا ہے) یاد رکھو عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے صوفہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے یہ کہے گا کہ بس تم صرف اس قرآن کو لازم پکڑلو، اور جو اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسی کو حرام سمجھو حالانکہ اللہ کے پیغمبر نے جس چیز کو حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔

اب ہم تاویل وتحریف اور الحاد کا حکم معلوم کرنے کے لئے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہٗ کی تصنیف "اکفار الملحدین" سے مذکورہ ذیل اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب کفر وایمان کی تنقیح میں متفقہ طور پر آخری فیصلہ کن کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس میں مذاہب ائمۂ اربعہ کو پیش نظر رکھ کر کفر والحاد کا حکم بیان فرمایا ہے اور مشاہیر ائمہ کی آراء کو اس باب میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اکابر علماء عصر مثلاً حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ صدر مدرس مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے اس کتاب پر تصدیق وتائید کی مواہیر ثبت کی ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کے جستہ جستہ اقتباسات ذیل میں درج ہیں:

واما ما یتعلق من ھذا الجنس باصول العقائد المھمۃ فیجب تکفیر من یغیر بغیر برھان قاطع کالذی ینکر حشر الاجساد وینکر العقوبات الحسیۃ فی الأخرۃ بظنون واوھام واستبعادات من غیر برھان قاطع فیجب تکفیرہ قطعاً.

(اکفار الملحدین– ص ۸۲، منقول از فیصل التفرقہ)

ترجمہ: امام غزالیؒ فیصل التفرقہ میں فرماتے ہیں، دین کے وہ مسائل جن کا تعلق اہم بنیادی عقائد سے ہے ان میں ہر اس شخص کی تکفیر لازم ہے جو ان کو بغیر کسی قطعی دلیل کے ظاہری معنیٰ سے پھر دیتا ہے اور ان میں تبدیلی کرتا ہے جیسا کہ کوئی شخص محض وہم وگمان کی بنا پر حشر جسمانی کا انکار کرے یا حسی عذاب کو نہ مانے ایسے شخص کی تکفیر قطعاً ضروری ہے۔

ومن اجماعیات الصحابۃ رضی اللہ عنھم ما عند الطحاوی فی معانی الأثار و بعض طرقہ الأخر فی فتح الباری من حد الخمر عن علی رضی اللہ عنہ قال شرب نفر من اھل الشام الخمر و علیھم یومئذ یزید بن ابی سفیا وقالوا ھی حلال وتاولوا لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا الأیۃ، فکتب فیھم الی عمر فکتب عمر ان ابعثھم الیَّ قبل ان یفسدوا من قبلک فلمّا قدموا علی عمر استشار فیھم الناس فقالو ا یا امیر المؤمنین نری انھم قد کذبوا علی اللہ وشرعوا فی دینھم مالم یأذن بہ اللہ فاضرب اعناقھم وعلی ساکت فقال ما تقول یا ابا الحسن فیھم؟ اری ان تستتیبھم فان تابوا ضربتھم ثمانین لشربھم

الخمر وان لم يتوبوا ضربت اعناقهم قد كذبوا على الله وشرعوا في دينهم مالم ياذن به الله فاستتابهم فتابوا فضربهم ثمانين ثمانين.

(اكفار الملحدين منقول از طحاوی –ص ۸۹، ج ۲، فتح الباری –ص ۲، ج ۱۲، کنز العمال)

ترجمہ: اجماعیات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حد خمر کے سلسلہ میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور اسکے بعض طرق فتح الباری میں بھی ہیں جس میں مذکور ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی لی، اس زمانے میں شام کے حاکم یزید ابن ابی سفیان تھے، ان شراب پینے والوں نے کہا کہ شراب ہمارے لئے حلال ہے اور آیۂ کریمہ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا سے جواز نکالنا چاہا، یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان لوگوں کو فوراً میرے پاس بھیج دو اس سے قبل کہ یہ لوگ وہاں فساد برپا کریں جب وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا، صحابہؓ نے عرض کیا امیر المؤمنین ہماری رائے تو یہ ہ کہ ان کو قتل کردیں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بول ہے اور دین میں ایک ایسی حرکت کی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ حضرت علیؓ خاموش بیٹھے تھے تو حضرت عمرؓ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں، حضرت علیؓ نے فرمایا، میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے توبہ کرائیں اگر وہ توبہ کرلیں تب تو ان کو شراب پینے کے جرم میں اسی اسی (۸۰،۸۰) کوڑے لگائیں اور

اگر توبہ نہ کریں تو ان کو قتل کردیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین کے بارے میں ایسی حرکت کی ہے جس کی اس نے اجازت نہیں دی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے توبہ کے لئے کہا انہوں نے توبہ کرلی پھر ان کو اسی اسی (۸۰،۸۰) کوڑے لگائے گئے۔

وقال ابن القيم المجاز والتاويل لا يدخل في المنصوص وانما يدخل في الظاهر المحتمل له وهنا نكتة ينبغي التفطن لها وهي ان كون اللفظ نصاً يعرف بشيئين احدهما عدم احتماله لغير معناه وضعاً كالعشرة و الثاني ما اطّرد استعماله على طريقة واحدةً في جميع موارده فانه نص في معناه لا يقبل تاويلاً ولا مجازاً وان قد تطرّق ذٰلک الى بعض افراده وصار هذا بمنزلة الخبر المتواتر لا يتطرق احتمال الكذب اليه وان تطرق الى كل واحدٍ من افراده وهذه عصمة نافعة تدلک على خطاء كثير من التاويلات في السمعيات التي اطرد استعمالها في ظاهرها وتاويلها والحالة هذه غلطٌ فان التاويل انما يكون لظاهر قدورد شاذاً مخالفاً لغيره من السمعيات فيحتاج الىٰ تاويلها ليوافقها فاما اذا اطردت كلها علىٰ وتيرةٍ واحدةٍ صارت بمنزلة النص واقوى وتاويلها ممتنعٌ فتامل هذا.

(اكفار الملحدين– ص ۴۷، منقول از بدائع الفوائد)

ترجمہ: علامہ ابن القیم بدائع الفوائد میں فرماتے ہیں، مجاز اور تاویل کی ''منصوص'' میں گنجائش نہیں، تاویل تو صرف ''ظاہر متحمل'' میں ہوسکتی ہے اور اس مقام پر ایک ضروری نکتہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور وہ یہ

ہے کہ کسی لفظ کا ''نص'' ہونا دو باتوں سے معلوم ہوگا۔(۱) وہ لفظ وضع کے اعتبار سے کسی دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رکھے مثلاً عشرہ کہ اس کے معنی سوائے دس کے اور کچھ نہیں۔ (۲) وہ لفظ اپنے تمام مقامات استعمال میں ایک ہی معنی کے لئے استعمال ہوا ایسا لفظ بھی اپنے معنی میں ''نص'' ہی کہلائے گا جس میں کسی تاویل یا مجاز کی گنجائش نہیں ہوگی گو اس کے بعض افراد میں تاویل ہوسکتی ہے جس طرح کہ ''خبر متواتر'' میں بحیثیت مجموعی جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا گو خبر کے ہر فرد میں الگ الگ اس کا احتمال ہوسکتا ہے اور یہ خطا سے محفوظ رکھنے والا وہ نافع قاعدہ ہے جس سے تمہیں قرآن و حدیث میں بہت سے ان الفاظ کی تاویلات کا غلط ہونا معلوم ہوجائے گا جن کا استعمال اپنے ظاہری معنی میں برابر ہورہا ہے ایسی حالت میں ان الفاظ کی تاویل کرنا قطعاً غلط ہے کیونکہ تاویل کی ضرورت تو اس ظاہر میں ہوتی ہے جس کا استعمال شاذ اور وہ دوسری نقول سے معارض ہو ایسی صورت اس کی تاویل کر کے اس کو دیگر نقول کے مطابق کیا جاتا ہے لیکن جو لفظ کہ ایک ہی معنی میں مسلسل استعمال ہوتا چلا آتا ہو وہ لفظ تو ان کی طرح ہوجاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قوی اس کی تاویل بالکل منع ہے۔

اجماع الامة على تكفير من خالف الدين المعلوم بالضرورة والحكم بردته.

(اكفار الملحدين- ص ٦٥، منقول از ايثار الحق از محمد بن ابراهيم وزير يماني)

ترجمہ: جو شخص کہ ضروریات دین کی مخالفت کرے اس کے کفر اور ارتداد پر اجماع امت ہے۔

اعلم ان اصل الكفر هو التكذيب المتعمد لشئي من كتب الله المعلومة او لا حد من رسله عليهم الصلوة والسلام اولشئي مما جاؤابه اذا كان ذلك الامر المكذب به معلوماً بالضرورة من الدين ولا خلاف ان هذا القدر كفر ومن صدر عنه فهو كافر.

(اكفار الملحدين- ص ٦٥، منقول از ايثار الحق از محمد بن ابراهيم وزير يماني)

ترجمہ: واضح رہے کہ اصل کفر یہی ہے کہ کتب الٰہیہ کی یا کسی رسول کی لائی ہوئی کسی چیز کی عمداً تکذیب کی جائے جبکہ وہ ضروریات دین میں سے ہو اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ جس سے یہ تکذیب سرزد ہو وہ بلاشبہ کافر ہے۔

علماء کے مذکورہ بالا قطعی اور اجماعی فیصلوں کے پیش نظر غلام احمد پرویز کے کفر و ارتداد میں کسی مسلمان کو شک یا تردد نہیں ہوسکتا۔

علاوہ ان اقتباسات کے جو پرویز کی کتابوں سے استفتاء میں دیئے گئے ہیں اس کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمامتر کوشش اس امر پر مرکوز رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قرآن کریم کی آیات بینات کو اپنی باطل تاویلات و تحریفات کے ذریعہ یورپ اور روس کے نظریات باطلہ پر منطبق کیا جائے چنانچہ لینن اور مارکس کا نظریۂ حیات جو سراسر روح اسلامی کے منافی ہے اس کے نزدیک عین قرآنی نظریہ ہے اس نظریہ کی دعوت و اشاعت کے لئے اس نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ''قرآنی نظام ربوبیت'' یہ کتاب اس کی تحریف معنوی کا آئینہ ہے۔ سرکاری کلوکیم میں بھی جو ۱۹۵۸ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا تھا اس نے اپنے مقالہ میں کھلم کھلا صاف اور صریح لفظوں میں کیمونزم کی حمایت کی تھی اور اس کو قرآن کریم سے ثابت

کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر دیا تھا جس پر تمام علماء اسلام نے نہ صرف مصر و شام بلکہ ایران کے علماء نے بھی اس وقت اس کی تردید کی تھی اور اس نشست کا پورا وقت (تین گھنٹے تھا) علماء نے اس کے مقالے اور معتقدات کی تردید ہی میں صرف کیا تھا اور وہاں اس سے کوئی جواب بن نہ پڑا تھا، خدا، رسول، نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ عبادات اور تمام تر اسلامی عقائد و اعمال کے خلاف اس کی یہ صف آرائی درحقیقت اسی کمیونزم کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا اظہار صاف لفظوں میں نہیں کرتا، اسی طرح ڈارون کا نظریۂ ارتقا جس کو خود فضلاء یورپ نے شدید اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور جو اسلامی تعلیمات اور قرآن کے نصوص صریحہ کے بالکل منافی ہے اس کے نزدیک قرآنی نظریہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ آدم علیہ السلام کے شخصی وجود کا انکار کرتا اور اس سلسلہ کی تمام آیات کی عجیب و غریب مضحکہ خیز تاویلات کرتا ہے۔

دنیا آج تک غلام احمد پرویز کو صرف منکر حدیث جانتی رہی لیکن ان تمام مذکورہ بالا انکشاف و اقتباسات سے ثابت ہے کہ وہ نہ صرف منکر حدیث بلکہ منکر قرآن و منکر اسلام ہے وہ پورے دین اور اسلام کو عجمی سازش کہتا ہے اور ساڑھے تیرہ سو سال کے اندر جس قدر مفسرین، محدثین، فقہاء، صوفیہ، متکلمین اور ائمہ پیدا ہوئے اور جنہوں نے اپنی خدمات جلیلہ سے اب تک اسلام کی حفاظت کی ان سب کو اس سازش میں شریک قرار دیتا ہے اس کے نزدیک قرآن کا کوئی ماضی نہیں جس میں قرآن کو سمجھا گیا ہو اس کی تفسیر کی گئی ہو اور اس پر عمل کیا گیا ہو اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے تابناک اور شاندار ماضی سے کاٹ کر عہد حاضر کے باطل فلسفوں اور غلط نظامہائے معیشت سے مسلمانوں کا وابستہ کرنا چاہتا ہے اور اس پر ستم ظریفی ہے کہ اپنی ہر تحریف و غلط تاویل اور ہر تخریب و فساد دین کو عین اسلام کہتا ہے، اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اصل دعوت یہی ہے لیکن یہ اس کا خیال خام اور تصور ناتمام ہے ملت اسلامیہ کبھی اس قسم کے کفریات کو برداشت نہیں کر سکتی اور کبھی اس کی روادار نہیں ہو سکتی کہ یوں پورے دین اسلام کو اسلام اور قرآن کا غلط نام دے کر ختم کر دیا جائے قدیم و جدید قرامطہ اور ملاحدہ نے آج تک دنیا میں دین اسلام

کے خلاف جو محاذ قائم کیا تھا پرویزی لٹریچر میں اس کو نئی تعبیر و نئے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے تا کہ کمیونزم کیلئے راستہ ہموار کیا جائے باطنیت اور کمیونزم اسلام کے خلاف سخت خطرناک تحریکیں ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچا دے اور اس دجل و فریب کو سمجھنے کیلئے فہم صحیح عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ بھی واضح ہے کہ ضروریات دین نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور اطاعت رسول وغیرہ کے معانی و مدلولات کے جاننے کے لئے علمی تحقیق کی مطلق ضرورت نہیں، ہر مسلمان سمجھتا جانتا اور مانتا ہے کہ نماز سے کیا مراد ہے روزہ کسے کہتے ہیں حج و زکوۃ وغیرہ عبادات کا مصداق کیا ہے اطاعت رسول علیہ السلام سے کیا مراد ہے۔ اس مشہور و معروف معانی و مصادیق کے خلاف جو معنی اور مصداق بھی بیان کیا جائے گا وہ صریح کفر اور ارتداد ہے، یہ دینی مصطلحات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں اور امت محمدیہ میں تواتر و تعامل و توارث سے ان ہی معانی میں مستعمل ہیں جن پر امت ایمان لائی اور عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان قرآن و حدیث اور اجماع امت سے براہ راست واقف نہیں جب بھی دین اسلام کی ضروریات اور اسلامی عقاید کو خوب جانتا سمجھتا اور ان پر ایمان لاتا اور عمل کرتا ہے، ظاہر ہے کہ اب ان کے متعارف مفہومات کو بلدنا، ان کے ساتھ استہزاء کرنا دین اسلام کے عقائد و اعمال کی پوری پوری تحریف اور تلاعب بالدین ہے جس کے کفر و ارتداد ہونے میں ذرا شک نہیں کیا جا سکتا۔

لہٰذا نتیجہ ظاہر ہے کہ غلام احمد پرویز شریعت محمدیہ کی رو سے کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج، نہ اس شخص کے عقدِ نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہوگا اور یہ حکم صرف پرویز ہی کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین

میں ان عقائد کفریہ کے ہمنوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے اور جب یہ مرتد ٹھہرا تو پھر اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ
ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہٗ مفتی و شیخ الحدیث
جامعة العلوم الاسلامیه
علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ دارالعلوم دیوبند

الجواب: غلام احمد پرویز کے جو خیالات و معتقدات سوال میں نقل کئے گئے ہیں وہ تقریباً سب کے سب الحاد و زندقہ اور کفریات پر مشتمل ہیں اور بلاشبہ ان کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان اعتقادات کو سامنے رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ غلام احمد پرویز کا یہ فتنہ غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے بھی کہیں زیادہ سخت ہے چونکہ قادیانی لعین نے چند مخصوص دائروں میں رہ کر ارتکاب کفر کیا تھا لیکن موجودہ فتنے کے بانی نے پورے اسلام ہی پر ہاتھ صاف کر دیا ہے اور کتاب و سنت کے مفہوم بیان کرنے میں ہر جگہ تحریف باطل اور ضروریات دین کے انکار سے کام لیا حتیٰ کہ ذات باری سبحانہٗ کے وجود سے بھی جس کا اعتقاد تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ہے یہ کہہ کر انکار کیا کہ خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کر لینا چاہتا ہے حالانکہ اسلامی عقیدے کے مطابق خدا سے مراد چند اخلاقی صفات نہیں ہیں بلکہ خدا عبارت ہے ذات واحد متصف بجمیع الکمالات والمحامد سے جو واجب الوجود اور خالق کائنات ہے اور اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم الا یة قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد لیس کمثله شیٔ وھو السمیع البصیر آلایة وما قدروا اللہ حق قدرہ آلایة لا تدرکه الابصار وھو یدرک الابصار آلایة بدیع السمٰوٰت والارض آلایة جس کی شان ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ سوال اقتباسات میں تحریف معنوی کے جو چند نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ کھلے طور پر اسلامی اصول و مسلمات کو ختم کر دینے والے ہیں چنانچہ ملاحظہ کیجئے آیات کے ترجمہ میں اللہ و رسول سے امام وقت کو مراد لیا گیا ہے جو کھلی تحریف اور الحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔ ملائکہ اور آدم علیہم السلام سے مراد چند قوتیں بتلائی گئی ہیں جن کو انسان مسخر کر سکتا ہے اسی طرح ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر دیا گیا ہے جس کو اسلام نے مشخص کیا ہے یعنی بل عباد مکرمون (قرآن عظیم) والملائکة عباد اللہ تعالیٰ عاملون بامرہ لا یوصفون بذکورة ولا انوثه الخ (عقائد نسفی) اور آدم شخص معین اور نبی ابوالبشر تھے جن کی تخلیق کا متعدد

مقامات پر قرآن کریم نے تذکرہ فرمایا ہے اور انہیں کو جنت سے نکلنے والا آدم بتلایا ہے لیکن لغات القرآن کے حوالہ سے سوال کے مندرجہ اقتباس میں لکھا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا بالفاظ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد یا جوڑے کا قصہ نہیں بلکہ خود آدم کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اسی طرح مندرجہ اقتباسات میں جنت اور جہنم کے وجود کی قطعاً نفی کی گئی ہے جو صریح طور پر اسلام کے قطعیات کا انکار ہے علیٰ ہذا ارکان دین کی جو تشریح کی گئی ہے وہ اسلامی نظریات کے یکسر منافی ہے۔ الغرض مذکورہ سوال کے اقتباسات مجموعی طور پر کفریات پر مشتمل ہیں اور تحریفات باطلہ کا انبار ہیں اور یحرفون الکلم من بعد مواضعہ کا مصداق ہیں جن کا کفر ہونا ظاہر ہے۔ عقاید نسفی اور شرح نسفی للتفتازانی میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھا ہے۔ والنصوص من الکتاب والسنة تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنھا دلیل قطعی والعدول عنھا ای عن الظواھر الیٰ معان یدعیھا اھل الباطن وھم الملاحدة وقصدھم بذلک نفی الشریعة بالکلیة المحادٌ ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بکفر لکونه تکذیباً للنبی علیه السلام الخ اور ضروریات و مسلمات دین کے انکار پر حاوی ہیں اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا شخص جن کی تفصیل اوپر گزر گئی اور تحریف کرنے والا جس کے نمونے سوال میں مذکور ہیں وہ اور اس کے متبعین و معتقدین خارج از اسلام ہیں اور اہل اسلام کو ان سے کسی قسم کا اشتراک و اختلاط اور ان کی تقریبات میں شرکت اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دینا جائز نہیں ہے فقط۔

محمد جمیل الرحمٰن غفرلہٗ نائب المفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳ ۶/۱۸

الجواب صحیح: نصیر احمد عفی عنہٗ

جواب درست ہے محمد حسین غفرلہٗ

الجواب صحیح: ان اقتباسات کے مطالعہ کے بعد کون سا ایسا مسلمان ہے جو شخص مذکور اور اس کے متبعین کے خارج از اسلام ہونے میں شک کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب حق: محمد جمیل غفرلہٗ۔

الجواب صحیح: مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: استفتاء میں جن خیالات اور اعتقادات کا مع حوالجات ذکر ہے ان کا اعتقاد اور قول بلا تاویل یقیناً الحاد و کفر ہے۔ ان کا معتقد نہ فقط ضروریات دین کا منکر ہے بلکہ درحقیقت وہ خدا اور رسول کا اور قرآن پر استہزاء کرنے والا ہے۔ یہ سب اُمور باتفاق اُمت خروج عن الاسلام اور تکفیر کے موجب ہیں۔

کتبہ ظہور احمد غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند

یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے اس کا کفر اظھر من الشمس واظھر من الامس ہے۔ کتب عقائد میں مصرح ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔ کذافی الخیالی وغیرہ من کتب اھل الفن. واللہ اعلم فخر الدین احمد غفرله شیخ الحدیث۔

مہر

دارالعلوم دیوبند

عالم اسلام کے
جن مشاہیر علماء کے اس فتوے پر دستخط ہیں
اُن کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں

۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان۔

۲۔ حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (بھارت)

۳۔ حضرت مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

۴۔ حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری

۵۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات صدر وفاق المدارس پاکستان معتمد اسلامک اکادیمی اوقاف۔

۶۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم۔ ناظم وفاق المدارس، رکن قومی اسمبلی پاکستان۔

۷۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مہتمم دارالعلوم ٹنڈو الہ یار

۸۔ حضرت مولانا محمد عبد الحامد صاحب القادری البدایونی۔

۹۔ حضرت مولانا محمد بدر عالم صاحب المہاجر المدنی، مصنف ترجمان السنۃ۔

۱۰۔ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث (غور غشتی)

۱۱۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ یحییٰ امان الحنفی قاضی القضاۃ مکہ مکرمہ۔

۱۲۔ فضیلۃ الشیخ السید علوی عباس المالکی۔ مکہ مکرمہ

۱۳۔ فضیلۃ الشیخ السید حسن مشاط المالکی۔ مکہ مکرمہ

۱۴۔ فضیلۃ الشیخ السید محمد امین الکتبی۔ مکہ مکرمہ

۱۵۔ فضیلۃ الاستاذ الشیخ سلیمان بن عبد الرحمٰن الصنیع، رئیس الحنبلی مکہ مکرمہ۔

۱۶۔ فضیلۃ الشیخ محمد نور سیف الحنفی۔

۱۷۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد بن علی الحرکان الحنبلی رئیس المحکمۃ الکبریٰ جدہ

۱۸۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد قاسم الاندجانی مدینہ منورہ

۱۹۔ فضیلۃ الشیخ السید محمود الطرازی مدینہ منورہ

۲۰۔ فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم الختنی مدینہ منورہ

۲۱۔ فضیلۃ الشیخ حامد الفرغانی مدینہ منورہ

۲۲۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔

۲۳۔ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ ٹنڈو الہ یار سندھ۔

۲۴۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

۲۵۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب بانی و مہتمم خیر المدارس، ملتان۔

۲۶۔ حضرت مولانا محمد رسول خاں صاحب (استاذ الاساتذہ)

۲۷۔ حضرت مولانا محمد عبد الحق صاحب نافع سابق استاذ دارالعلوم دیوبند۔

۲۸۔ حضرت مولانا میرک شاہ شیخ الحدیث جامعہ مدینہ، لاہور۔

۲۹۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاولپور۔

۳۰۔ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان۔

۳۱۔ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب روپڑی۔

۳۲۔ حضرت مولانا محمد یونس صاحب صدر مفتی دارالعلوم سعودیہ کراچی۔

۳۳۔ حضرت مولانا سید محمد رضی صاحب آل نجم العلماء مجتہد۔

۳۴۔ حضرت مولانا محمد نقی صاحب نجفی مجتہد لکھنوی۔

۳۵۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔

۳۶۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔

۳۷۔ حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب۔

۳۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب خطیب و مفتی ہزارہ۔

۳۹۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔

۴۰۔ حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ۔

۴۱۔ حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکاخیل۔

۴۲۔ حضرت مولانا فیض اللہ صاحب مفتی اعظم مشرقی پاکستان۔

۴۳۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب فرید پوری مہتمم جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ۔

۴۴۔ حضرت مولانا مولانا اطہر علی صاحب۔

۴۵۔ حضرت مولانا احمد حسن صاحب جیری۔

۴۶۔ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب چاٹ گام۔

۴۷۔ حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدرسہ عالیہ۔ چاٹ گام۔

۴۸۔ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب شیخ الحدیث مدرسہ پٹیہ چاٹگام۔

۴۹۔ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ پٹیہ چاٹگام۔

۵۰۔ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب، بابونگر۔

۵۱۔ حضرت مولانا حفاظت الرحمٰن صاحب، راج گھاٹا۔

۵۲۔ حضرت مولانا نور اللہ صاحب نواکھالی۔

۵۳۔ حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب، برہمن باڑیہ۔

۵۴۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فینی۔

۵۵۔ حضرت مولانا عبدالخالق صاحب، ہیبت نگر۔

۵۶۔ حضرت مولانا منظور الحق صاحب، نتروکنہ۔

۵۷۔ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب، باڑیہ۔

۵۸۔ حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب، بریسال۔

۵۹۔ حضرت مولانا ابوالحسن صاحب، جسر۔

۶۰۔ حضرت مولانا قاضی سخاوت حسین صاحب، جسر۔

۶۱۔ حضرت مولانا عبدالعلی، فرید پور۔

۶۲۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب، فرید پور۔

۶۳۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، کھلنا۔

۶۴۔ حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب مہتمم دارالعلوم ہاٹھزاری چاٹگام۔

۶۵۔ حضرت مولانا حافظ محمد اللہ صاحب عرف حافظ جی حضور ڈھاکہ۔

۶۶۔ حضرت مولانا مفتی عمیم الاحسان صاحب ڈھاکہ

۶۷۔ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب، کھلنا۔

۶۸۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب، کھلنا۔

۶۹۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب، چاند پور۔

۷۰۔ حضرت مولانا مقبول احمد صاحب، قنلآشین۔

۷۱۔ حضرت مولانا شاہد علی صاحب، کانائی گھاٹ۔

توقیعات علماء کراچی

علماء مدرسہ دارالعلوم۔ شرافی، لانڈھی

۱۔	الجواب صحیح۔	بندہ محمد شفیع عفی عنہ	(مہتمم مدرسہ و مفتی اعظم)
۲۔	رشید احمد عفی عنہ	(محدث)	
۳۔	نور احمد	(ناظم مدرسہ)	
۴۔	رعایت اللہ	مدرس	
۵۔	محمد سلیم اللہ	مدرس	
۶۔	سبحان محمود	مدرس	
۷۔	محمد شمس الحق	مدرس	

۸۔ محمد رفیع — مدرس

۹۔ محمد تقی عثمانی — مدرس

علماء مدرسہ عربیہ اسلامیہ، نیوٹاؤن

۱۰۔ محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ، شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ

۱۱۔ ولی حسن عفی عنہ — مفتی و مدرس

۱۲۔ محمد لطف اللہ عفی عنہ — مدرس

۱۳۔ فضل محمد عفی عنہ — مدرس

۱۴۔ محمد ادریس عفی عنہ — مدرس

۱۵۔ محمد عبد الرشید نعمانی غفر اللہ لہ (مولف لغات القرآن) و رفیق اعلیٰ شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ

۱۶۔ عبد الحق عفی عنہ — مدرس

۱۷۔ محمد بدیع الزمان — مدرس

۱۸۔ محمد حامد عفی عنہ — مدرس و ناظم کتب خانہ

۱۹۔ عبد الجلیل عفی عنہ — مدرس

۲۰۔ عبد الرزاق عفی عنہ — مدرس

۲۱۔ محمد عفی عنہ — مدرس

۲۲۔ عبد القیوم عفی عنہ — مدرس

۲۳۔ محمد احمد مختار — مدرس و معاون شعبہ دار التصنیف

۲۴۔ اکبر علی اسلام آبادی — دار الافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ

۲۵۔ عبد الباقی عفی عنہ فرید پوری سابق معاون دار الافتاء۔

علماء مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ

۲۶۔ فضل احمد غفرلہ — مہتمم مدرسہ

۲۷۔ ہدایت اللہ افغانی — مدرس اول و ناظم تعلیمات

۲۸۔ محمد عبد الغنی غفرلہ — مدرس

۲۹۔ محمد زکریا — مدرس و ناظم دار الاقامہ

علماء مدرسہ احرار الاسلام لیاری

۳۰۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا اور اس کی شرعی سزا وہی ہے جو ایک مرتد کی ہوتی ہے۔

محمد عثمان مہتمم مدرسہ

علماء اہل حدیث

مدرسہ جامع العلوم سعودیہ

۳۱۔ میں مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے حرف بحرف متفق ہوں۔ بلاشک منکر حدیث منکرین رسالت ہیں، چودہری غلام احمد پرویز اور اس کی جماعت کافر ہے ان سے ہر قسم کے تعلقات مثل شادی بیاہ وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اس کی جماعت میں داخل ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر وہ ایمان کی خیر چاہتے ہیں تو فوراً اس سے الگ ہو جائیں۔ بقولہ تعالیٰ **ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار.**

محمد یونس دہلوی ناظم تعلیمات مدرسہ و مفتی۔

۳۲۔ میرے نزدیک منکر حدیث بھی ویسا ہی کافر ہے جیسا کہ منکر قرآن **من فرق بین کتاب اللہ وحدیث رسولہ فھو کافر مضل مبین ھذا مالدی، واللہ اعلم.**

راقم الحروف عبد الجبار، مدرس وخطیب موتی مسجد۔

۳۳۔ جواب مذکور بلا ریب صحیح ہے، پرویز اور اس کے ہم خیال یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(احقر عزیز الرحمٰن عفی عنہ مدرس)

مدرسہ دارالسلام

۳۴۔ الجواب بعون الوہاب۔ قرآن وحدیث دونوں آپس میں لازم ملزوم ہیں دونوں پر ایمان لانا واجب ہے ان میں سے ایک کا منکر بھی کافر ہے۔ پرویز صاحب اکثر صحیحین کی احادیث کی توہین وتحقیر کرتے رہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ صاحب محدث دہلوی کا ارشاد ہے ومن یھون امرھا فھو ضال مبتدع ومتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم الخ

حررہ العاجز ابومحمد عبدالستار غفرلہ الغفار، مہتمم وخطیب مسجد محمدی

۳۵۔ الجواب صحیح۔ احقر عبدالغفار سلفی۔ نائب مفتی مدرسہ

۳۶۔ منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں اس طور پر اُن کا کفر دہرا ہوجاتا ہے۔ حضرت مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔

عبدالخالق رحمانی عفااللہ عنہ، خطیب مسجد صحرا، ماری پور

علماء بریلوی

۳۷۔ محمد عبدالحامد القادری

۳۸۔ حامداً ومصلّیاً ومسلّماً. پرویزی فتنہ اس وقت عظیم فتنہ ہے۔ عبداللہ چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس وقت علماء کرام نے اس فتنہ کو خاک میں ملا دیا، اب پرویز نے پھر اس فتنہ کو پھیلا دیا، اس کے خبیث عقائد کا استنباط جو پیش کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے اس کا کوئی علاقہ نہیں مسلمان اس سے دور رہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے پہلے ہی خبر دے دی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک شخص اپنے تخت پر بیٹھا میری حدیث کا انکار کر رہا ہے، اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ ان سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچائے۔

کتبہ العبد المعتصم بذیل النبی الامی، عمر الیغمی۔

۳۹۔ احقر نے (علماء امت کا متفقہ فتویٰ پرویز کافر ہے) دیکھا، مفتی محمد شفیع صاحب نے جو تحریر فرمایا اس سے احقر کو پورا اتفاق ہے مزید برآں پرویز صاحب نے انکار حدیث بھی کیا ہے اور

آیات بینات میں تلبیس سے بھی کام لیا ہے توڑ مروڑ کر اپنے مفاد کے موافق قرآن کریم کے مضمون صحیح کو غلط جامہ پہنا کر پیش کیا ہے، جس سے ان کے کفر میں کلام نہیں ہوسکتا مذہب اہل سنت کے نزدیک وہ کافر بلکہ کافر گر ہیں لقولہ تعالیٰ ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا، جو چیز ہمارے رسول (ﷺ) دیں اس پر قائم ودائم ہوجاؤ اور جس چیز سے منع فرمادیں اس سے رک جاؤ اس آیت شریفہ میں مولا تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا منصب عالی بیان فرمادیا کہ وہ قانون الٰہی میں مختار من جانب اللہ ہیں ان کا حکم اللہ ہی کا حکم ہے، دوسری جگہ فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی اس نے میری ہی اطاعت کی ہے۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایا وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ہمارے حبیب اپنی جانب سے کوئی بھی کلام نہیں فرماتے، جو فرماتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہوتا ہے اس سے ظاہر ہوگیا کہ قرآن کے علاوہ بھی حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اسی کو اہل علم حدیث کہتے ہیں، جو شخص قرآن اور حدیث کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی رو سے کافر ہے۔ لقولہ تعالیٰ: افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض. کیا تم بعض قرآن کو مانتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو۔ بہرحال پرویز محرف بھی ہے، مفتن بھی ہے، مخرب دین متین بھی ہے، مجدد دین شیطانی بھی ہے۔ مرتد بھی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم.

محمد مظفر احمد غفرلہ دارالافتاء والقضاء، فریئر روڈ، کراچی

۴۰۔ ایسے عقائد رکھنے والا یقیناً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

بقلم قاضی زین العابدین غفرلہ اللہ، مدرس مدرسہ مظہریہ جامع مسجد آرام باغ۔

۴۱۔ پرویزی فتنے نے جو دراصل ارتداد کا علمبردار ہے، دینداروں کے جذبات مذہبی میں جسقدر ٹھیس لگائی ہے اور شیرازہ اتحاد اسلامی کو منتشر کیا ہے اہل دانش وبینش سے پوشیدہ نہیں اس کا انسداد فرض اولیں ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے مامون ومحفوظ رکھے۔

محمد عبدالسلام قادری غفرلہ صدر انجمن امانت الاسلام کراچی۔

علماء شیعہ امامیہ

۴۲۔ پرویز صاحب کے جن عقائد کونقل کیا گیا ہے وہ اسلام کے منافی ہیں اور اس قسم کے عقاید رکھنے والا قطعاً خارج از اسلام ہے۔

سید محمد رضی آل نجم العلماء، بانی و مستقل صدر کل پاکستان حسینی ایجوکیشنل سوسائٹی، کراچی۔

۴۳۔ باسمہ سبحانہ وتعالیٰ۔ محترم پرویز کے بعض حیرت انگیز اقتباسات مجھے سنائے گئے جو کجراہ پر دیو بے زنجیر ہونے کے ساتھ بڑے شد ومد سے گمراہ کن بھی ہیں، اسلامی نظریات ومسلمات کے مخالف ہونے کی وجہ سے مجبوراً اس مجموعہ کو غیر اسلامی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ نیز ماننا پڑتا ہے کہ مقدس اسلام سے محترم کو دور کی بھی نسبت نہیں رہی، اگر اس طرح کی کوئی ایک بات بھی کسی کلمہ گو کی زبان سے نکلے تو اس کے کفر کے ثبوت کیلئے کافی ہے چہ جائیکہ محترم پرویز کے یہاں ایسی باتوں کا انبار موجود ہے۔ اللّٰھم ارزقنا توفیق الطاعة وبعد المعصية.

ناچیز محمد نقی (مجتہد)

۴۴۔ باسمہ سبحانہ پرویز صاحب کے عقائد جو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتے رہتے ہیں ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ایسا انسان یقیناً خارج از سلام ہے اور کفر وارتداد کا مرتکب ہے۔

احقر سید انیس الحسنین ممتاز الافاضل وغیرہ لکھنؤ لکچرر شعبۂ دینیات جناح کالج، ناظم آباد، کراچی، وبانی رضویہ کالونی کراچی، مورخہ ۲۹؍ جولائی ۱۹۶۲ء

۴۵۔ غلام احمد پرویز کے عقائد جہاں تک مجھے معلوم ہوئے اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلامی آڑ میں کوئی نیا دین دنیا میں رائج کرنا چاہتا ہے ایسا شخص قطعاً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ سید ظفر حسن صدر جامعہ امامیہ کراچی

۴۶۔ **باسمہ سبحانہ، لقد اصاب المجیب**

احقر الوری سید شیر علی بخاری، مدرس جامعہ امامیہ کراچی۔

بقیہ علماء کراچی

۴۷۔ عبد الجبار خطیب لال مسجد، بمبئی بازار کراچی

۴۸۔ فقیر اسد القادری، کان اللّٰہ لہ، نیوٹاؤن کراچی۔

۴۹۔ محمد شعیب برمی مسجد کراچی۔

۵۰۔ عبد القیوم قادری، قادری مسجد، کراچی۔

۵۱۔ عبد المقتدر عفی عنہ، صدیقی مسجد، بمبئی بازار کراچی۔

۵۲۔ محمد عبد الحلیم چشتی (فاضل دیوبند)

۵۳۔ محمد سلیم الدین شمسی (فاضل مدرسہ لطفیہ علیگڑھ)

توقیعات علماء سندھ

سجاول ضلع ٹھٹہ

۵۴۔ نور محمد غفرلہ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول ٹھٹہ۔

۵۵۔ محمد یعقوب سابق مدرس مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول

۵۶۔ نور محمد، مہتمم وصدر مدرس، مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول۔

۵۷۔ عبد اللہ، مدرس مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول۔

۵۸۔ انی مع الصالحین، حاجی عبد اللہ ممبر ٹاؤن کمیٹی سجاول۔

۵۹۔ محمود، مدرس وخطیب جامع مسجد سجاول۔

۶۰۔ عبد الغفور ناظم اعلیٰ، نظام العلماء سجاول۔

۶۱۔ محمد عمر سجاول۔

۶۲۔ محمد قاسم سجاول۔

۶۳۔ محمد عثمان عربی ٹیچر ہائی اسکول، سجاول

۶۴۔ حکیم عبد الاحد عثمانی ناظم مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول۔

دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۶۵۔ احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ)

۶۶۔ الجواب صحیح کنت ادخل غلام احمد پرویز فی فرقة الخوارج اولا مثلهم ولکنه جاوز الحد وارتکب الا لحاد والزندقة جهارا کالفرقة الباطنية الملحدة فلاشک فی کفره وزندقته والحاده فالله یهدیه ویصلح باله.

ظفر احمد عثمانی عفاء اللہ عنہ، شیخ الحدیث بدارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ

۶۷۔ ما احسن ما اجاب وجاد الجواب صحیح بلا مرية وهذا الرجل کافر ملحد بلامرية. محمد وجیہ (خادم دارالافتاء والتدریس بدارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار)

۶۸۔ جو عبارات مستفتی نے غلام احمد پرویز کے مسلک کی نقل کی ہیں بلاشبہ قرآن، حدیث اجماع امت کے خلاف دین کی کھلی ہوئی تحریف ہے لہٰذا اس شخص کے کافر، زندیق، مرتد اور ملحد ہونے میں کوئی شبہ از روئے دین اسلام نہیں۔ محمد جمشید علی عفی عنہ مدرس دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سندھ۔

۶۹۔ المجیب مصیب۔ عبدالرحمٰن فرید پوری خادم دارالعلوم ٹنڈو الہ یار۔

۷۰۔ الجواب صواب: وکفر من یعتقد تلک المعتقدات صریح والله اعلم وعلمه اتم واکمل.

محمد لطافت الرحمٰن کان اللہ لہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۷۱۔ الجواب صحیح، مطلوب الرحمٰن عفا عنہ الرحمٰن۔

۷۲۔ الجواب صحیح: استفتاء میں مندرجہ عبارات اور عقائد باطل شریعت اسلامی کی صریح تحریف وتوہین اور استہزاء ہے، ان کا مصنف، اس کے متبعین اور اشاعت کنندگان دائرہ اسلام میں رہنے کے لئے اہل نہیں اور نہ اس کے مسلمان رہنے اوران سے اسلامی تعلقات رکھنے کے لئے کوئی وجہ باقی ہے بلکہ ملت اسلامیہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دین اسلام کے ساتھ اس قسم کا اشتعال انگیز استہزاء اور توہین کرنے والے کو واقعی سزا دے اور اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے اور موجودہ اسٹاک ضبط کر کے ضائع کر دیا جائے۔ وہو الموفق۔

محمد محبوب الٰہی عفی عنہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ، ٹنڈو الہ یار

۷۳۔ احقر محمد عبدالمالک الکاندھلوی غفر اللہ لہ خادم الحدیث دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار۔

علماء شکار پور

۷۴۔ مسٹر پرویز کے طلوع اسلام اور خطوط بنام سلیم قرآنی فیصلے وغیرہ کے مطالعہ سے واضح ہے کہ ان کتب میں جمیع ارکان اسلام وجملہ شعائر دین کی تبدیل وتحریف کی گئی ہے، جس کی بناء پردہ دین جس کے داعی حضرت رسول کریم سیدنا محمد ﷺ ہیں باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ کتب میں مارکس ولینن کی کمیونزم کے قریب قریب ایک تخیلاتی نظریہ کو دجل وفریب سے (دلائل وبراہین سے نہیں) اسلام کا نام پہنا کر کمیونزم کی خوب خدمت کی گئی ہے بنابریں مسٹر پرویز کے دجال وکافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ حررہ الفقیر الی اللہ الجلیل محمد اسمٰعیل العودری الشکارفوری عفی عنہ۔

۷۵۔ محمد فضل اللہ۔ شکار پوری

۷۶۔ الٰہی بخش اعوان۔ شکار پور

۷۷۔ فضل احمد سرہندی۔ شکار پور

۷۸۔ لطف اللہ، شکار پور

۷۹۔ نثار احمد، شکار پور

مدرسہ عربیہ جامع ہاشمیہ قصبہ نور محمد شجراع، شکار پور

ہم سب دستخط کنندگان ذیل آپ کے جوابات سے متفق اور مصدق ہیں جن سے مسٹر پرویز پر کفر ثابت کیا گیا ہے۔

۸۰۔ عبداللہ صدر مدرس مدرسہ ہاشمیہ

۸۱۔ سید عابد شاہ خطیب جامع مسجد، مدرسہ ہاشمیہ

۸۲۔ گل محمد ثانی، مدرس مدرسہ ہاشمیہ

ضلع سکھر

۸۳۔ محمد انور بن مولانا شبیر محمد مہتمم انوار العلوم ضلع سکھر

مدرسہ عربیہ دارالقرآن میٹھر ضلع دادو سندھ

۸۴۔ مسٹر پرویز کی جو عبارات رسالہ ''پرویز کا خط اور اس کا جواب'' میں درج ہیں جن کو دیکھ کر ایک مسلمان یہی کہے گا کہ یہ شخص روسی اشتراکیت کا داعی اور وظیفہ خوار ہے اور اسلامی بنیادی اُصول کا محرف۔ تکفیر اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص ضروریات دین کا منکر یا موؤل بتاویل باطل ہو اور پرویز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، منکر بھی ہے اور محرف و موؤل بھی۔ احقر الانام عبدالمتین غفرلہ ہزاروی دیوبندی نقشبندی، صدر مدرس وشیخ الحدیث مدرسہ عربیہ دارالقرآن میٹھر ضلع دادو سندھ۔

مدرسہ عربیہ دارالعلوم اسلامیہ
اشاعت القرآن ڈگری شہر ضلع تھرپارکر

۸۵۔ مسٹر پرویز اپنی تحریر کردہ معتقدات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں اور علماء ہندوپاک کا متفقہ فتویٰ کفر بجا برموقعہ اور برمحل ہے، ہم فتویٰ مذکور کی روسے اور اپنے مطالعہ کی بنا پر مسٹر پرویز کے کفر پر تصدیقی دستخط کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دُعا ہے کہ رب العزت ہر مسلمان کے ظاہر و باطن، تحریر، تقریر کو خدا کے پیمبر کے تابع بنائے اور اس کو مشعل راہ سمجھیں۔

۸۶۔ الجواب صحیح، حافظ محمد شفیع غفرلہ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ ڈگری۔

۸۷۔ الجواب صحیح۔ عبدالرؤف عفی عنہ صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ ڈگری۔

۸۸ محمد اکرام الحق اختر عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم ہذا۔

۸۹۔ محمد یعقوب عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ہذا۔

۹۰۔ حافظ غلام غوث مدرس مدرسہ ہذا۔

توقیعات علماء بہاولپور

۹۱۔ محمد صادق (مفتی وسابق ناظم اُمور مذہبی ریاست بہاولپور)

۹۲۔ محمد ناظم ندوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بہاولپور)

۹۳۔ غلام مصطفیٰ عفی عنہ (مبلغ ختم نبوت بہاولپور)

۹۴۔ عبداللہ درخواستی (امیر جمعیۃ علماء اسلام)

۹۵۔ عبیداللہ (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

۹۶۔ فاروق احمد (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

علماء احمد پور شرقیہ

مذکورہ بالا شواہد ناقابل انکار حقائق ہیں جن میں مسٹر پرویز اور اس کے ہمنواؤں کے لئے کسی کمزور سے کمزور تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے، ان معتقدات باطلہ اور مزعومات فاسدہ کی بنا پر مسٹر پرویز دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو چکے ہیں اور جو شخص ان عقاید میں مسٹر پرویز کی موافقت کرے گا اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اعاذنا اللہ من الکفر و الضلال.

فقط تاریخ ۵؍محرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۹؍جون ۶۲ء

۹۷۔ مفتی واحد بخش عفی عنہ خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ

۹۸۔ نذیر احمد خطیب مسجد قبہ والی احمد پور شرقیہ

۹۹۔ عبدالرزاق خطیب مسجد اقصیٰ احمد پور شرقیہ

۱۰۰۔ الٰہی بخش مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول احمد پور شرقیہ

۱۰۱۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ خطیب مسجد محمد یعقوب خاں احمد پور شرقیہ

۱۰۲۔ محمد ابراہیم خطیب جامع اہلحدیث احمد پور شرقیہ

۱۰۳۔ محمد موسیٰ خطیب مسجد چبوترہ احمد پور شرقیہ

۱۰۴۔ سید گل حسن عفا اللہ عنہ خطیب مسجد سید غوث شاہ صاحب۔ احمد پور شرقیہ

۱۰۵۔ سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب خطیب مسجد کٹرہ احمد خاں احمد پور شرقیہ

۱۰۶۔ غلام احمد خطیب مسجد عباسیہ احمد پور شرقیہ

۱۰۷۔ محمد صادق صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۰۸۔ عبدالعزیز دوم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۰۹۔ محمد عبداللہ عفی عنہ، مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۱۰۔ عبدالعزیز عفی اللہ عنہ، مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۱۱۔ عبدالرحیم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۱۲۔ فتح الرحمٰن خطیب مسجد اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ

۱۱۳۔ عبدالعلیم امام مسجد عمر احمد پور شرقیہ

۱۱۴۔ خدا بخش عفی عنہ مسجد اسکول والی احمد پور شرقیہ

۱۱۵۔ سعید احمد بیگ خطیب مسجد بہادر شاہ احمد پور شرقیہ

نوٹ: فہرست ہذا میں دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث تینوں کاتب فکر کے علماء شامل ہیں۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

مسٹر غلام احمد پرویز نے اسلام کے بنیادی متفقہ اور مسلمہ اُصول کو جو متواتر اور قطعی ہیں محض اپنی ذاتی رائے سے ٹھکرا کر ایسی جدید تصویر میں تبدیل کر دیا ہے جس کا ماننا قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبها التحية والتسليم کی تکذیب کے ہم پلہ ہے لہٰذا ہم ان کے غیر مشتبہ الفاظ کو جو نظریہ اطاعت رسول، منصب رسالت، مصداق ملائکہ وشیاطین میں لکھے ہوئے ہیں، خلاف عقاید اسلامیہ کفریہ عقائد کہتے ہوئے قائل کو حسب ارشاد خداوندی: **من لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئک هم الکافرون** ''کافر'' کہتے ہیں۔

۱۱۶۔ حررہ خادم الشرع عبدالقدیر عفا اللہ عنہ من المدرسۃ العربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۱۷۔ الجواب صحیح: عبدالواحد ثاقب مدرس مدرسہ ہذا۔

۱۱۸۔ بے شک ہمارے نزدیک پرویز اس فتوی کفر کا مستحق ہے جو ہمارے علماء کرام کثر اللہ امثالہم نے دیا ہے۔ فضل احمد عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔

۱۱۹۔ صدق ما کتب عبداللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۲۰۔ المجیب مصیب، محمد قمر الدین صدر مبلغ مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۲۱۔ الجواب صحیح: محمد قاسم قاسمی مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۲۲۔ الجواب صحیح، مہر محمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۲۳۔ الجواب صحیح: احقر محمد اسلم شاکر۔

۱۲۴۔ الجواب صحیح: احقر بشیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن
ڈونگا بونگا۔ بہاولپور ڈویژن

۱۲۵۔ علماء حق نے پرویز پر کفر کا فتویٰ لگا کر امت کو ایک بڑے خطرہ سے بچایا ہے۔ میں تائید کرتا ہوں کہ علماء اس فتویٰ دینے میں حق بجانب ہیں۔

حررہ فقیر محمد سعید کان اللہ لہ، بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ) صدر عیدگاہ ڈونگا بونگا ضلع بہاولنگر۔

توقیعات علماء پنجاب ملتان

۱۲۶۔ شمس الحق افغانی، صدر وفاق المدارس العربیہ مغربی پاکستان۔

۱۲۷۔ عبداللہ غفرلہٗ مفتی خیر المدارس ملتان۔

۱۲۸۔ خیر محمد مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان۔

۱۲۹۔ محمد علی جالندھری، ناظم مجلس ختم نبوت پاکستان۔ ملتان۔

۱۳۰۔ غلام قادر مہتمم مدرسہ فاروقیہ ملتان۔

۱۳۱۔ محمود عفا اللہ عنہ مفتی وشیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر۔

۱۳۲۔ احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ دعوۃ الحق رجسٹرڈ۔ ملتان۔

۱۳۳۔ عبدالرحمٰن ناظم مدرسہ اسلامیہ غوثیہ ملتان۔

۱۳۴۔ محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہٗ مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔

۱۳۵۔ عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ قصبہ موطل ملتان تحصیل۔

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان

ایسا شخص (مثلاً غلام احمد پرویز) جو محرف دین متین ہے اور متبع غیر سبیل المومنین ہے جس کے کفر پر علماء حق کا اتفاق ہے یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔

۱۳۶۔ محمد عبد الخالق عفی عنہ (مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم و سابق استاد دار العلوم دیوبند)

۱۳۷۔ علی محمد عفی عنہ مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان۔

۱۳۸۔ عبد المجید مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیر والا۔

۱۳۹۔ الجواب صحیح: محمد سرور عفی عنہ مدرس دار العلوم کبیر والا۔

۱۴۰۔ الجواب صحیح: ظہور الحق عفی عنہ مدرس دار العلوم کبیر والا۔

۱۴۱۔ الجواب صحیح: محمد منظور الحق عفی عنہ مدرس دار العلوم کبیر والا۔

خانیوال

۱۴۲۔ دوست محمد غفرلہ، مہتمم مدرسہ جامعہ مدینہ، ریلوے شیڈ، خانیوال۔

منٹگمری

۱۴۳۔ فاضل رشیدی جالندھری، منٹگمری۔

۱۴۴۔ عبداللہ رائے پوری مدرس مدرسہ رشیدیہ، منٹگمری۔

جھنگ

۱۴۵۔ الجواب صحیح: سید صادق حسین غفرلہ۔

مہتمم مدرسۃ العلوم الشرعیہ و خطیب جامع مسجد غلہ منڈی صدر، جھنگ

۱۴۶۔ محمد عبد الحلیم غفرلہ، جامعہ رحیمیہ، جھنگ۔ (صدر خطیب جامع مسجد و ممبر جمہوریہ جھنگ)

چنیوٹ

۱۴۷۔ منظور احمد۔ صدر مدرس جامعہ عربیہ، چنیوٹ۔

اوکاڑہ

۱۴۸۔ دوست محمد مدرس مدرسہ حنفیہ انوریہ، اوکاڑہ

میانوالی

۱۴۹۔ محمد رمضان مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام، میانوالی۔

لاہور

۱۵۰۔ ماکتبہ فی الجواب مولانا البنوری ھو الحق والحق أحق ان یتبع، وما قالہ غلام احمد پرویز کلہٗ باطل و کفر. احمد علی عفی عنہ، لاہور۔

۱۵۱۔ من شک فیہ فقد کفر. فقط

غلام غوث، ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان لاہور۔ علماء مدرسہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

۱۵۲۔ الجواب حق وصواب ونعم الجواب. ملحد مذکور کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل حق اور درست ہے، ملحد مذکور تمام یہود و نصاریٰ سے تحریف الکلم عن مواضعہ میں سبقت لے گیا ہے اور فتوے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کا مستحق ہے۔ والسلام

محمد ادریس۔ کان اللہ لہٗ. شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ

۱۵۳۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ونار اللہ الموقدۃ علی من اتبع الھویٰ

محمد رسول خان. (محدث و مفسر جامعہ اشرفیہ)۔

۱۵۴۔ المجیب مصیب۔ غلام مصطفیٰ۔ کان اللہ لہٗ. مدرس

۱۵۵۔ الجواب صحیح: نور محمد غفرلہٗ مدرس۔

علماء مدرسہ جامعہ مدنیہ نیلا گنبد لاہور

۱۵۶۔ حامد عفی عنہ امیر انجمن جامعہ مدنیہ۔

۱۵۷۔ سید میرک شاہ اندرابی۔ شیخ الحدیث۔

۱۵۸۔ محمد ضیاء الحق کان اللہ لہٗ، مدرس

۱۵۹۔ للہ در المجیب حیث اجاد فیما اجاب. احقر بدر الاسلام عفی عنہ مدرس۔

۱۶۰۔ فاضل مجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔فللہ درہ کریم اللہ غفرلہ مدرس۔

۱۶۱۔ المجیب مصیب احقر محمد اجمل عفی عنہ۔خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ۔

۱۶۲۔ الجواب صحیح: محمد عبدالکریم قاسمی۔

(خطیب جامع گلبرگ و نائب ناظم مدرسہ عربیہ حنفیہ بہاولپور ہاؤس۔لاہور)

۱۶۳۔ فتنہ پرویزیت کے استیصال کیلئے حضرات علماء کرام کی جدوجہد ازبس ضروری ہے۔ انکار حدیث کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔اس فتنہ کا مقابلہ حضرات علماء نے اول فرصت میں کرنا ہے۔ المجیب مصیب فیما قال. حررہ محمد علی خطیب سنہری مسجد لاہور۔

علماء حضرات اہلحدیث لاہور

۱۶۴۔ مذکورہ بالا جوابات سب صحیح ہیں۔میں ان سے پورا متفق ہوں۔

(عبداللہ امرتسری روپری، مفتی)

۱۶۵۔ حافظ عبدالقادر روپڑی، مالک اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور۔

۱۶۶۔ فاضل مجیب نے پرویز کی جن عبارات اور عقاید کا ذکر کیا ہے اور جس طرح اس نے اسلام کے سیزدہ سالہ معتقدات اور مسلمات کی تحریف و تاویل اور استہزاء کیا ہے میرے نزدیک یہ فتنہ باطنیہ اور قرامطہ سے کم نہیں اس نے خود اپنے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رکھی کہ وہ دائرہ اسلام میں رہ سکے۔فاضل مجیب نے للہ درہ جو کچھ اس کے لئے حکم لکھا ہے وہ صحیح ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے فقط۔ (سید محمد داؤد غزنوی صدر مرکزی جمیعت اہلحدیث مغربی پاکستان)

حضرات علماء شیعہ لاہور

۱۶۷۔ باسمہ عز شانہ. جو عقائد غلام احمد پرویز کے بیان کئے گئے ہیں وہ روح اسلامی کے منافی ہیں۔ایسے معتقدات اسلام کے قطعاً خلاف ہیں اور ایسے عقائد کا حامل اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ (جعفر حسین مفتی)

۱۶۸۔ باسمہ سبحانہ۔بعض اقتباسات میں نے سنے جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پرویز اور دیگر اس قسم کے عقائد رکھنے والے حضرات یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(سید صفدر حسین نجفی مدرس جامع المنتظر، لاہور)

۱۶۹۔ باسمہ تعالیٰ۔مذکورہ بالا اقتباسات کو میں نے دیکھا جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے عقائد بیان کئے گئے ہیں یہ خلاف مذہب اسلام ہیں اور میرے نزدیک ایسا شخص ملحد و بے دین ہے اور خارج از اسلام ہے فقط۔ (فدا حسین نجفی پرنسپل جامعہ امامیہ۔لاہور)

☆☆☆☆☆

۱۷۰۔ محمد بہاؤ الحق قاسمی خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور۔

۱۷۱۔ سید محی الدین شارق خطیب جامع مسجد نور، نسبت روڈ۔

۱۷۲۔ سید محمد ضیاء الدین نقشبندی خطیب میرانی ہوہ، لاہور۔

۱۷۳۔ منظور احمد خطیب مزنگ۔

۱۷۴۔ جواب باصواب ہے محمد الیاس غفرلہ خطیب جامع مسجد تبولیان لوہاری منڈی۔

۱۷۵۔ شفاعت احمد عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد قاسمی فیض باغ، لاہور۔

۱۷۶۔ امین الحق عفی عنہ۔خطیب جامع مسجد شیخوپورہ۔

۱۷۷۔ محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور۔

۱۷۸۔ حسن شاہ خطیب جامع مسجد باٹا پور کمپنی، لاہور۔

۱۷۹۔ جواب باصواب ہے محمد حسین خطیب دفتر پی۔ڈبلیو۔ڈی۔

۱۸۰۔ احقر عبید اللہ انور مدیر ہفت روزہ خدام الدین لاہور۔

جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور

۱۸۱۔ ابوالحسین محمد عبدالحلیم قاسمی مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۲۔ ابوسعید محمد عبدالعلیم قاسمی نائب مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۳۔ ابومحمد عبدالرحیم قاسمی ناظم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۴۔ محمد عبدالکریم قاسمی نائب ناظم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۵۔ عبدالرؤف کامل پوری صدر مدرس جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۶۔ عبدالمالک لاہوری، مدرس جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۷۔ حافظ حسین احمد معین المدرسین جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

علماء قصور

غلام احمد پرویز کا کفر اظہر من الشمس ہے، اس میں اب کوئی مزید گفتگو کرنا تحصیل حاصل ہے......اس طرف کے تمام علماء آپ کے ساتھ ہیں سردست یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

۱۸۸۔ مولانا عبدالعزیز صاحب نقشبندی مرتضائی۔

۱۸۹۔ مولانا بشیر احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور۔

۱۹۰۔ مولانا نذر احمد صاحب نقشبندی۔

۱۹۱۔ مولانا سید طالب حسین صاحب خطیب موضع میانوالہ تحصیل قصور۔

۱۹۲۔ مولانا محمد طفیل صاحب۔

۱۹۳۔ مولانا علم دین صاحب۔

۱۹۴۔ مولانا عبدالرسول صاحب۔

۱۹۵۔ مولانا پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب۔

۱۹۶۔ مولانا سید اختر حسین شاہ صاحب۔

۱۹۷۔ (مولانا غلام رسول صاحب گوہر قصوری کے ایک خط سے ماخوذ)

علماء گوجرانوالہ

۱۹۸۔ محمد چراغ صدر مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔

۱۹۹۔ فضل کریم مولوی فاضل، فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد محلہ رتیانوالہ۔

۲۰۰۔ محمد موسیٰ فاضل مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ۔

۲۰۱۔ پرویز کے الحاد میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔ احقر محمد سراج

(فاضل عربی خطیب جامع مسجد بی بلاک گوجرانوالہ)

۲۰۲۔ پرویز کافر ہونے کے علاوہ صحیح فہم انسان بھی نہیں معلوم ہوتا۔

(امان اللہ خاں عفی عنہ صدر مدرس دارالعلوم رحمانیہ شیخوپورہ گیٹ گوجرانوالہ)

۲۰۳۔ احقر شمس الدین ناظم جامعہ صدیقیہ چوک قاضیانوالہ گوجرانوالہ۔

۲۰۴۔ معتمد علماء جو فیصلہ دے چکے ہیں مجھے اس سے بالکلیہ اتفاق ہے۔ احقر العباد عبدالقیم

مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

۲۰۵۔ پرویز اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ عبدالواحد (خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ)

۲۰۶۔ مسٹر غلام احمد پرویز کے کفر کے بارے میں ذرہ بھر تامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جس طرح اس نے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کیں ہیں اور مزید کرنے کا ارادہ ہے وہ کسی باہوش مسلمان سے ہیں ہے غرض یہ کہ اس کا کافر و مرتد ہونا ایک قطعی بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب.

(احقر ابوالزاہد محمد سرفراز مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۱۵/صفر ۱۳۸۲ھ، ۱۸/جولائی ۱۹۶۲ء)

۲۰۷۔ صحیح حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کافر ہے لہٰذا جو فتویٰ منکر حدیث پرویز پر لگایا گیا ہے اس سے مجھے بالکلیہ اتفاق ہے۔

(خلیل الرحمٰن بقلم خود عفی عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ گوجرانوالہ)

۲۰۸۔ نذیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔

۲۰۹۔ محمد صالح مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔

۲۱۰۔ الجواب حق وما ذا بعد الحق الا الضلال، العبد ممتاز احمد تھانوی عفی عنہ

(مدرس وخادم دارالافتاء، مدرسہ عربیہ جامع مسجد گجرات)

۲۱۱۔ ولی اللہ بقلم خود (استاذ الاساتذہ) گجرات۔

۲۱۲۔ عبدالحمید بقلم خود (فاضل دہلوی) ضلع گجرات۔

۲۱۳۔ الجواب صحیح، محمد نذیر اللہ خاں جامع مسجد حیات النبی نزد اڈہ لاریان گجرات

لائل پور

۲۱۴۔ عبدالحمید مہتمم مدرسہ ام المدارس گلبرگ ''ای'' لائل پور۔

۲۱۵۔ عبدالعلی مہتمم مدرسہ انوار القرآن لیبر کالونی، لائل پور۔

۲۱۶۔ دوست محمد خطیب جامع مسجد فاروقیہ پیپلز کالونی، لائل پور۔

۲۱۷۔ محمد رفیق کشمیری غفرلہ صدر مدرس و مفتی دار العلوم ربانیہ، لائل پور۔

۲۱۸۔ سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ، صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لائل پور۔

۲۱۹۔ بندہ محمد شفیع صدر مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم منڈی ماموں کانجن، جامع مسجد ضلع لائل پور۔

مدرسہ دار العلوم فیض محمدی خالد آباد لائل پور

۲۲۰۔ گذارش ہے کہ پرویزی کفریات کے استیصال میں جو کوشش فرمارہے ہیں، اس سے محض مجھ کو ہی اتفاق نہیں بلکہ مدرسہ مذکور کے جمیع مدرسین بھی متفق ہیں، مزید توثیق کیلئے انکے دستخط بھی ذیل میں مذکور ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ عبدالعزیز مہتمم مدرسہ ہذا۔

۲۲۱۔ محمد انور کلیم صدر مدرس۔

۲۲۲۔ عبدالغنی عفی عنہ۔

۲۲۳۔ حافظ تاج محمد۔

۲۲۴۔ نیاز مند بندہ عبدالستار نیازی۔

۲۲۵۔ حافظ عبدالرحمٰن بقلم خود۔

۲۲۶۔ میں پرویز کے سلسلہ میں آپ حضرات سے بالکل متفق ہوں۔

شبیر احمد، دار العلوم فتح دین عبداللہ پور، لائل پور۔

☆☆☆☆☆

۲۲۷۔ منکر حدیث خواہ پرویز ہو یا اور کوئی، کافر ہے، علمائے کرام کی رائے کے مطابق میری بھی رائے ہے۔ خاکسار پردیسی عالمگیر مدرسہ تدریس القرآن والحدیث۔

۲۲۸۔ جوفتوی علمائے کرام نے چودہری غلام احمد پرویز کے عقیدہ کے متعلق شائع کیا ہے اس سے میرا اتفاق ہے۔

(احقر العباد اللہ دتہ عفی عنہ چک نمبر ۲۲۲، ضلع لائل پور)

۲۲۹۔ عبداللہ خطیب چک مذکور ضلع لائل پور۔

۲۳۰۔ میں پرویز کو کافر سمجھتا ہوں۔ (احقر غلام حسین از چک نمبر ۲۲۲، ضلع لائل پور)

سرگودھا

۲۳۱۔ جلیل الرحمٰن، مدینۃ العلوم، سرگودھا۔

۲۳۲۔ الجواب صحیح، محمد عبدالکریم عفی عنہ مظاہری۔

(خطیب جامع مسجد شاہ پور صدر ضلع سرگودھا، مدرسہ دار الہدی، چوکیرہ، ضلع سرگودھا)

۲۳۳۔ مسٹر غلام احمد پرویز پر فتوی کفر محققین علماء اسلام کی طرف سے جو شایع ہوا ہے بندہ و دیگر خدام مدرسہ عربیہ دار الہدی چوکیرہ اس کی صحت کے ساتھ متفق ہیں اور ضروریات دین کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ (العبد الضعیف قطب الدین، مدرس دار الہدی)

۲۳۴۔ احمد شاہ بخاری بقلم خود مدرس۔

۲۳۵۔ الجواب صحیح غلام رسول بقلم خود مدرس۔

۲۳۶۔ مسٹر پرویز محرف قرآن اور منکر ضروریات دین ہے اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، اس کی کتابوں میں بہت سے کفریات میری اپنی نظر سے گذرے ہیں۔

(محمد حسین غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ دار الہدی چوکیرہ، ضلع سرگودھا)

مدرسہ شبیریہ میانی، ضلع سرگودھا

۲۳۷۔ مسٹر پرویز کے کئی رسالے بندہ کی نظر سے گذرے ہیں، یہ اپنے ہمنام غلام احمد قادیانی سے بھی سبقت لے گیا ہے، یہ صرف زبان سے قرآن اور حدیث کا نام لیتا ہے ورنہ در پردہ اس نے ضروریات دین کا انکار کر کے صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک

تمام سلف صالحین کے مسلک کا انکار کر کے ایک نیا دین بنا رکھا ہے...... یہ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور مرتد ہے۔ (احقر الاشی محمد سعید، خطیب میانی ضلع سرگودھا)

۲۳۸۔ الجواب صحیح، رحمت دین، مدرس مدرسہ شبیریہ میانی۔

۲۳۹۔ الجواب بالصواب، غلام حیدر۔

مدرسہ اشرف المدارس، لائل پور

پرویز کے سلسلہ میں جو کچھ جواب لکھا گیا ہے احقر اس سے حرف بحرف متفق ہے۔

۲۴۰۔ الجواب صحیح و حق وما ذا بعد الحق الا الضلال.

(کتبہ ننگ اسلاف عبدالعلیم جالندھری)

۲۴۱۔ محمد یحییٰ فاضل دیوبند مہتمم مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۲۔ غلام محمد بقلم خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۳۔ مہابت خان بقلم خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۴۔ عطاء الرحمٰن بقلم خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۵۔ غلام حسین بقلم خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

ضلع مظفر گڑھ

۲۴۶۔ ہم نے علماء امت کا متفقہ فتویٰ تکفیر چودھری غلام احمد پرویز دیکھا۔ اس فتوی سے ہمیں حرف بحرف اتفاق ہے۔ (عبدالحق بقلم خود از ڈیروالہ شمالی ضلع مظفر گڑھ)

۲۴۷۔ محمد عمر عفی عنہ صدر مدرس و مہتمم مدرسہ احیاء العلوم عیدگاہ، مظفر گڑھ۔

۲۴۸۔ نظام الدین شاہ مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ، مظفر گڑھ۔

۲۴۹۔ محمد صدیق مدرس مدرسہ عربی امداد العلوم محمود کوٹ شہر۔

۲۵۰۔ غلام یٰسین، دار الاہتمام مدرسہ عربیہ محمود الاسلام خان پور بگا شہر۔

محمد کلیم اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ عربی تعلیم القرآن خان گڑھ۔

۲۵۱۔ نعم ما قال، سعید احمد غفرلہ، فاضل دار العلوم دیوبند سکنہ جھگی والہ جتوئی۔

۲۵۲۔ محمد اکرم خطیب و متولی جامع ''دین پناہ'' ضلع مظفر گڑھ۔

۲۵۳۔ احقر بشیر احمد بقلم خود۔

۲۵۴۔ صدر الدین خادم دینی درسگاہ خان گڑھ۔

۲۵۵۔ ابوالحسن خطیب جامع مسجد کوٹ ادو۔

۲۵۶۔ احقر عبدالرحمٰن خطیب کوٹلہ رحم شاہ صاحب۔

۲۵۷۔ غلام نبی (فاضل خیر المدارس) مولوی فاضل ایف اے، سکنہ علاقہ گورمانی مظفر گڑھ

۲۵۸۔ عبدالرحیم عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض العلوم علی پور۔

۲۵۹۔ محمد مسعود صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۶۰۔ محمود الحسن عفی عنہ خطیب جامع مسجد عیدگاہ۔ مظفر گڑھ۔

جہلم

غلام احمد پرویز مدیر طلوع اسلام پر جو علماء اسلام نے کفر کا فتوی صادر فرمایا ہے ہمارا اس سے اتفاق ہے اور اس فتوی کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ حضرات علماء نے اپنے فرض منصبی کو صحیح اور بروقت ادا کیا ہے۔

۲۶۲۔ قاضی عبداللطیف غفرلہ خطیب و مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی، جہلم۔

۲۶۳۔ محمد شریف عامر بقلم خود مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی، جہلم۔

۲۶۴۔ قاضی نصیر احمد بقلم خود مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی، جہلم۔

علمائے کرام نے منکر حدیث غلام احمد پرویز پر اس کی عبارات کی بنا پر جو کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمیں اس سے پورا پورا اتفاق ہے والسلام۔

۲۶۵۔ احقر مظہر حسین غفرلہ، مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

۲۶۶۔ الجواب صحیح، بدر عالم مدرس مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع، جہلم۔

سیالکوٹ

۲۶۷۔ الجواب حق لاریب فیہ. بشیر احمد خطیب جامع مسجد و ناظم مدرسہ تعلیم القرآن سرور ضلع سیالکوٹ۔

کیمبلپور

۲۶۸۔ فضل الرحمٰن کان اللہ لہٗ ساکن بہبودی۔

۲۶۹۔ مسکین نصیر الدین شیخ الحدیث غورغشتی۔

۲۷۰۔ الجواب صحیح و صواب، بندہ عبدالرحمٰن غفرلہ۔

(سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور، یوپی)

۲۷۱۔ نور محمد۔ (مہتمم و صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہوالی براستہ چھپ، ضلع کیمبلپور)

۲۷۲۔ صوفی عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہوالی براستہ چھپ، ضلع کیمبلپور)

راولپنڈی

دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار

۲۷۳۔ جو اقتباسات صورت سوال میں مندرج ہیں اور بنا بریں جو جواب تحریر کیا گیا ہے صحیح ہے۔ عبدالرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔

۲۷۴۔ غلام اللہ خان۔ (مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۵۔ محمد انور غفرلہ۔ (مدرس دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۶۔ احقر اللہ بخش قریشی۔ (مدرس دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۷۔ الجواب صحیح، وما ذا بعد الحق الا الضلال.

(احقر محمد یٰسین خاں مدرسہ دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۸۔ عبدالشکور غفرلہ۔ (مدرس دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۹۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ مثلاً عدم وجوب اتباع رسول ﷺ۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے جو شخص پرویز کے عقائد باطلہ میں اس کا ہمنوا ہو یا ان کی تحسین کرے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(احقر الانام سید احمد سجاد بخاری فاضل دیوبند و لکھنؤ، مدیر ماہنامہ تعلیم القرآن، دار العلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی)

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ درکشالی محلّہ

۲۸۰۔ عبدالحنان مہتمم مدرسہ۔

۲۸۱۔ الجواب صحیح، احقر محمد امین کان اللہ لہ، خطیب و مدرس۔

۲۸۲۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب. ولی اللہ قریشی، مدرس مدرسہ

☆☆☆☆☆

۲۸۳۔ سید الرحمٰن خطیب جامعہ اشرفیہ دھوزی روڈ، راولپنڈی صدر۔

۲۸۴۔ احقر عبدالہادی، مدرس تعلیم القرآن۔

۲۸۵۔ فضل الحق بقلم خود خطیب مسجد گنج منڈی، راولپنڈی۔

۲۸۶۔ الجواب حق وماذا بعد الحق الضلال. عبدالستار

(خطیب جامع مسجد، چوک نیا بازار)

۲۸۷۔ محمد عبدالمالک مدرس مدرسہ فرقانیہ مدینہ۔ محلّہ کرتار پورہ۔

۲۸۸۔ عبدالحکیم خطیب و مہتمم مدرس مدرسہ فرقانیہ مدنیہ۔ محلّہ کرتارپورہ۔

۲۸۹۔ سنت رسول کریم کو بعد قرآن کریم کا درجہ حاصل ہے، اور اس میں شک کفر والحاد ہے، فالجواب اصح بلا ارتیاب.

۲۹۰۔ محمد عبدالحیٰ سابق صدر جمعیت العلماء راولپنڈی و خطیب جامع مسجد محلّہ امام باڑہ۔

۲۹۱۔ ماقال المجیب فھو صحیح. عبدالہادی مسجد شہان، راولپنڈی۔

علماء بریلوی

۲۹۲۔ فاضل مجیب نے جو تنقیحات بعد از اقتباسات کی ہیں ان کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسے غلط عقیدہ والے شخص کے کفر میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ اُمیدوار رحمت ابوالخیر حسین الدین غفرلہ۔ (خطیب مسجد سبزی منڈی)

۲۹۳۔ اسلام میں کتاب اللہ کے بعد کلام رسول (حدیث) کا درجہ ہے۔ انکار حدیث فی الحقیقت انکار کتاب اللہ ہے، حدیث کے بغیر قرآن مجید کا وجود محال ہے۔ قرآن مجید کے معانی صرف حدیث میں پائے جاتے ہیں۔ اگر حدیث کو چھوڑ دیا جائے تو قرآن کے معانی مفقود ہو جائیں گے ہر شخص ہر زمانے میں الفاظ قرآن کے معانی اپنے اپنے خیال کے مطابق کرنے لگے گا۔ ایسی صورت میں قرآن کریم کا عدم و وجود برابر ہو کر رہ جائے گا، لہٰذا حدیث کا ماننا ضروری ہے انکار کفر ہے۔ (محمد اسرار الحق مہتمم و بانی مدرسہ اسرار العلوم حنفیہ، مری روڈ، راولپنڈی)

علماء اہل حدیث راولپنڈی

۲۹۴۔ ہر دین اور مذہب کے کچھ اُصول ہوتے ہیں جن کو مان کر انسان اس مذہب میں رہ سکتا ہے اور اگر ان اُصولوں سے منحرف ہو جائے تو وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے اور خروج کو کفر کہتے ہیں۔ غلام احمد پرویز نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے اور اپنی تحریروں میں اس نے اصول دین سے انحراف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے سنت کے دین ہونے سے انکار کر کے منکر رسالت ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا ہے، اسی طرح ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کا بھی وہ انکاری ہے، ان سب چیزوں کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ تاویلیں نہیں بلکہ تحریفیں ہیں اس لئے غلام احمد پرویز قطعاً خارج از اسلام ہے اس کے کفر میں شبہ کرنے والا یا تو اس کی تحریروں سے ناواقف ہے یا اسی طرح کا کافر۔

(حافظ محمد اسمٰعیل ذبیح۔ خطیب جامع مسجد اہل حدیث، راولپنڈی شہر)

ہزارہ

۲۹۵۔ امیر سرحدی۔ عقیل مانسہرہ، ضلع ہزارہ۔

۲۹۶۔ الجواب صحیح والمخالف فضیح، خویدم الاساتذہ خلیل الرحمٰن عفا اللہ عنہ

(مہتمم و مفتی) مدرسہ عربیہ احمد المدارس سکندر پور۔ ہری پور)

۲۹۷۔ محمد ہمایوں۔ مدرس مدرسہ عربیہ احمد المدارس، سکندر پور، ہری پور۔

۲۹۸۔ عبدالقیوم نائب مفتی ہزارہ وخطیب جامع مسجد چوک، ہری پور۔

۲۹۹۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب۔

(محمد عبداللہ خطیب جامع مسجد اہلحدیث، محلہ تیلیاں، ہری پور)

۳۰۰۔ رفیع اللہ فاضل مدرسہ فتح پوری دہلی، ہزارہ۔

ایبٹ آباد، ہزارہ

۳۰۱۔ میرے نزدیک پرویز اسلام سے خارج ہے۔

(محمد اسحٰق مفتی ہزارہ وخطیب جامع مسجد ایبٹ آباد)

۳۰۲۔ زاہد الحسینی لیکچرر شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج، ایبٹ آباد۔

۳۰۳۔ شفیق الرحمٰن خطیب جامع مسجد کیال ایبٹ آباد۔

۳۰۴۔ قاضی جن پیر خطیب جامع مسجد مرکزی ریلوے اسٹیشن حویلیاں۔

۳۰۵۔ حافظ فضل الرحمٰن خطیب جامع مسجد دور لنگرہ، حویلیاں۔

توقیعات علماء سرحد

دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

۳۰۶۔ عبدالحق۔ مہتمم دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۰۷۔ عبدالحلیم عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۰۸۔ عبدالغنی عفی عنہٗ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۰۹۔ محمد علی عفی عنہٗ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۰۔ محمد شفیع اللہ عفی عنہٗ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۱۔ شیر علی شاہ عفی عنہٗ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۲۔ قاری انوارالدین غفرلہٗ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۳۔ سمیع اللہ غفرلہٗ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

۳۱۴۔ محمد یوسف کان اللہ لہٗ۔ مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۵۔ المجیب مصیب، محمد فہیم۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۶۔ محمد فرید غفرلہٗ۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۷۔ جواب بالکل صحیح ہے۔ عبدالقیوم عفی عنہٗ۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۸۔ عبدالاحد۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۹۔ فضل محمود۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۲۰۔ مجیب نے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔

(قاضی حبیب الرحمٰن فاضل دیوبند اکوڑہ خٹک)

پشاور

۳۲۱۔ محمد ایوب غفرلہٗ۔ مہتمم دارالعلوم سرحد پشاور شہر۔

۳۲۲۔ عبدالقیوم پوپلزی۔ مفتی پشاور شہر۔

۳۲۳۔ حمید اللہ جان کتوزی۔ ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور۔

۳۲۴۔ عزیز الرحمٰن کان اللہ لہٗ۔

(فاضل دیوبند) امیر نظام العلماء ضلع پشاور و مہتمم مدرسہ جامعہ رحیمیہ ڈھکی۔

۳۲۵۔ شمس الحق مقام رنگی، تحصیل و ضلع پشاور۔

۳۲۶۔ محمد حسین خطیب علاقہ گنج پشاور شہر۔

۳۲۷۔ عبدالسلام۔ ضلع پشاور۔

۳۲۸۔ عبدالرشید غفرلہ رنگی۔ ضلع پشاور۔

زیارت کا کا صاحب

۳۲۹۔ پرویز میں اور گذشتہ زنادقہ میں بڑا فرق ہے، بہ سبیل تمثیل باطنیہ نے الحاد و زندقہ کو رائج کرنے میں الفاظ آڑ لیتے تھے مثلاً اُنہوں نے صوم کو کتھان کے معنی میں لیا، صلوۃ و زکوۃ کے معنی محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ کے لئے، طہارت سے مراد طہارت قلب لی وغیر ذلک کیونکہ ان کو عربی جاننے والوں سے واسطہ تھا تو تلبیس کے بغیر گمراہ کرنا مشکل تھا مگر پرویز تحریف قرآن کے سلسلہ میں اس محنت سے بے نیاز ہے اور اپنی دیدہ دلیری سے لوگوں کو بالکل جاہل سمجھ کر احمق بنانا چاہتا ہے۔ پرویز کی تحریفات کی مثال بالکل ایسی ہے جس طرح کوئی جمل (اونٹ) کے معنی مرغی، جبل (پہاڑ) کے معنی پانی بتلائے۔

اسی طرح پرویز اور قادیانی میں بڑا فرق ہے، قادیانی نے مریم رضی اللہ عنہا کی منصوص عصمت کا انکار کیا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نا گفتنی کہا، ختم نبوت کا انکار کیا، نبوت کا دعویٰ کیا اور اس طرح کی دوسری باتیں کہیں مگر خدا کے وجود کا انکار، فرشتوں کا انکار، صوم و صلوٰۃ کا انکار حج کا انکار، عبادت کا انکار، اطاعت خدا اور رسول سے انکار الغرض جملہ ضروریات دین و شعائر اسلام کا وہ بھی انکار نہ کر سکا۔ ضروریات دین کا انکار وہ بھی ڈنکے کی چوٹ اس بطل الحاد کا کارنامہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو جو کروڑوں باشندگان ملک کے مذہب اور دین سے کھیلتا ہے اور لاکھوں مخلوق کی دل آزاری کا مرتکب ہے کیفر کردار تک پہنچاوے وما علی الرسول الا البلاغ. محمد عبدالحق (نافع) زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۰۔ محمد عبدالرب، زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۱۔ احقر حکمت شاہ کاکا خیل، ایم اے (فاضل دیوبند)

۳۳۲۔ انوار الحق زیارت کاکا صاحب۔

۳۳۳۔ الجواب سدید، عبدالشہید عفی عنہ (فاضل دیوبند) زیارت کاکا صاحب۔

۳۳۴۔ قاری حکیم اللہ۔ زیارت کاکا صاحب۔

۳۳۵۔ خادم الشرع الشریف عصمت اللہ (قاضی) زیارت کاکا صاحب۔

۳۳۶۔ حافظ ارشاد الدین۔ زیارت کاکا صاحب۔

۳۳۷۔ خلیل گل کاکا خیل (فاضل خیر المدارس) زیارت کاکا صاحب۔

۳۳۸۔ میاں گل عفی عنہ (فاضل دیوبند) خطیب دربند۔ زیارت کاکا صاحب۔

نوشہرہ

۳۳۹۔ محمد مجاہد خاں الحسینی (فاضل دیوبند) نوشہرہ کلاں۔

۳۴۰۔ الجواب صواب، قاضی عبدالسلام عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد نوشہرہ۔

کوہاٹ

۳۴۱۔ احمد حسین۔ سابق مہتمم دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۲۔ حبیب گل صدر مجلس شوریٰ دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۳۔ فدوی محمد امین گل شیخ الحدیث، دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۴۔ محمود شاہ۔ نائب صدر مدرس دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۵۔ بندہ محمد فضل مولیٰ غفرلہ، ساکن کوٹ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۶۔ عبدالباری ساکن کنوزی ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۷۔ محمد یوسف۔ بہادر خیل ضلع کوہاٹ

مردان

۳۴۸۔ سید گل بادشاہ امیر نظام العلماء سرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۴۹۔ لطف الرحمٰن (فاضل دیوبند) سرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۵۰۔ عبدالرحمٰن سرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۵۱۔ عنایت اللہ سرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۵۲۔ پیر مبارک شاہ (فاضل دیوبند) قاضی مردان و ناظم نظام العلماء سرحد۔

۳۵۳۔ محمد عبدالحنان عفی عنہ، جہانگیرہ، ضلع مردان۔

۳۵۴۔ سید الابرار عفی عنہ (فاضل دیوبند) خواجہ گنج ہوتی مردان۔

۳۵۵۔ صاحب حق عبدالخالق قاضی گڑھی کپورہ، ضلع مردان۔

۳۵۶۔ صاحب حق سیف الرحمٰن شہباز گڑھ، ضلع مردان۔

۳۵۷۔ لطف الرحمٰن۔ شہباز گڑھ، ضلع مردان۔

۳۵۸۔ الجواب صحیح، عبدالباری بقلم خود۔ مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۵۹۔ عبدالہادی۔ شاہ منصور ضلع مردان۔

۳۶۰۔ اصاب من اجاب ملاکوکا بقلم خود شاہ منصور ضلع مردان۔

۳۶۱۔ اصاب من اجاب محمد زاہد مدرس دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۲۔ عبدالرزاق مہتمم دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۳۔ حافظ محمد ایوب، ہوتی یار، دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۴۔ عبدالقدوس غفرلہ بالا گڑھی، دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۵۔ فدوی عبداللہ جان۔ جلالیہ، ضلع اٹک۔

۳۶۶۔ محمد عبدالقیوم۔ جلالیہ، ضلع اٹک۔

۳۶۷۔ الجواب صحیح و کفر پرویز صریح۔ بندہ فضل حق ممتاز عفی عنہ۔
(ناظم اعلیٰ، مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہ منصور تحصیل صوابی ضلع مردان)

۳۶۸۔ قاضی نور الرحمٰن طوروی عفی عنہ، خطیب جامع مسجد ہوتی بازار ہوتی ضلع مردان۔

مدرسہ عربیہ شیر گڈھ ضلع مردان

۳۶۹۔ بندہ کے نزدیک مسٹر پرویز قطعاً کافر ہے۔

(محمد عنایت الرحمٰن خادم تدریس مدرسہ عربیہ شیر گڈھ، ضلع مردان)

۳۷۰۔ بندہ احمد عفی عنہ مہتمم دار العلوم، شیر گڈھ، ضلع مردان۔

۳۷۱۔ محمد عمر خاں۔ مدرس دار العلوم، شیر گڈھ، ضلع مردان۔

۳۷۲۔ حبیب اللہ۔ مدرس دار العلوم، شیر گڈھ، ضلع مردان۔

۳۷۳۔ محمد اکبر خاں۔ مدرس دار العلوم، شیر گڈھ، ضلع مردان۔

۳۷۴۔ سلطان محمد۔ مدرس دار العلوم، شیر گڈھ، ضلع مردان۔

ڈیرہ غازی خاں

۳۷۵۔ محمد عبد الحق غفرلہ۔ (امیر نظام العلماء، ڈیرہ غازی خاں وخطیب جامع مسجد)

۳۷۶۔ فیض اللہ خاں۔ ٹانک۔

۳۷۷۔ علاء الدین غفرلہ۔ (مہتمم دار العلوم نعمانیہ وخطیب جامع مسجد قدیمی، ڈیرہ غازی خان)

۳۷۸۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسٹر مذکور بوجہ تحریف قرآن مجید اور انکار حدیث نبی علیہ السلام واجماع ائمہ عظام بے شک اسلام سے خارج اور بلاشبہ کافر و مرتد ہے۔ عبید اللہ عفی عنہ۔

(مہتمم دار العلوم عبیدیہ وصدر اہل سنت ومفتی ڈیرہ غازی خان)

۳۷۹۔ الجواب صواب بلا ارتیاب۔ قادر بخش مدرس دار العلوم عبیدیہ ڈیرہ غازی خان۔

۳۸۰۔ المجیب مصیب۔ شمس الدین عفی عنہ نائب مفتی ڈیرہ غازی خان۔

ڈیرہ اسماعیل خان

۳۸۱۔ عبد الکریم عفی عنہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی، ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

لکی مروت، ضلع بنوں

۳۸۲۔ فضل احمد غفرلہ، صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں۔

۳۸۳۔ طلوع اسلام وغیرہ کی عبارات نظر سے گذریں، یقیناً ایسے عقیدہ والا شخص جو بھی ہو وہ شرع محمدی میں کافر ہے، ایسے عقائد شرع محمدی کے منافی ہیں اور ایسے عقائد والا جو تائب نہ ہو چاہے غلام احمد پرویز ہو یا کہ غیر دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلم سمجھنا ناجائز ہے۔

حررہ العبد الضعیف خان گل۔ (ساکن دولت خیل مہتمم مدرسہ حزب الاحناف لکی مروت ضلع بنوں)

۳۸۴۔ المجیب مصیب، سکندر خاں بقلم خود۔

۳۸۵۔ ایں جواب باصواب است، بندہ جمعہ خاں بقلم خود نائب صدر مدرسہ مذکورہ۔

۳۸۶۔ بیشک ویقیناً ایں جواب درحق کفر غلام احمد پرویز صحیح است۔

(بندہ محمد خاں اول مدرس مدرسہ حزب الاحناف)

۳۸۷۔ سکندر خاں۔ (تحصیل لکی ضلع بنوں)

چارسدہ

۳۸۸۔ واضح اور لائح ہے کہ پرویز کے متعلق علماء امت محمدیہ (ﷺ) کا متفقہ فتویٰ جن کے کفریات صفحہ ۲۲ سے صفحہ ۲۹ تک مشت نمونہ خروار ہیں بالکل صحیح و درست ہے بلکہ جس کو اس حکم کے متعلق بعد فہم استفتاء اور جواب شک اور تردد باقی رہے وہ بھی عقائد دین اسلام سے خارج ہے۔

(حررہ مولوی رحمان الدین حنفی نقشبندی، مجددی پڑانگ، تحصیل چارسدہ)

۳۸۹۔ الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد فقد طالعت جل تاليفات المومى اليه وجدته مجنونا افظع الجنون قبل ان يكون مارقا من الدين لانه حرف نصوص الشرعية القطعية وجحد و اوّل ضروريات الدين صرح الكفر البواح كما قيل.

وابان عن كفر ينوع بعصبة ویبوءُ بالا غلال والاصفار

(وانا عبد العاصی عبد الرؤف الترناوی شیخ الحدیث دار العلوم چارسدہ)

۳۹۰۔ عبدالغفور عفی عنہ۔ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۱۔ بندہ عنایت اللہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۲۔ محمد حسین عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۳۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ۔ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۴۔ میاں محمد شفیع غفرلہ۔ (فاضل دیوبند) نائب مہتمم وناظم تعلیمات۔ دارالعلوم اسلامیہ، چارسدہ۔

۳۹۵۔ البرویز المعهود رجل اضلّه اللّٰه علی علم، فمن یهدیه بعد اللّٰه.

کتبہ الاحقر ابوالحسن، مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۶۔ بندہ محمد مطلع الانوار غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۳۹۷۔ جنت گل عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۳۹۸۔ قمر زماں عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۳۹۹۔ احمد علی ساکن اتمان زئی۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۴۰۰۔ فضل عظیم عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۴۰۱۔ محمد کریم غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۴۰۲۔ فضل دین۔ بقلم خود مدرس دارالعلوم رحمانیہ پڑانگ تحصیل چارسدہ۔

۴۰۳۔ جنت میر۔ خطیب مسجد شوگر ملز چارسدہ۔

۴۰۴۔ محمد اللہ عفی عنہ۔ بقلم خود چارسدہ۔

۴۰۵۔ محمد حسن جان۔ پڑانگ تحصیل چارسدہ۔

۴۰۶۔ الاحوج الی فیض ربه الجلیل محمد عبدالجلیل چارسدہ۔

۴۰۷۔ فضل الحکم۔ چھوٹا بازار، جامع مسجد پڑانگ، تحصیل چارسدہ۔

۴۰۸۔ حکیم حافظ محمد اسماعیل سابق مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن، پڑانگ چارسدہ۔

۴۰۹۔ المجیب مصیب وهو الحق الصریح مولوی فضل صمدانی، چارسدہ۔

۴۱۰۔ فضل واحد۔ مہتمم مدرسہ رحمانیہ ڈھکی، چارسدہ۔

۴۱۱۔ الجواب المذکور الذی فی حق غلام احمد پرویز بانه زندیق وملحد صحیح لاریب فیه وهو الذی اتخذ الهه هواء واخلد الی الارض فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکه یلهث. فاللّٰه جل ذکره هدانی وهداه اللّٰه وسائر المسلمین.

محمد منیر عفی عنہٗ۔ مدرس دارالعلوم عربیہ، رجڑ، چارسدہ۔

(مدرس دارالعلوم عربیہ، ترنگزئی، چارسدہ)

۴۱۲۔ غلام سرور۔

۴۱۳۔ شاہزادہ صاحب۔ (صدر مدرس دارالعلوم عربیہ، ترنگزئی، چارسدہ)

۴۱۴۔ محمد حسن۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، ترنگزئی، چارسدہ)

۴۱۵۔ عبدالحمید۔ (عمرزئی، چارسدہ)

۴۱۶۔ فضل قدوس۔ (صدر و مدرس، تنگی، چارسدہ)

۴۱۷۔ الجواب حق و الحق احق ان یتبع بنده قاضی ابو السعید الحاج.

(رجڑ، چارسدہ)

۴۱۸۔ سعید الحق غفرلہٗ۔ (مدرس رجڑ، چارسدہ)

۴۱۹۔ بندہ محمد اسرائیل فاضل حقانیہ عفی عنہٗ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)

۴۲۰۔ عبدالغفار فاضل حقانیہ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)

۴۲۱۔ سید رحمت گل عفی عنہٗ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)

۴۲۲۔ عبدالرزاق۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)

۴۲۳۔ عبدالوارث۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)

۴۲۴۔ عبدالرب۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)

۴۲۵۔ بندہ غلام نبی۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)

۴۲۶۔ صبیح الدین۔ (مہتمم دارالعلوم عربیہ، رجڑ، تحصیل چارسدہ)

۴۲۷۔ گل فقیر۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، رجڑ، تحصیل چارسدہ)

۴۲۸۔ غلام سرور۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، رجڑ، تحصیل چارسدہ)

۴۲۹۔ عبدالحق۔ (فاضل دیوبند) (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)

۴۳۰۔ اسرارالدین۔ (فاضل دیوبند) (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)

۴۳۱۔ سمیع الحق۔ (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)

۴۳۲۔ شیر علی عفی عنہ۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۳۳۔ روح الامین غفرلہ۔ (مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی، چارسدہ)

۴۳۴۔ صاحبزادہ محمد رفیق۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۳۵۔ عنایت اللہ خاں۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۳۶۔ احمد جان۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۳۷۔ عبدالخالق۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۳۸۔ فضل۔ (مدرس تعلیم القرآن، عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۳۹۔ میراگل سجادہ نشین حاجی محمد امین مرحوم۔ (مجاہدآباد، تحصیل چارسدہ)

۴۴۰۔ عبدالحلیم شاہ ناظم اعلیٰ جماعت ناجیہ صالحہ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۴۱۔ عبدالصمد۔ (خطیب جامع مسجد چند، تحصیل چارسدہ)

۴۴۲۔ صاحبزادہ عبدالباری (فاضل دیوبند) (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۴۳۔ عبدالرحیم۔ (مدرس دارالعلوم، عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۴۴۔ مرزا علی۔ (مدرس دارالعلوم، عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۴۵۔ فضل منان۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۴۶۔ حبیب الرحمٰن۔ (فاضل دیوبند) (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۴۴۷۔ عبدالقدوس۔ (فاضل اسلامیہ چارسدہ، موضع لیٹر پاؤ، تحصیل چارسدہ)

۴۴۸۔ بندہ کابل استاد۔ (سیر پاؤ، تحصیل چارسدہ)

۴۴۹۔ بندہ نورالحسین۔ (ناظم تعلیمات ومدرس جامعہ اسلامیہ تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۰۔ مسکین عبدالرؤف۔ (مدرس جامعہ اسلامیہ تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۱۔ نورالحق۔ (خطیب جامع مسجد کاکاخیلاں، تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۲۔ محفوظ اللہ۔ (تنگی نصرت زئی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۳۔ عبدالعظیم مسجد خلیل الرحمٰن بادشاہ صاحب۔ (تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۴۔ محمد حبیب اللہ عفی عنہ۔ (جامعہ اسلامیہ، تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۵۔ بندہ زبیر گل۔ (مدرسہ دارالعلوم، تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۶۔ محمد امین۔ (ناظم جامعہ اسلامیہ، تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۷۔ رحمت اللہ جان۔ (مدرس جامعہ اسلامیہ، تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۸۔ محمد اکبر۔ (خطیب مسجد خان صاحب، تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۹۔ عبدالقدوس۔ (خطیب مسجد خان بہادر، تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۶۰۔ غلام محمد۔ (خطیب زادگان، تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۶۱۔ فضل مولیٰ۔ (خطیب مسجد فاتح خیل، تنگی، چارسدہ)

۴۶۲۔ فضل جلیل۔ (خطیب خواجہ خیل، تنگی، چارسدہ)

۴۶۳۔ محمد زکریا۔ (ساکن نواکلی، تنگی، چارسدہ)

۴۶۴۔ عبدالجمیل۔ (خطیب مسجد خواجہ خیل، تنگی، چارسدہ)

۴۶۵۔ خلیل الرحمٰن۔ (ناظم جمعیۃ العلماء، تنگی، چارسدہ)

۴۶۶۔ محمد سعید۔ (فاضل دارالعلوم، تنگی، چارسدہ)

دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی چارسدہ

۴۶۷۔ محمد اسرائیل۔ (مہتمم دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۶۸۔ روح اللہ عفی عنہ۔ (ناظم اعلیٰ دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۶۹۔ عبدالجلیل۔ (صدر ومدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۰۔ خلیل الرحمٰن۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۱۔ عبدالمنان عفا اللہ عنہ۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۲۔ عبدالسلام۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۳۔ عبدالباری۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۴۔ حبیب الرحمٰن۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۵۔ عبدالحنان۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۶۔ محمد فاضل۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۷۔ سمیع الحق۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

توقیعات علماء بلوچستان، کوئٹہ

۴۷۸۔ مسٹر غلام احمد پرویز کی کفریات اور عقاید باطلہ روزِ روشن کی طرح سامنے آچکے ہیں، جس کے بعد اس کے کفر میں شک وشبہ کی اب ذرہ برابر گنجائش نہیں رہی، ضروریات دین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الف، الف تحیۃ وسلام سے انکار اور خرافات صاف بتارہے ہیں کہ پرویز دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس بارے میں علمائے امت کے متفقہ فتوی سے ہم پورا پورا اتفاق کرتے ہیں۔ (عرض محمد مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۷۹۔ محمد جان غفرلہ۔ (صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۰۔ محمد ابوبکر غفرلہ۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۱۔ محمد عبدالحیٔ۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۲۔ محمد اشرف۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۳۔ عبدالقادر۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۴۔ احقر عبدالرحمٰن الکاشمیری۔

(مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۵۔ مفتی محمد امین اچکزئی (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۶۔ مفتی محمود حسن غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ اسلامیہ نزد عیدگاہ، ریلوے کالونی)

۴۸۷۔ بندہ عبدالشکور۔ (خطیب جامع مسجد کوئٹہ)

۴۸۸۔ نورالنبی۔ (خطیب جامع مسجد مارکیٹ، کوئٹہ)

۴۸۹۔ قاری غلام النبی۔ (صدر و مدرس مدرسہ تجوید القرآن، توغی روڈ کوئٹہ)

☆☆☆☆☆

۴۹۰۔ کتابچہ متفقہ فتوی جس میں تقریباً پانصد علماء کے دستخط وتصدیقات ہیں، ان حوالوں کے مطابق اس قسم کے عقائد رکھنے والا، غلام احمد پرویز وغیرہ جو بھی ہوں دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتے۔ (عبدالغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شالار، کوئٹہ)

۴۹۱۔ بندہ محمد منیر الدین عفی عنہ۔ (خطیب سنہری مسجد، کوئٹہ)

۴۹۲۔ حبیب الرحمٰن غفرلہ۔ (مدرس مدرسہ فیض الاسلام، کوئٹہ)

۴۹۳۔ محمد عبداللہ اجمیری کان اللہ لہٗ۔

(استاذ الاساتذہ وشیخ المعقول والریاضی، صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم، شالار کوئٹہ)

۴۹۴۔ بندہ نور محمد۔ (مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالار و پیش امام مسجد کباری، مارکیٹ اسلام آباد کوئٹہ)

۴۹۵۔ عبدالعزیز۔ (مہتمم مدرسہ دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۶۔ دوست محمد۔ (صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۷۔ محمد عارف چشموی عفی عنہ۔ (مدرس دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۸۔ جلال الدین غوری۔ (مدرس دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۹۔ اختر محمد عفی عنہ۔ (مدرس دارالرشاد، کوئٹہ)

☆☆☆☆☆

مستونگ قلات ڈویژن

۵۰۰۔ غلام احمد پرویز کے جو عقائد باطلہ منظر عام پر آ گئے ہیں ان کے پیش نظر وہ بلاشبہ کافر

ہے اور جو بھی ایسے عقاید باطلہ رکھتے ہوں وہ بھی کافر خواہ کسے باشد احقر العباد عبد الغفور عفی عنہ
(مہتمم مدرسہ اسلامیہ حفظ قرآن مستونگ)

۵۰۱۔ خیر محمد عفی عنہ۔

۵۰۲۔ عبد الخالق عفی عنہ۔

۵۰۳۔ گل محمد غفرلہ۔ (مدرسہ حفظ القرآن، مستونگ)

۵۰۴۔ احقر العباد امام الدین۔ (ساکن مستونگ)

۵۰۵۔ عبد الصمد سر بازاری۔ (سابق قاضی القضاۃ ریاست قلات)

۵۰۶۔ احقر نور حبیب۔ (امام مسجد بازار قلات)

۵۰۷۔ صالح محمد۔ (مدرسہ جمالیہ، نوشکی)

۵۰۸۔ محمد صدیق۔ (مدرسہ مفتاح العلوم)

۵۰۹۔ احقر محمد یعقوب غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ، گرگینہ، تحصیل مستونگ)

۵۱۰۔ عبد الحلیم عفی عنہ۔

۵۱۱۔ عبد الرؤف۔ (از علمائے سوات)

توقیعات علماء مکران

۵۱۲۔ رحمت اللہ کان اللہ لہٗ۔ (مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم، سوردو پنجگور، ضلع مکران)

۵۱۳۔ محمد عثمان۔ (صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم، سوردو پنجگور، ضلع مکران)

۵۱۴۔ عبد الجلیل کان اللہ لہ۔ (مدرس مدرسہ مفتاح العلوم سوردو پنجگور مکران)

۵۱۵۔ غلام احمد پرویز اپنے عقاید باطلہ کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

احقر العباد غلام مصطفیٰ (قاضی)

۵۱۶۔ غلام احمد کے اعتقادات کفریات سے ہیں۔ (برکت اللہ)

۵۱۷۔ عبد الرحمٰن قاضی۔ (پنجگور)

۵۱۸۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگانا برحق ہے۔
(احقر العباد محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ منبع العلوم پنجگور)

۵۱۹۔ غلام احمد پرویز کافر ہے۔ (احمد اللہ غفرلہٗ)

۵۲۰۔ عبد الحمید۔ (پنجگور، ضلع مکران)

۵۲۱۔ خادم الاسلام عبد الواحد۔

توقیعات علماء آزاد کشمیر

۵۲۲۔ محمد امیر الزماں۔ (ناظم جمعیۃ العلماء اسلام آزاد کشمیر ضلع پونچھ)

۵۲۳۔ مسٹر غلام احمد پرویز بلاشک مرتد ہے۔
(عبد القادر عفی عنہ، مفتی دار العلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریش، سکردو آزاد کشمیر)

۵۲۴۔ محمد خلیل الرحمٰن عفی عنہ۔ (مہتمم دار العلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریش، سکردو آزاد کشمیر)

۵۲۵۔ عبد الرحیم۔ (مدرس دار العلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریش، سکردو آزاد کشمیر)

۵۲۶۔ محمد یونس۔ (مدرس دار العلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریش، سکردو آزاد کشمیر)

۵۲۷۔ مسٹر غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے غلام احمد قادیانی سے کم نہیں۔
محمد یونس اثری مہتمم دار العلوم محمدیہ جامع اہلحدیث مظفر آباد (آزاد کشمیر)

توقیعات علماء مشرقی پاکستان

علمائے چاٹگام (حال بنگلہ دیش)

۵۲۸۔ غلام احمد پرویز کے کفر اور الحاد اور زندقہ میں کسی قسم کا تردد اور شک نہیں ہے۔ وہ بلاشک کافر و زندیق ہے۔ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اس کے یہ سب خیالات یقیناً کفر ہیں۔ ضروریات دین میں تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔
(بندہ فیض اللہ عفی عنہ ہاٹھ ہزاری مفتی اعظم مشرقی پاکستان)

۵۲۹۔ احقر الوری محمد ابو جعفر۔ (مدرس مدرسہ حامی السنہ میکھل، چاٹگام)

۵۳۰۔ الجواب صحیح نعم ماقال المفتی اعظم هاٹھ هزاری، حررہ عبدالوہاب غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھ ہزاری)

۵۳۱۔ عزیز اللہ عفی عنہٗ۔ (مدرس مدرسہ حامی السنۃ ہاٹھ ہزاری)

۵۳۲۔ احمد شفیع غفرلہٗ السمیع۔ (خادم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھ ہزاری)

۵۳۳۔ بندہ نادر الزماں۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم معین الاسلام نیشنل یونیورسٹی عربیہ عالیہ)

۵۳۴۔ اصاب ما اجاب۔ عبدالقیوم غفرلہٗ۔ (شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاٹھ ہزاری)

۵۳۵۔ اصاب ما اجاب۔ محمد سلیمان غفرلہٗ خادم۔ (شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاٹھ ہزاری)

۵۳۶۔ احمد عتیق عفا اللہ عنہ۔ (خادم مدرسہ دارالعلوم ہاٹھ ہزاری)

۵۳۷۔ تاوقتیکہ وہ تائب نہ ہوگا حکم مذکور اس پر شرعاً جاری رہے گا۔

(احقر الوریٰ احمد الحق عفا اللہ عنہ، نائب مفتی مدرسہ ہاٹھ ہزاری)

۵۳۸۔ احقر محمد علی۔ (مدرس مدرسہ ہاٹھ ہزاری)

۵۳۹۔ **لاشک فیما قاله العلماء المحققون فی حق ذالک الملحد.**

فقط والسلام (نذیر احمد شیخ الادب مدرسہ ہاٹھ ہزاری)

۵۴۰۔ محمد غلام الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ منیر الاسلام۔ ابورهاٹ)

۵۴۱۔ محمد اسماعیل۔ (مہتمم مدرسہ ناصر الاسلام، فتح پور)

۵۴۲۔ فیض احمد۔ (صدر مدرس ناصر الاسلام، فتح پور)

۵۴۳۔ عبدالرحیم غفرلہٗ۔ (مدرس وناظم تعلیمات)

☆☆☆☆☆

۵۴۴۔ محمد فرقان۔ (محدث مدرسہ عالیہ سرکاری، چاٹگام)

۵۴۵۔ محمد اسماعیل۔ (محدث مدرسہ عالیہ سرکاری، چاٹگام)

۵۴۶۔ محمد شفیق احمد۔ (پرنسپل مدرسہ عالیہ دارالعلوم، چاٹگام)

۵۴۷۔ احقر محمد اسماعیل۔ (مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم، چاٹگام شہر)

۵۴۸۔ المجیب مصیب احقر الانام محمد نور الاسلام۔ (محدث مدرسہ مظاہر العلوم چاٹگام)

۵۴۹۔ القول حق ماقال العلماء. بندہ محمد یونس۔ (مدرس مدرسہ مظاہر العلوم چاٹگام)

۵۵۰۔ لاریب فی کفرهٔ. محمد مسعود الحق کان اللہ لہٗ (شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم)

۵۵۱۔ لا شک فی کفرهٔ. احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ۔ مدرس

۵۵۲۔ المجیب مصیب. احقر عبدالرحمٰن عفی عنہ۔

۵۵۳۔ الجواب صحیح. صدیق احمد غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرس فیض العلوم برتیلی، چاٹگام)

مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۵۴۔ خادم العلم و العلماء علی احمد الخلیلی الاسلام آبادی غفرلہٗ استاذ المدرسہ۔

۵۵۵۔ ایسے عقائد کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ (محمد اسحاق غفرلہٗ۔ شیخ الحدیث والادب)

۵۵۶۔ احقر محمد یونس کان اللہ لہٗ۔ (مہتمم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۷۔ لاشک فی کفرهٔ. العبد محمد دانش۔ خادم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۸۔ بندہ امیر حسین۔ (شیخ الحدیث مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۹۔ غلام احمد پرویز کے کفر والحاد کے متعلق میری بھی وہی رائے ہے جس کی تصریح حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب متعنا اللہ بطول بقاء نے فرمائی ہے۔ اللہ اس کو دوبارہ دولت ایمان عطا فرمائے۔ (بندہ محمد ابراہیم غفرلہٗ۔ خادم دارالافتاء مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

☆☆☆☆☆

۵۶۰۔ احقر سلطان احمد غفرلہٗ۔ (مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم نانوپور)

۵۶۱۔ احقر سبحان۔ (مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم نانوپور)

۵۶۲۔ احقر سلطان احمد غفرلہٗ۔ (مدرس مدرسہ حسینیہ، راجگھاٹا، ساتکانیہ)

۵۶۳۔ احقر احمد حسن۔ (مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جیری چاٹگام)

۵۶۴۔ احقر الزماں محمد یعقوب غفرلہٗ۔ (مدرسہ انوار العلوم چاٹگام)

۵۶۵۔ احقر محمد عبدالمنان عفااللہ عنہ۔ (مدرس مدرسہ عالیہ دارالعلوم چاٹگام)

۵۶۶۔ احقر محمد یوسف غفرلہٗ اسلام آبادی۔ (مہتمم مدرسہ محمودیہ مدینۃ العلوم باتھوہ)

۵۶۷۔ احقر العباد شفیق الرحمٰن۔ (مدرسہ تجوید القرآن فقیرہاٹ)

۵۶۸۔ **لاشک فی کفرہ.** محمود احمد ظفر۔ (چاٹگام)

۵۶۹۔ محمد ہارون غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرسہ عزیز العلوم بابونگر، چاٹگام)

۵۷۰۔ محمد حفاظت الرحمٰن غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرسہ حسینیہ۔ راجگھاٹا، چاٹگام)

۵۷۱۔ فضل احمد غفرلہٗ۔ (خادم مدرسہ رشید آباد۔ بشارت نگر)

۵۷۲۔ احقر عبدالقدوس۔ (مدرس مدرسہ معاون الاسلام، شرف بھاٹا)

۵۷۳۔ احقر الناس سید احمد عفااللہ عنہ۔ (مہتمم مدرسہ بحر العلوم درویش کاٹا)

۵۷۴۔ بندہ محمد حسن غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرسہ عالیہ ساتا کانیہ)

۵۷۵۔ رشید احمد غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ ککرام)

۵۷۶۔ احمد الرحمٰن غفرلہٗ۔ (خادم مدرسہ عین الاسلام، فتح نگر)

سلہٹ

۵۷۷۔ عبدالکریم۔ (اسلام آبادی، سلہٹ)

۵۷۸۔ ریاست علی۔ (مہتمم مدرسہ راناپنگ، سلہٹ)

۵۷۹۔ عبدالرحیم۔ (راناپنگ، سلہٹ)

۵۸۰۔ عبدالغفار۔ (راناپنگ، سلہٹ)

۵۸۱۔ عبدالرحیم جیریار۔ (راناپنگ، سلہٹ)

۵۸۲۔ مشاہد علی محدث۔ (شیخ الحدیث کنائی گھاٹ، سلہٹ)

۵۸۳۔ نصیب احمد۔ (صدر مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باڑی، سلہٹ)

۵۸۴۔ احمد حسینی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری، سلہٹ)

۵۸۵۔ عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری، سلہٹ)

۵۸۶۔ عبدالحنان۔ (مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری، سلہٹ)

۵۸۷۔ عبدالرحیم۔ (مدرسہ امدادالعلوم، جھنگہ باری، سلہٹ)

۵۸۸۔ محمد یعقوب۔ (مدرسہ امدادالعلوم، جھنگہ باری، سلہٹ)

۵۸۹۔ ادریس احمد۔ (مدرسہ امدادالعلوم، جھنگہ باری، سلہٹ)

۵۹۰۔ شفیق الحق۔ (مدرسہ امدادالعلوم، جھنگہ باری، سلہٹ)

۵۹۱۔ عبدالغنی مفتی۔ (مدرسہ امدادالعلوم، جھنگہ باری، سلہٹ)

۵۹۲۔ عبدالحکیم۔ (فولباڑی مدرسہ، سلہٹ)

۵۹۳۔ عبدالرحیم۔ (سلہٹ)

۵۹۴۔ جمشید علی۔ (سلہٹ)

۵۹۵۔ امجد علی۔ (مہتمم مدرسہ رانجہ گنج، سلہٹ)

۵۹۶۔ رحمت اللہ۔ (استاذ الحدیث مدرسہ راناپنگ، سلہٹ)

۵۹۷۔ منور علی۔ (مدرسہ راناپنگ، سلہٹ)

۵۹۸۔ جمشید علی۔ (مدرسہ راناپنگ، سلہٹ)

۵۹۹۔ سکندر علی۔ (مدرسہ راناپنگ، سلہٹ)

۶۰۰۔ محمد طاہر۔ (مدیر مدرسہ عربیہ حسینیہ، سلہٹ)

۶۰۱۔ عبدالرشید۔ (سلہٹ)

۶۰۲۔ محمود الرحمٰن۔ (زکی گنج، سلہٹ)

۶۰۳۔ عبیدالحق۔ (زکی گنج، سلہٹ)

۶۰۴۔ رضوان علی۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۰۵۔ اکبر علی۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۰۶۔ ابراہیم۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۰۷۔ عبدالواحد۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۰۸۔ عبدالمصور۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۰۹۔ محمد الیاس۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۱۰۔ مسعود۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۱۱۔ عبدالعزیز۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۱۲۔ عبداللطیف۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۱۳۔ شمس الدین۔ (پھولباڑی، سلہٹ)

۶۱۴۔ لطف الرحمٰن۔ (مدرسہ پھولباڑی، سلہٹ)

۶۱۵۔ عبدالرحمٰن۔ (مدرسہ پھولباڑی، سلہٹ)

۶۱۶۔ اشرف علی۔ (دھومندل، سلہٹ)

۶۱۷۔ مسیح الرحمٰن۔ (سلہٹ)

۶۱۸۔ مظفر حسین۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۱۹۔ محمد اسماعیل۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۲۰۔ برہان الدین۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۲۱۔ عبدالقدوس۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۲۲۔ عبدالشہید۔ (مدرسہ امام باڑی، سلہٹ)

۶۲۳۔ نورالحق۔ (مدرسہ میر پور، سہلٹ)

۶۲۴۔ شریف الدین۔ (مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)

۶۲۵۔ خلل الرحمٰن۔ (مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)

۶۲۶۔ مصباح الزماں۔ (مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)

۶۲۷۔ عبدالرحمان۔ (سلہٹ)

۶۲۸۔ مقدس علی۔ (سلہٹ)

۶۲۹۔ عبدالمؤمن۔ (سلہٹ)

۶۳۰۔ مطیع الاسلام۔ (سلہٹ)

۶۳۱۔ فیض الحسین لکھائی۔ (سلہٹ)

۶۳۲۔ عبدالرؤف۔ (سلہٹ)

۶۳۳۔ جمیل احمد۔ (سلہٹ)

۶۳۴۔ آفتاب الزماں۔ (سلہٹ)

۶۳۵۔ مطہر علی۔ (سلہٹ)

۶۳۶۔ عبدالحمید۔ (سلہٹ)

۶۳۷۔ ارشاد الرحمٰن۔ (سلہٹ)

۶۳۸۔ احمد علی۔ (سلہٹ)

۶۳۹۔ حسین احمد۔ (بارہ کوٹی، سلہٹ)

۶۴۰۔ منظور احمد۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۴۱۔ عبدالجلیل۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۴۲۔ لطف الرحمٰن۔ (برنوی، سلہٹ)

۶۴۳۔ حبیب الرحمٰن۔ (سلہٹ)

۶۴۴۔ علی اکبر۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۴۵۔ عبدالحمید۔ (مدرسہ عالیہ، بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۴۶۔ علاء الدین۔ (مدرسہ عالیہ، بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۴۷۔ فرخ حسین۔ (مدرسہ عالیہ، بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۴۸۔ رمیض الدین۔ (سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ گونمنٹ، سلہٹ شہر)

۶۴۹۔ ہرمز اللہ۔ (سابق شیخ الحدیث، سلہٹ شہر)

۶۵۰۔ عبدالمتین چودھری۔ (پھولباڑی، سلہٹ)

۶۵۱۔ عبدالمنان۔ (ہمتن پور، سلہٹ)

۶۵۲۔ عبدالنور۔ (محدث مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)

۶۵۳۔ حبیب اللہ مدرس۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)

۶۵۴۔ عبدالرحمٰن۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)

۶۵۵۔ منیر الدین۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)

۶۵۶۔ عبدالسلام۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)

۶۵۷۔ عبدالباری۔ (سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ، مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)

۶۵۸۔ سعد اللہ۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)

۶۵۹۔ شفیق الرحمٰن۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)

۶۶۰۔ عبدالغنی نوری۔ (نالی ہوری، مولوی بازار، سلہٹ)

۶۶۱۔ عبدالمنان۔ (صدر مدرس، مدرسہ نالی ہوری، مولوی بازار، سلہٹ)

۶۶۲۔ عطاء الرحمٰن۔ (مدرس نالی ہوری، مولوی بازار، سلہٹ)

۶۶۳۔ عبدالخالق۔ (صدر مدرس، بھادگاؤں مدرسہ، مولوی بازار، سلہٹ)

۶۶۴۔ رئیس الدین۔ (مدرس بھادگاؤں مدرسہ، مولوی بازار، سلہٹ)

۶۶۵۔ عطاء الرحمٰن۔ (کلیارگاؤں، مولوی بازار، سلہٹ)

۶۶۶۔ عبدالباری۔ (آج منی، مولوی بازار، سلہٹ)

۶۶۷۔ عبدالرحیم۔ (سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)

۶۶۸۔ عرفان علی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)

۶۶۹۔ عبدالعزیز۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)

۶۷۰۔ عبدالخالق۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)

۶۷۱۔ غلام یزدانی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)

۶۷۲۔ روشن علی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)

۶۷۳۔ تبارک علی۔ (مہتمم وصدر مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل، سلہٹ)

۶۷۴۔ عبدالرحیم۔ (مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل، سلہٹ)

۶۷۵۔ عبدالباری۔ (علاپور، باہوبل، سلہٹ)

۶۷۶۔ مصرف خاں۔ (بروئی اوری، باہوبل، سلہٹ)

۶۷۷۔ امتیاز علی۔ (بروئی اوری، باہوبل، سلہٹ)

۶۷۸۔ بشیر الدین۔ (کولاؤڑا، مولوی بازار، باہوبل، سلہٹ)

۶۷۹۔ احمد حسین۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۶۸۰۔ عبدالخالق۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۶۸۱۔ سراج النبی۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۶۸۲۔ عبدالصمد۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۶۸۳۔ مسعود احمد۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۶۸۴۔ عبدالقادر۔ (خائکال، سلہٹ)

۶۸۵۔ صدیق احمد۔ (خائکال، سلہٹ)

۶۸۶۔ عبدالحیٔ۔ (دینارپور، سلہٹ)

۶۸۷۔ عبدالشہید۔ (دینارپور، سلہٹ)

۶۸۸۔ عبدالمنان۔ (دینارپور، سلہٹ)

۶۸۹۔ عبدالقادر مفتی۔ (دینارپور، سلہٹ)

۶۹۰۔ امین الدین۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۱۔ عبدالحق۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۲۔ شبیر احمد۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۳۔ عبدالسبحان۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۴۔ عبدالباری۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۵۔ ساجد الرحمٰن۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۶۔ مقبول علی۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۷۔ عزیز الرحمٰن۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۸۔ عبدالرحمٰن۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۹۔ شمس الاسلام۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۷۰۰۔ عبدالمالک۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۷۰۱۔ اشرف علی۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۷۰۲۔ ریحان الدین۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۷۰۳۔ لطف الرحمٰن۔ (مولوئی ٹاؤن، سلہٹ)

۷۰۴۔ مخلص الرحمٰن۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۵۔ عبدالحئی۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۶۔ عبداللطیف۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۷۔ تفضل حسین۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۸۔ عبدالرزاق۔ (گوھاڑوا، باہوبل، سلہٹ)

۷۰۹۔ تاج الاسلام۔ (گوھاڑوا، باہوبل، سلہٹ)

۷۱۰۔ عبدالخالق۔ (ساتپاڑیا، باہوبل، سلہٹ)

۷۱۱۔ صغیرالدین۔ (صدر مدرس، پوئی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۲۔ بایزید۔ (مدرس، پوئی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۳۔ شمس الدین۔ (مدرس، پوئی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۴۔ عبدالرشید۔ (پوئی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۵۔ ریحان الدین۔ (ایم ایم لکھائی، سلہٹ)

۷۱۶۔ لطف الرحمٰن۔ (ایم ایم لکھائی، سلہٹ)

۷۱۷۔ عبدالرحمٰن۔ (لکھائی، سلہٹ)

۷۱۸۔ اسماعیل۔ (لکھائی، سلہٹ)

۷۱۹۔ ابراہیم۔ (لکھائی، سلہٹ)

۷۲۰۔ حبیب الرحمٰن۔ (زکی گنج، سلہٹ)

۷۲۱۔ بدرالعالم۔ (مغلہ بازار، سلہٹ)

۷۲۲۔ یوسف۔ (سلہٹ)

۷۲۳۔ عبدالواحد۔ (مغلہ بازار، سلہٹ)

۷۲۴۔ عبدالرزاق۔ (گول گاؤں، سلہٹ)

۷۲۵۔ یوسف صاحب چودہری۔ (رسید پور، سلہٹ)

۷۲۶۔ عبدالمنان۔ (سیتاجوڑی، سلہٹ)

۷۲۷۔ شمرالدین۔ (سیتاجوڑی، سلہٹ)

۷۲۸۔ واحدالاسلام چودہری۔ (وزیرپور، سلہٹ)

۷۲۹۔ عبدالنور۔ (وزیرپور، سلہٹ)

۷۳۰۔ عثمان۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۱۔ شفیق۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۲۔ غلام قدوس۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۳۔ غلام کریم۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۴۔ غلام رحمٰن۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۵۔ محرم۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۶۔ امیرالزماں گونئی۔ (گونئی، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۷۔ مفتی احرارالزماں۔ (گونئی، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۸۔ عبدالمنان۔ (گونئی، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۹۔ صدیق الباری۔ (گونئی، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۴۰۔ رفیق۔ (دھلیا، بنیاچنگ، سلہٹ)
۷۴۱۔ عبدالحلیم۔ (دھلیا، بنیاچنگ، سلہٹ)
۷۴۲۔ عبدالمنان۔ (گونئی بنیاچنگ، سلہٹ)
۷۴۳۔ عبدالواحد چودھری۔ (شاہ پور، بنیاچنگ، سلہٹ)
۷۴۴۔ شرف الدین۔ (باہوبل، سلہٹ)
۷۴۵۔ عبدالمجید شپپاشہ۔ (باہوبل، سلہٹ)
۷۴۶۔ مقبول حسین ولوا۔ (باہوبل، سلہٹ)
۷۴۷۔ اشرف علی۔ (باہوبل، سلہٹ)
۷۴۸۔ عرفان علی۔ (باہوبل، سلہٹ)
۷۴۹۔ عبدالرشید باگڈور۔ (باہوبل، سلہٹ)
۷۵۰۔ عبدالجبار راغب پاشہ۔ (میرپور، سلہٹ)
۷۵۱۔ عبدالرحمٰن۔ (میرپور، سلہٹ)
۷۵۲۔ عبدالحق۔ (میرپور، سلہٹ)
۷۵۳۔ فضل الرحمٰن۔ (میرپور، سلہٹ)
۷۵۴۔ نورالحسین۔ (میرپور، سلہٹ)
۷۵۵۔ عبداللطیف۔ (پھول تلی، سلہٹ)
۷۵۶۔ اشرف علی۔ (شائستہ گنج، سلہٹ)
۷۵۷۔ سراج الحق۔ (پوران گاؤں، بنی گنج)
۷۵۸۔ عبدالرحمٰن۔ (پوران گاؤں، بنی گنج)
۷۵۹۔ سراج الاسلام۔ (سریمت پور، بنی گنج)
۷۶۰۔ عبدالنور۔ (سریمت پور، بنی گنج)
۷۶۱۔ رمیض الدین۔ (سریمت پور، بنی گنج)

۷۶۲۔ عبدالمنان۔ (خواجہ خیر، بنی گنج)
۷۶۳۔ عبدالمتین۔ (ضیاپور، بنی گنج)
۷۶۴۔ علی اصغر نوری۔ (بنی گنج)
۷۶۵۔ سلیمان۔ (حبیب گنج)
۷۶۶۔ رفیق الدین۔ (حبیب گنج)
۷۶۷۔ عبدالباری۔ (حبیب گنج)
۷۶۸۔ سلیمان۔ (بھانوگاچ)
۷۶۹۔ منصف علی۔ (کرامتیہ مدرسہ، بھانوگاچ)
۷۷۰۔ مصطفےٰ علی۔ (لہرج پور، بنی گنج)
۷۷۱۔ عزت علی۔ (قاطعہ مدرسہ، سنام گنج)
۷۷۲۔ نورالدین محدث۔ (گوہرپور، سلہٹ)
۷۷۳۔ نظیر احمد۔ (گوہرپور، سلہٹ)
۷۷۴۔ عثمان۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
۷۷۵۔ حبیب الرحمٰن آپر گابلا۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
۷۷۶۔ محمد اسحاق۔ (دولت پور، حبیب گنج)
۷۷۷۔ عبدالشہید خاں۔ (صادق پور، حبیب گنج)
۷۷۸۔ اکبر علی۔ (مثھور چک، حبیب گنج)

کملا (ضلع تریورہ)

۷۷۹۔ سراج الاسلام۔ (شیخ التفسیر، مدرسہ برہم بریا)
۷۸۰۔ محمد ریاضت اللہ۔ (مفتی ومدرس، مدرسہ برہمن بریا)
۷۸۱۔ مطیع الرحمٰن۔ (ناظم مدرسہ برہمن بریا)
۷۸۲۔ نوراللہ ڈھاکوی۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۳۔ ارشاد الاسلام۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۴۔ عبدالنور۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۵۔ عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۶۔ عبدالمجید۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۷۔ رستم۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۸۔ عبدالباری۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۹۔ منیر الزماں۔ (مالیھتا مدرسہ برہمن بریا)

۷۹۰۔ ثناء اللہ۔ (ناصر نگر، برہمن بریا)

۷۹۱۔ اشرف علی۔ (ناصر نگر، برہمن بریا)

۷۹۲۔ عبدالرحیم (تیلی نگر، برہمن بریا)

۷۹۳۔ محمد اسماعیل۔ (محی الدین نگر، برہمن بریا)

۷۹۴۔ میزان الرحمٰن۔ (متصل برہمن بریا)

۷۹۵۔ سعید الرحمٰن۔ (بھوبن برہمن بریا)

۷۹۶۔ دلاور حسین (محدث)

۷۹۷۔ عبدالباری۔ (صدر مدرس مدرسہ عالیہ تالشہر)

۷۹۸۔ عبدالرحمٰن۔ (سرائیل)

۷۹۹۔ محمد علی۔ (سرائیل)

۸۰۰۔ محمد تاج الاسلام۔ (صدر مدرس مدرسہ ہرش پور، سلہٹ، سرائیل)

۸۰۱۔ امین الاسلام۔ (نومسلم) (چھتیاں، سلہٹ)

۸۰۲۔ محمد علی۔ (بوالیا، کملا)

۸۰۳۔ اختر الزماں۔ (مدرسہ اسلامیہ، پہاڑپور)

۸۰۴۔ قربان علی محدث۔ (برورا، مدرسہ کملا)

نواکھالی

۸۰۵۔ محمد عبدالغنی محدث اول۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۶۔ محمد ابوالخیر غفرلہ۔ (شیخ التفسیر، مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۷۔ محمد غلام سرور غفرلہ خادم۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۸۔ محمد قاسم غفرلہ خادم۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۹۔ محمد خورشید عالم محدث۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۰۔ احقر محمد عتیق اللہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۱۔ محمد عبدالخالق غفرلہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۲۔ محمد نور اللہ غفرلہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۳۔ محمد ناظم عفی عنہ۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۴۔ محمد عبدالرشید غفرلہ محدث۔ (مدرسہ عالیہ)

۸۱۵۔ محمد ابوبکر صدیق۔ (مدرس مدرسہ عالیہ)

۸۱۶۔ محمد مبارک اللہ غفرلہ۔ (مفتی مدرسہ عالیہ)

۸۱۷۔ احقر محمد دلیل الرحمٰن۔ (مدرس مدرسہ عالیہ)

۸۱۸۔ محمد عبدالسبحان غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۱۹۔ محمد ابوالمنصور غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۲۰۔ محمد عبدالرحمٰن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۲۱۔ محمد بذل الرحمٰن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۲۲۔ محمد نور اللہ عفی عنہ۔ (خادم الحدیث مدرسہ عالیہ کرامتیہ وخطیب الجامع بالبلد)

۸۲۳۔ نور احمد۔ (خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۲۴۔ محمد فضل الرحمٰن۔ (خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۲۵۔ عبدالعزیز عفی عنہ۔ (متوطن تجلی)

۸۲۶۔ عبدالحفیظ عفا اللہ عنہ۔ (اشرف المدارس تجلی)

۸۲۷۔ محمد عبید الحق عفی عنہ۔ (پرنسپل مدرسہ عالیہ فینی وناظم جمعیۃ المدرسین مشرقی پاکستان)

۸۲۸۔ محمد عبدالمنان عفی عنہ۔ (محدث اول مدرسہ عالیہ فینی نواکھالی)

۸۲۹۔ محمد ابراہیم۔ (کتاب خانہ اسلامیہ فینی)

۸۳۰۔ محمد ابراہیم۔ (ناظم مدرسہ عالیہ فینی وسابق ممبر اسمبلی مشرقی پاکستان)

۸۳۱۔ محمد عبداللطیف۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)

۸۳۲۔ محمد ابراہیم غفرلہ۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)

۸۳۳۔ محمد نورالاسلام۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)

۸۳۴۔ محمد شمس الحق غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)

۸۳۵۔ احقر محمد عبدالمتین۔ (خادم مدرسہ عزیزیہ اسلامیہ، نارائن پور)

۸۳۶۔ بیشک ایسے عقائد باطلہ کفر ہیں۔ (محمد عبدالملک مہتمم مدرسہ اشرفیہ، پھول غازی)

ڈھاکہ

۸۳۷۔ عزیز الحق۔ (خادم حدیث جامعہ قرآنیہ)

۸۳۸۔ محمد عبدالرحیم۔ (۱۳ کارکن باڑی لین)

۸۳۹۔ نور محمد اعظمی۔

۸۴۰۔ شمس الحق۔ (پرنسپل جامع قرآنیہ شاہی مسجد لال باغ)

۸۴۱۔ محمد علی اکبر غفرلہ۔ (سابق محدث مدرسہ اشرف العلوم)

۸۴۲۔ محمد عبدالمعز۔ (مفتی مدرسہ لال باغ)

۸۴۳۔ محمد عبدالکبیر۔ (خادم مدرسہ لال باغ)

۸۴۴۔ احقر محمد اللہ غفرلہ۔ (محدث جامعہ قرآنیہ لال باغ وخطیب شاہی مسجد)

۸۴۵۔ صلاح الدین۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۴۶۔ محمد ہارون۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۴۷۔ ہدایت اللہ۔ (محدث جامعہ قرآنیہ)

۸۴۸۔ حشمت اللہ۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۴۹۔ عبدالمجید۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۵۰۔ نوار الحق قاسمی۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۵۱۔ محمد معیار الدین۔ (نل گاؤں۔ ڈھاکہ)

میمن سنگھ

۸۵۲۔ اطہر علی۔ (صدر جامعہ امدادیہ، کشورگنج)

۸۵۳۔ احمد علی خان (مہتمم جامعہ امدادیہ، کشورگنج)

۸۵۴۔ عبدالاحد قاسمی۔ (صدر مدرس جامعہ امدادیہ، کشورگنج)

۸۵۵۔ محمد علی۔ (مفتی ومحدث جامعہ امدادیہ، کشورگنج)

۸۵۶۔ احسان الحق۔ (جامعہ امدادیہ، کشورگنج)

۸۵۷۔ عبدالخالق۔ (پرنسپل ہیبت نگر عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۵۸۔ امین الحق۔ (محدث ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۵۹۔ اسرائیل۔ (مدرس ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۶۰۔ الطاف حسین۔ (مدرس ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۶۱۔ میزان الرحمٰن۔ (مدرس ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۶۲۔ منظور الحق۔ (مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم، نتروکونہ)

۸۶۳۔ عبدالصمد۔ (محدث مدرسہ اشرف العلوم بالیہ)

۸۶۴۔ ضیاء الحق۔ (محدث غفوریہ دارالسلام، اسلام پور)

۸۶۵۔ عبدالقدوس۔ (مہتمم بانشوان کبیر پور مدرسہ عالیہ)

۸۶۶۔ انوار الرحمٰن۔ (مہتمم درگاہ پور مدرسہ)

۸۶۷۔ منیر الدین۔ (ناظم انوار العلوم، ناجورہ ہاتھ شبیر گنج)

۸٦۸۔ قطب الدین۔ (مدرس انوار العلوم، تاجورہ ہاتھ شبیر گنج)

۸٦۹۔ عبد الرحمٰن۔ (مدرس عراف العلوم کیسکوئی، شبیر گنج)

۸۷۰۔ احقر الناس حسین احمد۔ (مدرسہ دار السلام سہاگی)

۸۷۱۔ احقر الناس محمد واعظ الدین۔ (لکھی پور اشاعت العلوم مدرسہ)

۸۷۲۔ محمد عبد المطالب۔ (شام پور مدرسہ)

۸۷۳۔ محمد نبی حسین غفرلہ۔ (دار السلام مدرسہ رنگینگہ پور)

۸۷۴۔ محمد غلام یاسین۔ (ناظم برادر یہ صدیقیہ، مدرسہ نا نکائیل)

۸۷۵۔ ریاض الدین احمد۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ تکولی، ضلع مومن شاہی)

۸۷٦۔ محمد ابو الہاشم غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ جامع حسینیہ میرزاپور)

۸۷۷۔ محمد سلامت اللہ غفرلہ۔ (قاسم العلوم بانسانی، بہونیانر بازار)

۸۷۸۔ محمد عبد الجبار۔ (یورب دہولا، اکند شریف)

۸۷۹۔ محمد عبد السلام۔ (مدرس باہترا جامعہ امدادیہ پوسٹ شاکوائی)

۸۸۰۔ سید شبلی فرقانی۔ (مہتمم بنار تریار اسلامیہ مدرسہ، ڈاکخانہ نادینہ)

۸۸۱۔ محمد ابراہیم۔ (مدرسہ اشرفیہ کیندوا)

۸۸۲۔ محمد منیر الدین۔ (مدرسہ اشرفیہ کیندوا)

۸۸۳۔ محمد شمس الدین۔ (ناظم مدرسہ جامعہ مصطفویہ، دتو کاون)

۸۸۴۔ محمد سفیر الدین۔ (ناظم مدرسہ امداد لعلوم باکندیہ)

۸۸۵۔ جعفر احمد۔ (ناظم مدرسہ دار العلوم ندی آئیل پوسٹ، نندائیل)

۸۸٦۔ محمد سعید الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہاشکر خیلا)

۸۸۷۔ مظفر احمد۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہاشکر خیلا)

۸۸۸۔ عبد الجلیل۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہاشکر خیلا)

۸۸۹۔ آفتاب الدین۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہاشکر خیلا)

۸۹۰۔ عبد الحلیم۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہاشکر خیلا)

۸۹۱۔ محمد عبد الباطن۔ (سہاگی مدرسہ)

۸۹۲۔ محمد سلیمان۔ (سہاگی مدرسہ)

۸۹۳۔ عبد الحکیم۔ (ساکن جیکا تلا، سہاگی)

۸۹۴۔ محمد سلیمان۔ (ساکن گایوتا، سہاگی)

۸۹۵۔ رفیق اللہ۔ (برسیال)

۸۹٦۔ مفیض الدین۔ (مہش پور)

۸۹۷۔ محمد عبد الرشید۔ (مریص پور، سہاگی)

۸۹۸۔ محمد حسین علی۔ (خطیب جامع مسجد صاحب نگر، سہاگی)

۸۹۹۔ محمد علی۔ (فاندائیل روڈ، صاحب نگر، سہاگی)

۹۰۰۔ احمد علی۔ (خطیب مانور جامع مسجد، ڈاکخانہ کمارول)

۹۰۱۔ شمس الہدیٰ۔ (خطیب جریارہ جامع مسجد، ڈاکخانہ، سہاگی)

۹۰۲۔ غیاث الدین۔ (ساکن جریارہ، سہاگی)

۹۰۳۔ عبد الجبار۔ (ساکن بکایوتا، سہاگی)

۹۰۴۔ اشرف علی۔ (ساکن فانور، کارول)

۹۰۵۔ محمد ابو الحسین۔ (ساکن جریارہ، سہاگی)

۹۰٦۔ محمد سعد اللہ۔ (ساکن بتاجور، جمال پور)

۹۰۷۔ عبد الجلیل۔ (ساکن بکایونا، سہاگی)

۹۰۸۔ عبد الرحمٰن فقیر۔ (ساکن ہاروا، ترجورا)

۹۰۹۔ حسین علی۔ (خطیب شرشیرہ جامع مسجد)

۹۱۰۔ شاہد علی۔ (مہتمم فرقانیہ مدرسہ داکورا شرفیہ)

۹۱۱۔ عبد الحئی۔ (خطیب جامع مسجد، مہیش پور)

۹۱۲۔ رئیس الدین۔ (خطیب مالی رتی جامع مسجد کمارول)

۹۱۳۔ مجیب الرحمٰن۔ (مدرس اول ماتذ کھاین مدرسہ، ڈاکخانہ نیل گنج)

۹۱۴۔ عبدالرشید خاں۔ (مدرس اول ماتذ کھاین مدرسہ، ڈاکخانہ نیل گنج)

۹۱۵۔ عبدالرزاق۔ (مدرس اول ماتذ کھاین مدرسہ، ڈاکخانہ نیل گنج)

۹۱۶۔ نورالدین۔ (ناظم مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۱۷۔ میاں حسین۔ (محدث مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۱۸۔ اختر الدین۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۱۹۔ وقاص علی۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۲۰۔ اکبر حسین۔ (محدث مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۲۱۔ یونس۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۲۲۔ مجیب الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۲۳۔ عبدالحمید۔ (ہیڈ مولوی، شام گنج اسکول)

۹۲۴۔ محمد عمران۔ (بھونیاں مہتمم مدرسہ اسلامیہ، دہرا)

۹۲۵۔ سلطان احمد۔ (ناظم کوکائیل مدرسہ)

۹۲۶۔ نور محمد۔ (ساکن تانکورا)

۹۲۷۔ عبدالغفور۔

۹۲۸۔ محمد ظاہر الدین۔ (دارالعلوم، مدرسہ شہلا)

۹۲۹۔ محمد امان اللہ۔ (دارالعلوم شہلا)

۹۳۰۔ محمد لقمان۔ (اسلام پور مدرسہ)

۹۳۱۔ محمد مختار الدین۔ (ہوکلہ اسلامیہ مدرسہ)

۹۳۲۔ شمس الدین۔

۹۳۳۔ عبدالغفور۔

فتنۂ انکار حدیث

۹۳۴۔ رستم علی۔

۹۳۵۔ حسین احمد۔

۹۳۶۔ عبدالرب۔

۹۳۷۔ محمد علی چودہری۔ (پروفیسر نصیر آباد کالج)

۹۳۸۔ ابوالکلام جلال الدین۔ (پروفیسر نصیر آبا کالج)

۹۳۹۔ فیض الدین۔ (امام بڑی مسجد)

۹۴۰۔ محب الرحمٰن۔ (محدث مکتا کاجھ عالیہ مدرسہ)

۹۴۱۔ حبیب الرحمٰن۔ (مدرس مکتا کاجھ عالیہ مدرسہ)

۹۴۲۔ انیس الرحمٰن۔

۹۴۳۔ محمد عبدالسلام۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۴۔ محی الدین۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۵۔ عبدالاول۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۶۔ زین العابدین۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۷۔ عبدالحکیم۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۸۔ عبدالغفور۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۹۔ عبدالغنی۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۵۰۔ محمد شمس الدین القاسمی۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

بریسال ضلع

۹۵۱۔ محمد یاسین عفی عنہ۔ (عباداللہ مسجد، شہر بریسال)

۹۵۲۔ محمد بشیر اللہ اطہری۔ (امام جامع مسجد، شہر بریسال)

۹۵۳۔ محمد نور الزماں۔ (بریسالی سابق نائب ناظم جمعیت علماء اسلام ہند)

۹۵۴۔ محمد عبداللطیف۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۵۔ محمد یونس۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۶۔ عبدالمتین۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۷۔ عبدالقادر۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۸۔ عبدالمنان۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۹۔ ممتاز الدین۔ (مہتمم مدرسہ ناظر پور، بریسال شہر)

۹۶۰۔ حاتم احمد۔ (مدرسہ ناظر پور، بریسال شہر)

علماء جسر

۹۶۱۔ قاضی سخاوت حسین۔ (امام جامع مسجد جسر)

۹۶۲۔ شمس العالم۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۳۔ عبدالحلیم۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۴۔ امجد حسین۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۵۔ رکن الزماں۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۶۔ عبدالرزاق۔

۹۶۷۔ ابوالحسن محدث۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۸۔ شمس الرحمٰن۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۹۔ جلال الدین۔ (جسر)

۹۷۰۔ عیسیٰ روح اللہ۔ (جسر)

۹۷۱۔ انوار اللہ۔ (جسر)

۹۷۲۔ مقبول احمد۔ (جسر)

۹۷۳۔ محمد قاسم۔ (جسر)

۹۷۴۔ منصور احمد۔ (جسر شہر)

فرید پور

۹۷۵۔ عبدالعلی۔ (خطیب کوٹ مسجد فرید پور)

۹۷۶۔ حسین احمد۔ (امام جامع مسجد، گوپال گنج، ضلع فرید پور)

۹۷۷۔ محمد عبدالحفیظ کوہر راز کہ۔ (مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۷۸۔ محمد عبدالستار غفرلہ۔ (استاذ مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۷۹۔ شفیع اللہ۔ (استاذ مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۰۔ عبدالمقتدر احمد۔ (استاذ مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۱۔ عبدالمنان۔ (مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۲۔ محمد نور الحق۔ (مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۳۔ محمد عبدالباری۔ (مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۴۔ محمد مشرف حسین عفی عنہ۔ (مدرس مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۵۔ محمد اشرف علی۔ (مدرس مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

مدرسہ محی الاسلام جسر

۹۸۶۔ محمد انور۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۸۷۔ عبدالستار۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۸۸۔ علی احمد۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۸۹۔ محمد یونس۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۰۔ جلال الدین۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۱۔ عبدالمنان۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۲۔ عبدالملک۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۳۔ عبدالمقیت۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۴۔ خواجہ عبدالمجید۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۵۔ عتیق الرحمٰن۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

کھلنا

۹۹۶۔ عزیز الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ ادیپور)

۹۹۷۔ خلیل احمد۔ (مہتمم مدرسہ ادیپور)

۹۹۸۔ فہیم الدین۔ (مہتمم مدرسہ ادیپور)

۹۹۹۔ عبدالقادر۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)

۱۰۰۰۔ محمد اسحاق۔ (مفتی مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)

۱۰۰۱۔ عبدالستار۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)

۱۰۰۲۔ عبدالرحمٰن۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)

۱۰۰۳۔ محمد شوکت علی۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)

۱۰۰۴۔ عبداللطیف۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ)

۱۰۰۵۔ عبدالعزیز۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)

۱۰۰۶۔ عبدالاول۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)

۱۰۰۷۔ مذکر الباری۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)

۱۰۰۸۔ حسین احمد۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)

بقیہ کملا ضلع

۱۰۰۹۔ محمد عبدالحق۔ (خطیب جامع مسجد پوران بازار، چاندپور)

۱۰۱۰۔ محمد وحید الدین۔ (ناظم مدرسہ قاسم العلوم، چاندپور)

۱۰۱۱۔ احقر محمد علی۔ (مفتی مدرسہ قاسم العلوم، چاندپور)

۱۰۱۲۔ ابوالفیض۔ (مدرسہ قاسم العلوم، چاندپور)

۱۰۱۳۔ قاری ابوالخیر۔ (مدرسہ قاسم العلوم، چاندپور)

۱۰۱۴۔ احقر الانام تاج الاسلام۔ (مدرسہ برہمن باڑیہ، ضلع کملا)

۱۰۱۵۔ احقر غلام رسول۔ (استاذ مدرسہ برہمن باڑیہ، ضلع کملا)

مومن شاہی

۱۰۱۶۔ مقبول احمد۔ (مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۱۷۔ آفتاب۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۱۸۔ محمد یوسف۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۱۹۔ محمد مہراب علی۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۲۰۔ نور الاسلام۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۲۱۔ علیم الدین۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۲۲۔ عبدالقادر۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۲۳۔ حشمت اللہ۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۲۴۔ عبدالرشید۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

علماء ممالک اسلامیہ سے جو استفتاء کیا گیا تھا اس کا عربی متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

كان ظهر فى الهند (المتحدة الغير المنقسمة) رجل يدعى المرزا غلام احمد القادياني، وادعى النبوة، واموراً من الكفر والالحاد، فاتفق علماء الاسلام على كفره شرقاً و غرباً، عجماً و عرباً، وقد عرف حاله، وشرقت انباء ه و غربت. وظهر اليوم رجل فى هذه البلاد سميه و بلديه، يدعى غلام احمد و ويلقب "پرويز" ذلك اللقب المجوسى الذى كان يلقب به كل من ملك بلاد فارس و الفرس فى القرون الخالية. وقد أبدى اشياى غريبة مدهشة، حتى سبق سميه المتنبئ السابق فى عقايد ه الضالة وافكاره الخاسرة، وأراء ه الفاجرة، وهوا وان لم يدع النبوة مثل بلديه وسميه، ولكن لم يغادر شيئاً من عقايد الدين المحمدى، واحكام الشريعة الاسلامية الطاهرة، الا وقد الحد فيها وحرفها تحريفاً شنيعا منكراً حتى انكر ضروريات الدين كلها كما سيأتى بيان ذلك قريباً. ثم لم يقتنع بها بل سرعان ما اصبح داعية لنشر تلك المعتقدات الاثيمة الضالة فى الناشئة الجديدة التى صلتها بالدين فى غاية الوهن، ومعرفتها به فى غاية السطحية. واصدر مجلة سماها "طلوع اسلام" واتخذها منبراً لا ذاعة تلك الافكار المنكرة باسلوب يلبس الحقائق، وألف تاليف عديدة، شحنها بكل ما امكن له من تسويل وتلبيس والحاد ثم سمى كل ذلك اسلاماً حقيقياً حقيقاً بالقبول والاذعان، وسمى الاسلام الرائج بين المسلمين الحاوى على عبادات وطاعات ومعتقدات طاهرة مجوسية ومكيدة ضدالاسلام.

وبالجملة فلم يغادر اساساً للدين الاسمى الا وقد زعزعه، واورث شكو كاً وشبهات فى جميع المتواترات المقطوعة وضروريات الدين، حتى تفاقم الامر وبلغ السيل الزبى، ولم يبق وجه للسكوت ولا رخصة للإعراض والتغافل عن اظهار الحق الصريح، فقام رجال اولو علم وذواقلام والسنة للدفاع عن الدين والرد على الحاده وكفره وضلاله بتاليف وصحف و مقالات ومجلات غير انها كانت جهوداً انفرادية غير كافية بالمقصود لاستئصال هذه الشجرة الخبيثة فكانت المصالح الدينية تستدعى الى ان يجمع بنذ من كفره والحاده لكى تكون الامة على جلية من امره على مايستحق به الاكفار، وفعلاً قد جمع ذلك وقدم للعلماء فى بلاد الهند والباكستان الشرقية والغربية، فاتفقت كلمتهم على الحكم بكفره وارتداده و خروجه عن دائرة الإسلام، ولم يتخلف احد من المشاهير و كبار العلماء و المشائخ عن الافتاء بكفره حتى اتفق علماء السنة وعلماى الشيعة وطوائف اهل العلم من جميع الفرق الاسلامية على كفره. وقد طبعت هذه الفتاوى والتوقيعات فى صورة رسالة خاصة سميت، "علماء امت کا متفقہ فتوی پرویز کافر ہے"۔ وشاعت هذه الرسالة باللغة الاردية ولاقت اقبالاً من الجماهير، وتلقوه ارباب الجرائد والمجلات والصحف بنقلها وتلخيصها وتشريحها، فكان اخر الدواء الكى، وقطعت جهيرة قول كل خطيب، واجبنا ان نقدم الأن اشياء من ضلا لاته لعلماء الاسلام فى الممالك الاسلامية جزيرة العرب والحرمين الشريفين والحجاز ونجد والشام والقدس والقاهرة والجزائر وتيونس وغيرها، نقدم منهاما لا يحتمل تاويلاً بحيث لا مخلص لقائلها غير التوبة والرجوع الى الاسلام! فدونكم ايها العلماء والفضلاء اكباد بلاد الاسلام، وافلذ اذبلد العرب. نبذاً من افكاره ومعتقداته. (والله يقول الحق وهو يهدى السبيل)

غلام احمد پرویز ونبذ من تنعقد اته الاحكام القرآنية ليست ابدية

(۱) يقول: ان جميع ماورد فى القران الكريم من الصدقات والتوريث وما الى ذلك من الاحكام المالية كل ذلك مؤقت تدريجى انما يتدرج به الى دور مستقرا يسميه هو نظام الربوبية، فاذا جاء ذلك الوقت تنتهى هذه الاحكام لانها كانت موقته غير مستقلة.

("نظام ربوبیت" ص ۲۵، ۱۶۷۔ "سلیم کے نام" ج ۱، ص ۲۴ اور ۱۸۰)

لكل عصر شريعة

(۲) ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه وسلم والذين معه قد استنبطوا من القران احكامافكانت شريعة وهكذا كل من جاء بعده من اعضاء شورائية لحكومة مركزية، لهم ان يستنبطوا احكاماً من القرآن، فتكون تلك الاحكام شريعة ذلك العصر، ليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقة ثم لا تختص تلك بباب واحد بل العبادات، والمعاملات، والاخلاق كلها يجرى فيه ذلك، ومن اجل ذلك القرآن لم يعين تفصيلات العبادة.

(مقام حدیث، ج ۱، ص ۳۹۱، وص ۴۲۲)

اطاعة اللّٰه ورسوله هى اطاعة الحكومة

(۳) قوله تعالىٰ: "واطيعوا اللّٰه واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" ان المراد من اطاعة اللّٰه ورسوله هو اطاعة مركز الملة. اى الحكومة المركزية. والمراد "اولى الامر" الجمعيات التى تنعقد تحتها. فالحكومة المركزيةتستقل بالتشريع، وليس المراد باطاعة اللّٰه اطاعة كتابه القرآن

الكريم، ولا باطاعة الرسول اطاعة احاديثه، فكل حكومة مركزية قامت بعد عهد الرسالة منصبها منصب الرسول، فاطاعة اللّٰه والرسول انما هى اطاعة تلك الحكومة. والرسول كان مطاعاً من جهة انه كان اميراً واما ماً للحكومة المركزية والحكومة المركزية هى المطاعة.

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۱۶، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۸۶)

(اسلامی نظام، ص ۱۱۰، ۱۱۱۔ مقام حدیث، ج ۱، ص ۱۹، سلیم کے نام، ج ۱، ص ۱۷۵)

"ليس الرسول مطاعاً"

(۴) قد صرح القران الكريم: بانه لا يستحق الرسول ان يكون مطاعاً وليس له ان يأمرهم باطاعته، وليس المراد من إطاعة اللّٰه واطاعة رسوله الا اطاعة مركز نظام الدين الذى ينفذ احكام القرآن فقط.

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۱۶، اسلامی نظام، ص ۸۶)

الايمان بالملائكة ومعنى سجود الملائكة

(۵) المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات، ومعنى الايمان بها ان يسخرها الانسان ويذعن الانسان ان تلك القوى. ومعنى سجود الملائكة لآدم: ان تلك القوى قد سخرها الانسان، وليس المراد بآدم شخص خاص، وانما اريد به الانسان، وادم وحواء عبارة عن زوجين للنسل الانسانى.

(لغات القرآن، ص ۲۱۴)

وقصتهما حكاية تمثيلية للمعاشرة الانسانية.

(لغات القرآن، ج ۱، ص ۲۱۵)

الجنة والنار

(٦) ليس المراد بالجنة والنارامكنة خاصة بل هى كيفيات للانسان.

(لغات القرآن، ج ١، ص ٤٤٨)

الصلاة

(٧) الصلوة التى يصيلها المسلمون اخذوها من المجوس وليست هى مرادة فى القرآن، والقرآن انما امر باقامة الصلاة، واقامة الصلاة هى اقامة اسس لاصلاح الافراد على دفق مايقتضيه النظام.

(مجلة "طلوع اسلام" لشهر يونيوسنة ١٩٥٠ ص ٤٧، قرآنی نظام ربوبیت ص ۸۷)

(٨) كل من كان نائباً عن الرسول له ان يغير صورة الصلاة المعروفة على ما يقتضيه ذلك العصر. (قرآنی فیصلے ص ۱۴، ۱۵)

الصلاتان فى القرآن

(٩) لم يذكر فى القرآن غير صلاة الفجر و صلاة العشاء، فلم يثبت الاجتماع فى عهد النبوة للصلاة الا فى هذين الوقتين.

(لغات القرآن، ج ٣، ص ١٠٤٤)

الزكاة وصدقة الفطر

(١٠) الزكاة كل جباية مالية تكون من جهة الحكومة، فاذالم تكن حكومة اسلامية لم تجب الزكاة. وصدقة الفطر وغيرها من الصدقات انما هى جبايات وقتية يلزمها الحكومة لحاجات خاصة، ونوائب واردة.

(قرآنی فیصلے ص ۳۵، ۴۷، ۵۲)

(١١) ليس الحج عنده عبادة خاصة، وانما هو مؤتمر عالمى، ويستهزأ بجعله عبادة فى كتابه. (معارف القرآن، ج ٤، ص ٣٩٢)

الاضحية

(١٢) حقيقتها ذبح الحيوانات للذين يشتركون فى ذلك المؤتمر العالمى. اى ليست عبادة خاصة فى غير ذلك المؤتمر.

(رسالۂ قربانی، ص ۳)

المعجزات

(١٣) لم يصدر من الرسول معجزة غير القرآن. (سلیم کے نام، ج ۳، ص ۳۶)

الدين الاسلامى

(١٤) الدين الاسلامى الرائج بين الامة المسلمة اليوم ليس دين القرآن، وانما هو مركب مماراج بين المجوسيين، ومن رسوم اليهود، وتصوف النصارى وافلاطون. (قرآنی نظام ربوبیت، ص ۴۵)

تدوين الحديث

(١٥) تدوين الروايات الحديثية انما هى اول مكيدة. ضدالاسلام، فاورثت عقيدة فى المسلمين بانّ مع القرآن الكريم وحى آخر معه.

(مقام حدیث، ج ۱، ص ۴۲۱ وج ۲، ص ۳۹، ۴۰)

الوحى غير المتلو

(١٦) الذى يسمونه الوحى الغير المتلو كلها اكاذيب ومفتريات وهذه الاكاذيب اصبحت مذهباً للمسلمين. (مقام حدیث، ج ۲، ص ۱۳۲)

امهات الحديث

(۱۷) صحیح البخاری ومسلم والموطا ومسند احمد وسنن ابی داؤد والترمذی والنسائی والبیهقی من الکتب الموثوقة عندهم، وهذه الکتب مادامت معتبرة عندهم فی اصول الدین لم یکن للامة الاسلامیة ان تخرج من کبوتها وهذه مکیدة عجمیة انتقم بها من الاسلام. (مقام حدیث، ج۲، ص۱۴۳)

القدرة الالٰهية

(۱۸) القدرة الالهیة ربما تظهر ثمراتها بعد ملایین السنوات، وجرثومة واحدة تطری مراحلها الارتقائیة فی ملایین السنین حتی تصبح انساناً ولکن اذا ساعدت ید الانسان القدرة الازلیة تظهر نتائجها فی اسرع مدة وفی اجمل صورة. (من ویزدان، ص ۱۱)

الایمان بالقدر

(۱۹) الایمان بالقدر خیره وشره مکیدة مجوسیة جعلتها عقیدة للمسلمین. (قرآنی فیصلے، ص۱۹۰)

الشریعة القرآنیة

(۲۰) ان الرسول والذین معه قد کونوا شریعة تحت ضوء اصول القرآن وفصلوا تلک الجزئیات التشریعیة التی لم یصرح بها القرآن، فکذلک کل حکومة واعضاؤها الشورائیة لهم ان یکونوا جزئیات تطابق عصرهم وتکون هی شریعة ذلک العصر.

(مقام حدیث، ج۱، ص۳۹۱)

هذه قطرات من تلک الطامات التی شحنت به تالیفه و مجلته وکتاباته قدمنا هاکا لنموذج من افکاره ومعتقداته وآراءه،

فیا علماء البلاد الاسلامیة ویاعلماء الحرمین الشریفین والحجاز المقدس والجزیرة العربیة وغیرها ماذا حکم الشریعة المحمدیة المطهرة فی هذه المعتقدات؟ وماذا حکم من اعتنق بها واعتقدها ودعا الیها بکل وسیلة؟

افتوناماً جودین ابقاکم الله ذخراً لحفظ الدین وسدوداً منیعة حصینة دون فتن یأجوجیة موفقین لاظهار الحق المبین.

المستفتی محمد یوسف البنوری

مدیر المدرسة العربیة الاسلامیة وشیخ الحدیث بها

کراتشی رقم۵، باکستان

الجواب

علماء حرمین شریفین نے جو جوابات دیئے ہیں ان کا صحیح متن حسب ذیل ہے۔

(۱) صورة ماكتبه الاستاذ الكبير الشيخ يحيىٰ امان الحنفى، نائب رئيس المحكمة العلياء بمكة (قاضى القضاة)

بسم الله الرحمٰن الرحيم. وبه نستعين

الجواب عن القول الاول وهوان كل ماورد فى القران مؤقت تدريجى: هوانه لاحاكم ولا مشرع الا الله سبحانه، فلا تشريع ولا توقيت بعده سبحانه و تعالىٰ وكون شرعه أبديا أوموقتاً انما يستفاد من الشارع الحكيم وقد استفدنا من شرعه ان شرعه ابدى سرمدى الى قيام الساعة وانه غير موقت فما مستند هذالكاذب فى دعواه والنسخ قديعترى بعض الاحكام الشرعية القابلة للنسخ فى زمن النبى ﷺ وبعد موت النبى ﷺ صارت الاحكام كلها محكمة لاتقبل النسخ ولا التغيير ولا التبديل لان الناسخ كان ينزل على النبى ﷺ ليبلغ الامة به قال علماء الاصول الخطاب الشفاهى الوارد فى زمنه ﷺ كقوله تعالى: "اقيموا الصلوة واتوالزكاة". "ولله على الناس حج البيت". "وكتب عليكم الصيام". "حرمت عليكم الميتة". "يوصيكم الله فى اولادكم للذكر مثل حظ الانثيين". ولاتأ كلوالربا". "ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الابالحق". ونحوذلك هو خطاب لمن كان موجوداً فى ذلك الزمن متصفا بصفات التكليف، والمعدومون وقت الخطاب. هذه الخطابات متعلقة بهم تعلقا معنويا بمعنى انهم اذاوجد واواتصفوا بصفات التكليف تتوجه تلك الخطابات السابقة ولم يوجد من الشارع شرعية اخرى متجددة خوطب بها من كان معدوماً حين الخطابات حتى يقال ان ذلك كان مؤقتا والادلة على ماقلناه كثيرة من الكتاب والسنة

ليس هذا موضع بسطها. ويكفى فى ذلك الاجماع والتواترالقولى والعملى.

جواب الثانى: ان الاستنباط استخراج حكم من الاحكام الشرعية من الكتاب والسنة فالحكم المستنبط موجود فى كتاب الله أوسنة رسوله ﷺ الا انهٔ يختلف بالوضوح والخفاء وهو مراتب ومن له ملكة الاستنباط يحق له ان يستنبط ومن لافلا فالمستنبط لم يات بحكم شرع جديد من عنده بل اظهر الحكم الكائن فى النصوص كالقياس فان القائس مظهر للحكم الشرعى لامثبت، بل المثبت للاحكام الشرعية هو الله وحدهٗ.

ومن الاستنباطات العجيبة استنباط بعض من يدعى الاجتهاد فى اكل لحم الخنزير من قوله تعالىٰ "اِلَّا مَاذَكَّيْتُمْ" وقال انما حرم اكله لعلة وهو وجود جراثيم فيه تمنع عن حِلِّ اكله لكنه اذا غلى الماء غلياناً شديداً و وصل فى الحرارة الى درجة كذائم القى فيه الخنزير ذهبت تلك الجراثيم المانعة عن حل اكله فيحل اكله وهو داخل فى قوله تعالىٰ "الا ماذكيتم" ومادرى المسكين ان السباق والسياق يمنع هذاوان الزكاة الشرعية انما تعمل فى محل يقبلها وهو غير قابل للطهارة بل هو عين النجاسة، وعين النجاسة لا يقبل الطهارة ثم هذا القائل لم يفرق بين قوله زكى وذكى. فان الاول معناه الطهارة والثانى معناه الذبح الشرعى من الاهل فى المحل القابل للزكاة. ومن الاستنباطات العجيبة استنباط امرأة تدعى الاجتهاد ان النساء افضل من الرجال من قوله تعالىٰ "اصطفى البنات على البنين" وهذا دليل على جهلها الجهل المركب وانهالا تعرف همزة الانكار وهمزة الاقرار فضلاً عن معرفة الفرق بينهما. ومن الاستنباطات العجيبة استنباط من يعدى ان فقه الفقهاء حال بين الناس وبين القرآن. ان الربا انما يحرم اذا كان اضعافاً مضاعفه، اما اذا كان ضعفاً واحداً فيجوز وما درى المسكين عن حديث الذهب بالذهب والفضة

والفضل ربا الحديث، ولا شك ان الفضل يشمل الضعف والا ضعاف، واما هذا الرجل الكاذب الذى يتمشدق بالاستنباط ويعده شرعا جديداً للمستبط الموجود فى جماعته فهو فى جهل الجاهلين واجهل من الدواب وما جزاء ه الا الايلام بالضرب الشديد بالعصى والنعال......

ثم قتله واراحة العالم من شره المستطير خصوصاً فى هذا الزمن الذى كثرت فيه المحن والزلازل ...... والفتن وحكمه كله باطل فى نفسه يشترك فى معرفة بطلانه الصبيان والبلد والمغفلون، والباطل هوالذاهب فهو لا يحتاج الى بيان بطلانه وليكن ان يؤثر فى اناس يعيشون فى شواهق جبال لايعرفون شيئاً من الدين صلاً وهذا الرجل لوسمع اهل السوق بجرأته الذين يعرفون اركان الاسلام يقول: الصلاة التى يصليها المسلمون اخذوها عن المجوس لا وجعوه ضرباً حتى قضوا عليه حيث ان بطلان الباطل مركوز فى ادمغة الناس، فما جواب قائله الرد عليه باللسان بل الطعن بالسنان.

جواب الثالث: قوله ومن اجل ذلك ظاهران اسم الاشارة يرجع الى ما ذكره من ان رسول الله ومن معه استنبطوا من القرآن فكانت شريعة يعنى خاصة بهم دون من بعد هم كذلك القرآن لم يعين تفصيل العبادات يعنى فله ولا مثاله من الجهلة الفجاران يستنبطوا من القرآن شرائع خاصت بهم وبزمنهم فعلى هذا الشرائع تتعدد دبتعدد الامم والقرون وهكذا يتلاعبون بكتاب ويفسرون الصلاة وغيرها بماشا ؤا وبما يوحى اليهم شيطانهم ونقول الصلاة والزكاة والصوم والحج وردت فى القرآن كلها مجملة ولكنها بينها كلها السنة النبوية بيانا شافياً كافياً وافياً وكتب السنة كلها طافحة بذلك البيان وقد قال عليه الصلوة والسلام: الا انى اوتيت القرآن ومثله معه، وبيان النبى ﷺ هو بيان الله لكلامه ووحيه لان الكل من عندالله تعالىٰ: قال تعالىٰ : "وما ينطق

عن الهوى ان هو الا وحى يوحى" وقد تحمل بذلك المسلمون فى جميع الاقطارو تواتر القول والعمل بجميع ما ذكر من لدن رسول الله ﷺ الى زمننا هذا وسيستمر ذلك كله الىٰ قيام الساعة. والله سبحانه وتعالىٰ

لم يغير مما شرعه من الاحكام فالعمل والقول بالشريعة مستمر ولو حصل تغير شئى مما شرعه اظهر وتواتر نقله...... وشريعته صالحة لجميع الامة المحمدية من اولها لىٰ اخرها ولكل زمان ومكان.

ان الحكومة اذا كانت مؤمنة منقادة لاوامرالله ومجتنبة لنواهيه يجب اطاعتها لامرالله بذلك حيث قال: "واطيعو الله وأطيعوا الرسول واولى الامرمنكم". واما اذا كانت تأمر بالمعاصى والتناهى فلا تجب طاعتها بل تحرم لانه لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق. وقد قال امير المؤمنين ابوبكر الصديق لاصحابه بعد ان ولى الخلافة، (لاخير فيكم اذالم تقولو ولا خير فى اذالم استمع فقالوا له: لورأينا فيك اعوجا جاً لقومناه بسيوفنا)

وجواب الرابع: قدصرح القرآن بوجوب طاعة الرسول فقال تعالىٰ: "واطيعوالله وأطيعوا الرسول واولى الامرمنكم" وقال تعالىٰ "ومن يطع الله ورسوله يدخله جنات تجرى من تحتها الانهر" وهناك ايات واحاديث كثيرة دالة على وجوب طاعة الرسول.

وجواب الخامس: الملائكة هم اجسام نورانية قادرة على التشكل بالصورة الحسنة، والحوارالذى وقع منهم بينهم وبين ربهم دال علىٰ أنهم عقلاء وليسوا بقوى وقد رأى النبى ﷺ جبريل وجناحاه وقدمد الأف ورجلاه فى تخوم الارض، والسجود معناه اللغوى معروف وسجود الملائكة لأدم سجود تحية لا عبادة والمراد بأدم شخص معين و قصتها حقيقية كما قصه القرآن.

وجواب السادس: ان الجنة امكنة خاصة وقد اخبر خالقها بانها امكنة خاصة والعلم بكونها امكنة خاصة يعلم من اخبار خالقها بذلک لا من مخلوق مثلها ومن اصدق من الله قيلا. ومن اصدق من الله حديثاً.

وجواب السابع: ان الصلوة التى يصليها المسلمون واردة عن الله فى كتابه العزيز فى غير موضع وكيفيتها قد تولى الله بيانها على لسان رسول اللهﷺ بفعله وعلمه جبريل عليه السلام كيفيتها وعلّم بها الناس وعملوها ولا يزال العمل بها جارياً الى قيام الساعة بكيفيا تها واوضا عها السابقة وهذا القائل يجب قتله قتلة شنعاء.

وجواب الثامن: النائب الذى عد نفسه نائباً يستحق الصفح والضرب والقتل، والنائب نيابة صحيحة يقول كل ما اتى به الرسول اللهﷺ فحقه التسليم والقبول لا ان يحرف دينه او يغيره.

جواب التاسع: ان قوله تعالىٰ: "اقم الصلوٰة لدلوک الشمس الىٰ غسق الليل". يشمل اربع صلوات الظهر، والعصر، والمغرب والعشاء، وقوله تعالىٰ "وقرآن الفجر" هى صلاة الفجر فشملت الأية الصلوات الخمس وقد بينت السنة ذلک بياناً شافياً.

وجواب العاشر: لم يذكر هذا الجواب.

وجواب الحادى عشر: الحج عبادة بالاجماع وكذا الاضحية ومنكر ما اجمع عليه وعلم من الدين بالضرورة كافر.

وجواب الثانى عشر: غير مذكور.

وجواب الثالث عشر: ومعجزات النبى كثيرة غرر منها و اعظمها نزول القرآن عليه ومنها تكثير الطعام القليل ونبع الماء من بين الاصابع وقد شهد ذلک جمع عظيم يستحيل تواطئهم على الكذب والباقى جميعه

انكار من هذا الشخص لما علم من الدين بالضرورة وكذا ما سبق وفا عله يستحق عليه القتل ولا جواب له غير ذلک والسلام ختام.

كتبه الراجى عفوربه

الحنان المنان محمد يحيى امان

١٧/١٢/١٣٨١ھ

☆☆☆☆☆

(٢) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد العربى المالكى التبانى

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله الهادى عباده الى الصراط المستقيم والصلاة والسلام على المبين للناس ما نزّل اليهم من آيات الله والذكر الحكيم، وعلى آله واصحابه الرافعين لواء السلام لكل ظاعن ومقيم. اما بعد :-

فاقول ان العشرين مسألة التى ذكرها المستفتى العلامة الشيخ محمد يوسف البنورى من هوس المسمى (غلام احمد) كل واحدة منها تدل دلالة صريحة على كفره وزندقته وافترائه على الله تبارک وتعالىٰ وعلى رسولهﷺ كما تدل دلالة صريحة على أنّه من اذناب الملاحدة الا باحيين الخرمية والباطنية والبهائية والبابية اعداء الاسلام والمسلمين. والله متم نوره ولوكره الكافرون.

حرره وكتبه خادم العلم بمدرسة الفلاح والحرم المكى

محمد العربى بن التبانى الجزائير. يوم الثلاثاء

الموافق ١٨ فى ذى الحجة الحرام عام ١٣٨١)

(٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ السيد علوى المالكى

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله الهادى الى سبيل الرشاد، والقامع اهل الزيغ و الكفر والإلحاد والصلاة والسلام على سيد نا محمد الداعى الى الصراط المستقيم وعلى اله واصحابه والتابعين لهم باحسان. اما بعد

فقد اطلعت على السؤال المقدم من فضيلة الشيخ العلامة الاستاذ محمد يوسف البنورى عن حكم من اعم الرجل الهندى المدعو غلام احمد "پرويز" وفتنة التى قام بهافى الهند على نسق الدجال الاول القاديانى الكذاب، الذى تسمى باسمه، وجرى على ضلاله ورسمه فذلک ادعى النبوة جراءة وبهتانا، وهذا حرف والحدوانكرو دعا الى الضلال والشرک وكفر وانكر عقائد الدين ولبس الحقائق على الجاهلين حتى اضل ناشئة جديدة عقولها سخيفة وصلتها بالدين ضعيفة، ومن عادة هؤلاء الدجالين الماجورين خدمة الاستعمار وبائعى ضمائرهم الذين يتسمون بالمسلمين، والاسلام منهم برآء، ان يأتو بالشكوک والشبهات حتى فى المتواترات والضروريات ليهدموا اسس الإسلام ويهاجموا عقائد الاسلام الصافية المحكمة النقية. ويابى اللّٰه الا ان يتم نوره ولوكره الكافرون. وهؤلاء الا بالسة الدجاجلة سماسرة الكفر و دعاة الالحاد وأئمة الضلال، اتخذوا الصحافة والاذاعة والخطب فى النوادى والمجتمعات والسفر من قطر الى قطر، اتخذوا ذلک كله محاربة الاسلام والنيل منه وتأدية رسالة ساداتهم وشياطينهم (وان الشياطين ليوحون الى اوليائهم ليجادلوكم وان اطعتمو هم انكم لمشركون) حتى انتشر الشرو تفاقم الامر وبلغ السيل الذبى و تسلسلت المكائد ضد

الإسلام فلذ اصار الواجب على اهل العلم ودعاة الخير وائمة الهدىٰ ان يهبوا لتحذيرا العوام والناشئة من هذه المعتقدات الاثيمة الضالة. بل ان طامته واحدة من افكاره ومعتقداته تكفى لتقرير كفره، فكيف ببقية الطامات والافكار؟ فلاوجه للسكوت على مثل هذا. وجزى اللّٰه رجال الارشاد، من العلماء الاعلام من ائمة الهدى الذين قاموا بواجبهم من الدفاع عن الدين، واقامة السدود المنيعة، والحصون القوية للحيلو لة بين هذا الدجال واضرابه وبين العوام الغافلين، فليت لنا سيف الفاروق ليطهرا لارض من امثال هؤلا ء الدجالين الافاكين الماجورين الاعداء الباطنيين الذين هم اشد ضرراً واكثر خطراً علينا من الكفار الحربيين، فمعقتدا تهم باطلة وأرائهم فاسدة واستنبا طاتهم فلسفية وجرأتهم على اللّٰه وعلى رسوله تقشعر منها قلوب المتقين وتشميز من جدها افئدة المومنين فنعوذ باللّٰه ونلتجى اليه من هذ الداء المبين، واللّٰه يقول الحق وهو يهدى السبيل الاوان الرجل المذكور احقر من ان تنقض اقواله بقواعد اصولية اونصوص نقلية فان ذلک معلوم سيما وقد قام به كثير من علماء الدين جزاهم اللّٰه خير الجزاء. ومن المعلوم ان الشريعة المحمدية ناسخة لجميع الشرائع واحكامها باقيه مستمرة الى يوم القيامة لانها خاتمة الشرائع والنبى ﷺ خاتم النبيين. وقد تبينت العبادات فى الكتاب والسنة. والسنة بيان للقران من اللّٰه على لسان رسوله قال تعالىٰ وانزلنا اليک الذكر لتبين للناس مانزل اليهم) وهؤلاء المهملون للسنة يريدون ان يفرقوا بين اللّٰه ورسوله ويقولون نؤمن ببعض ونكفر ببعض. يريد ون ان يتخذوا بين ذلک سبيلا. اولٓئک هم الكافرون حقا. والتارک للسنة فى الحقيقة تارک للقرآن القائل (وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا) ولا شک ان الحج عبادة روحية بدنية مالية فهذه المسائل التى خالف فيها البرويز المسكين الاجماع

وسلک فیها مسلک الکفر والابتداع کلها تدل علی هوسه وزندقته والحاده وتبین بهذا انه من الدجاجلة الذین یظهرون بین یدي الساعة اعاذنا الله من شرورهم وردکیدهم فی نحورهم وفیما ذکرناه من التحذیر والتلویح من الشرع والتوضیح کفایة والله اعلم. والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته.

کتبه الفقیر الی الله المدرس بالمسجد الحرام علوی بن السید عباس المالکی.

(۴) صورة ماکتبه فضیلة الشیخ محمد امین الکتبی

الحمدلله رب العلمین: قد اجاد شیخنا (محمد یحیی امان نائب رئیس المحکمة العلیا بمکة) وافاد فجزاه الله خیرًا.

(محمد امین کتبی المدرس بالمسجد الحرام)

☆☆☆☆☆

(۵) صورة ماکتبه فضیلة الشیخ حسن محمد مشاط المالکی

بسم الله الرحمٰن الرحیم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذهدیتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب.

الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله والصلوة والسلام علی سیدنا محمد المبعوث رحمة للعالمین بشریعة واضحة محکمة باقیة الی یوم الدین، وعلی اله وصحبه اجمعین والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین. اما بعد:

فانی قرأت ما ذکرهنا من معتقدات غلام المذکور فوجدتها و

ماتضمنته من العقیدة الاولی الی تمام العشرین عقیدةً کلها ضلال و کفر و من اعتقدها اواعتقد شیئاً منها فهو کافر حلال الدم، ومن دَعا الیها اوالی شئی منها فهو ضال مضل علیه اثم ذلک واثم من تبعه لا ینقص من اثامهم شیئا. هذا ما نعتقده وندین به ونسأل الله تعالیٰ الهدایة و الثبات علی دین الاسلام، والقیام بالمحافظة علی تعلیمه ونعوذ بالله من مضلات الفتن ماحیینا، ونسأل الله الموت علی دین الإسلام فی لطف و عافیة وصلی الله علیه وسلم علی سیدنا محمد وعلی اله وصحبه اجمعین.

کتبه الفقیر الی مولاه تعالیٰ حسن محمد مشاط

۱۳۸۱/۱۲/۱۸، تجاه بیت الله الحرام

☆☆☆☆☆

(۶) صورة ماکتبه فضیلة الشیخ نور محمد سیف الحنفی

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی جعل حملة هذا الدین من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاهلین والصلاة والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد النبی العربی الها شمی الامین الذی ختم الله به النبیین وعلی اله وصحبه ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین (اما بعد) فاقول مستمداً من الله التوفیق والهدایة لأقوم طریق ان بعض ماجاء فی هذا الاستفتاء من بیان ضلالات "غلام احمد برویز" کاف اتم الکفایة فی الحکم علیه بالکفر والزندقة والالحاد وانه مباح الدم والمال لاخلاص له من ذلک الا بالرجوع الی الإسلام فکیف بها مجتمعة وکیف بها منضمة الی جمیع طاماته التی شحنت بها تآلیفه ومجلته وکتاباته کما اشیرالی ذلک فی الاستفتاء

المذکور. وهذا المارق الملحدوان کان باطله مکشوفاً وخزیه مفضوحاً لایعدم ان یجد له من الملاحدة المتحالین الاباحیین من یستعذب مشرب وینساق وراء ہ فاذازیف بهرجه وازهق باطله لم یجد هو ولا انصاره مجالاً للدس والتشغیب. ولا باس ان نشیر الی تفنید بعض هذا المزاعم الکافرة ومن یعلم تفنید الباقی فنقول وباللّٰه المستعان.

(۱) زعم عدواللّٰه "ان جمیع ماورد فی القرآن الکریم من الصدقات والتوریث موقت الخ مما هذی به واقول دحضاً لباطله ان الشریعة الاسلامیة بجمیع ما فیها من احکام مالیة واعتقادات قلبیة وعبادات بدنیة و انکحة ومعاملات وحدود وجنایات وغیر ذلک من احکامها کلها واحدة لا تتجز أشریعة خالدة الی یوم الدین خلود کتابها المبین المعجز للعالمین: قا ل اللّٰه تعالیٰ: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا". وقال تعالیٰ "ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین". واخرج الحاکم من حدیث ابی هریرة رصی اللّٰه تعالیٰ عنه انه قال "خطب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجة الودا ع فقال: ترکت فیکم شیئین لن تضلوا بعد هما کتاب اللّٰه وسنتی ولن یتفرقا حتی یرد اعلی الحوض" فمن زعم کهذا المارق المأفون ان بعضها وقتی فهو مرتد کافر حلال المال والدم.

(۲) ادعی عدواللّٰه ان اهل کل عصر بعد عصر النبی ﷺ لهم ان یستنبطوا احکاماً جدیدة تکون شریعة لعصرهم ولیسوا مکلفین بتلک الشریعة السابقة وان ذلک لا یختص بباب واحد وانه من اجل ذلک لم یعین القرآن تفصیل العبادات" واقول هل ادل علی زندقة هذا الباطنی الملحد من هذه الدعوی فانها تجتث الدین من اصله وزعمه ان القرآن

لم یعین تفصیل العبادات "الحاد مکشوف" بل عینها اتم تعیین حیث عهد الی المنزل الیه صلی اللّٰه علیه وسلم بیان ذلک اذ یقول عزوجل: "وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم" فبینها صلوات اللّٰه وسلامه علیه واله واصحابه باقواله و افعاله حتی صارت معلومة من الدین بالضرورة علی توالی الاعصار بحیث یکفر جاحدها فسحقا لهذا المارق سحقاً.

(۳) افتری عدواللّٰه علی اللّٰه ورسوله حیث زعم "ان المراد من قوله تعالیٰ: "اطیعو اللّٰه واطیعو الرسول واولی الامر منکم" اطاعة مرکز الملة ای الحکومة المرکزیة والمرد " باولی الامر" الجمعیات التی تنعقد تحتها و الحکومة المرکزیة تستقل بالتشریع ولیس المراد با طاعة اللّٰه اطاعة کتابه القرآن الکریم ولا باطاعة الرسول اطاعة احادیثه واقول ان هذا الزندیق مباهت ینتحل الباطل ویروج له فان اطاعة اللّٰه هی اطاعة کتابه والانقیاد لاحکامه واطاعة الرسول صلی اللّٰه تعالیٰ علیه واله وسلم هی اتبا ع سنته والعمل بشریعته وهاتان الاطاعتان واجبتان مطلقاً اما اطاعة اولی الامر علی الخلاف بین المفسرین فی المراد بهم هل هم العلماء اوالامراء فمقیدة بان تکون فی غیر معصیة لما فی الحدیث الصحیح من قوله ﷺ : لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق:

(۴) زعم عدواللّٰه انه "قد صرح القرآن الکریم. بانه لا یستحق الرسول یکون مطاعاً ولیس له ان یامرهم بطاعته الخ هذیانه" واقول لعنة اللّٰه علی الکاذبین فان القرآن الکریم طافح بالآیات البینات فی وجوب طاعة الرسول ﷺ بل اخبر سبحانه فی شان رسوله ﷺ بما هو اعظم من ذلک حیث جعل طاعة رسوله طاعةً لهٗ اذ یقول: "من یطع الرسول فقد اطا ع اللّٰه" فلیخسأ عدواللّٰه ولیمت غیظا و کمداً.

(۵) زعم عدوالله ان المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات الخ سخافاته وترهاته واقولُ ان عدوالله له سلف من الملاحدة والزنا دقة سبقوه الىٰ هذا الهراء فزعموا ان الملائكة والجن قوىٰ مودعة فى الكائنات وان كتاب الله تعالىٰ الذى لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه يرد عليهم ابلغ الرد ويفند مزاعمهم اعظم التفنيد. فقوله تعالىٰ اخباراً عن مخاطبته للملائكة حيث يقول "واذ قال ربك للملائكة انى جاعل فى الارض خليفة" واجابتهم لهٗ بقولهم "قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها الأية" دليل واضح على انهم اجسام ذو وعقول و بيان يخاطبون ويحيون وذلك ينا فى كونهم قوى اذا القوى امور معنوية لا وجود لها فى الخارج ولا يتصور فيها ذلك وقوله تعالىٰ ايضاً فى حقهم "واذ قلنا للملائكة اسجدوا لأدم فسجدوا الا ابليس". برهان ظاهر على انهم اجسام يعون الخطاب و يسجدون واين ذٰلك من القوى المعنوية. وقوله تعالىٰ فى شأنهم "جاعل الملائكة رسلاً اولى اجنحه مثنىٰ وثلاث ورباع" حجة قاصمة لظهور من يزعمون انهم قوى معنوية وورد فى صحيح مسلم فى تفسير قوله تعالىٰ: "لقد رأى من أيات ربه الكبرى" قال رأى جبريل فى صورته له ستمائة جناح والأيات والاحاديث الواردة فى حق الجن ايضاً، وانهم اجسام كثيرة يطول سردها، اماما جاء فى المواد الباقية من رقم٦ الى رقم ٢٠ فزيفها اظهر من ان يخفى، نعم الرقم١٨ فيه ما يشير به عدوالله الىٰ معتقد سلفه الملحد الافاك داروين الزاعم ان اصل الانسان يرجع الى القرد وانه لم يزل يترقى حتى وصل الى وصل اليه وهذا مصادم للواقع ولنصوص القرأن الكريم الدال على ان خلق البشر كلّه من ادم و زوجته على الكيفية التى بينها الله تعالىٰ فى كتابه الكريم والى هنا انتهى ماأردت تعليقه على باطل ذلك الملحد المارق الزنديق الكافر المأفون المباح المال والدم قطع ان دابره وسلبه مدد

الامهال وسلط عليه نقمة تجعله عبرة على مدى الاجيال وختاماً نسأل الله سبحانه وتعالىٰ ان ينصر دينه ويجمع شمل المسلمين على طاعة ويجعلهم يداً واحدة على من سواهم و صلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تحريراً فى يوم الجمعة الحادى والعشرين من ذى الحجة الحرام عام احدى وثمانين بعد الثلثمائة و الألف من هجرة من خلقه الله على اكمل وصف صلى الله تعالىٰ وسلم عليه وعلى اله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين.

وكتبه العبد الفقير الى الله تعالىٰ خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام

ومدرسة الفلاح

محمد نور بن سيف بن هلال عفا الله عنه

ووالديه واشياخه والمسلمين

١٣٨١/١٢/٢١

☆☆☆☆☆

(٧،٨) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ القاضى محمد بن على الحركان

رئيس المحكمة الكبرى بجدة وفضيلة الاستاذ الشيخ عبدالرحمن الصنيعّ مدير مكتبة الحرم المكى

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده اما بعد فقد اطلعنا على الاستفتاء الموجه من فضيلة الشيخ محمد يوسف البنورى مدير المدرسة العربية الاسلامية بكراتشى وشيخ الحديث بها الى علماء البلاد

الاسلامية وعلماء الحرمين الشريفين عن الرجل الذى ظهر حديثاً فى بلاد الهند المدعو غلام احمد پرويز وعن النبذ من معتقدات هذا الرجل التى اوضحها فضيلة السائل فى استفتائه المشروح اعلاه كما اطلعنا على الجواب الذى اجاب به فضيلة السيد علوى بن عباس المالكى المذكور بعاليه وقد وجدنا ان فضيلته قد اجاب على هذا الاستفتاء بما فيه الكفاية لأن جميع ماجاء فى النبذ الموضحة فى هذا الاستفتاء من معتقدات هذا الرجل هى كفر بالله ورسوله وردة عن الاسلام باجماع المسلمين وانكار وتحريف لما هو معلوم بالضرورة من دين الاسلام ولا يخالف فى كفره من له ادنى المام بالإسلام وشرائعه وقد قال الله تعالىٰ (من يهدالله فهو المهتد ومن يضلل فلن تجد له ولياً مرشدا) والله يهدے من يشاء برحمته ويضل من يشاء بحكمته وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد وعلىٰ الہ وصحبه وسلم.

محمد بن على الحركان.

رئيس المحكمة الشريعة الكبرى بجده، ۱۲ محرم الحرام ۱۳۸۲ه سنہ

سليمان بن عبدالرحمن الصنيعّ فى طلبة العلم بالمسجد الحرام

☆☆☆☆☆

(۹) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الأستاذ السيد محمود الطرازى (المدينة)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفىٰ. اما بعد: فقد قرأت هذ الأستفتاء المبارك من أوله الى اخره فوجدت صاحب هذه المعتقدات مخالفاً للعقائد الاسلامية الصحيحة التى يكفر من خالفها باجماع المسلمين

فلم اتوقف فى شانه اى فى كفره وعدم ايمانه وكفر من مشى خلفه من اخوانه وتابعه فى خسرانه اعاذنا الله من مثل هذه الفتن.

المجيب العبد العاجز السيد محمود الطرازى

المدرس بالحرم النبوى الشريف عفى عنه

☆☆☆☆☆

(۱۰) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الأستاذ قاسم الاندجانى (المدينة)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

قال الله تعالىٰ فى كتابه الكريم: ودكثير من اهل الكتاب لويردو نكم من بعد ايمانكم كفارا. حسدا من عند انفسهم من بعد ماتبين لهم الحق (۲/۱۰۹) ودوالو تكفرون كما كفروا فتكونون سواء فلا تتخذوا منهم اولياء. (۴/۸۹)

فلما لم يقدروا على ان يردوا المسلمين على اعقابهم بل نشاؤا امة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف ونشروا دينهم الاسلام على ارجاء المعمورة وصفهم الله تعالىٰ بقوله "اولئک هم المفلحون". فيئسوا عن ردهم على اعقابهم قاموا من بعد ذلک قومة واحدة فى قتال المسلمين ودامت هذه الحروب بين المسلمين وبين كفار اهل الكتاب مئتى سنة وكان علماء المسيحيين قدحرفوا الانجيل كما حرف اليهود التوراة وهذه الحروب هي الحروب الصليبية ثم نشأت الدهرية ضد اهل الكتابين وعرفوا ان القساوسة والاحبار انما يعيشون على اعناق الناس بلا حق وليسوا على حق فى شئى وقد قاسوا الدين الاسلامى على اهل الديانتين فقاموا ضده كما قام غلادستون فى

انـكلترا فصاح فى برلمانها: مادام هذا القرآن موجوداً فى ايدى الناس فلاسلام بينهم فاعلنوا على الاسلام حرباً شعواء لا هوادة فيها مرة ثانية ولكن بالدسائس فـانشـا الانجليز بفلوسها فى الهند القاديانية فاقامت الرجل الذى باع دينه بدنيا انـجليـز وهـو غلام احمد القاديانى حتى قامت بهذه الوسيلة فتنة عمياء تضلل الـنـاس الـجهـال يـرددنهم عـن ديـنهـم وهـو يـدعى النبوة فى الدين الاسلامى يـحسبـون انهـم يحسنون صنعاً اولئک الذين حبطت اعمالهم فلانقيم لهم يوم القيامة وزناً.

ثـم قـام فى هذه الآونة من تلامذة المستشرقين المبشرين رجل باسم غـلام احـمـد (بـرويـز) فـكتب كتاب معارف القرآن فى اربع مجلدات يصدق مـاقـالـه فى الاستفتاء وجعل النشأة والارتقاء معياراً لتفسيره وجعل قصة سيدنا آدم عـلـيـه الـسـلام قـصـة تـمثـيـلية غير حقيقية وغير الحقائق وهو ممن اضله اللّٰه عـلى علم و ختم على سمعه و قلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد اللّٰـه فـانـمـا هـوو امثالـه دهريون كفار لابسون لباس الاسلام حتى يقوموا بين الجهال يضلونهم فلايجوز لاحد فى

ان يشک فـى كـفـرهـم وكـفـر من اتبع هواهم. وقالوا ماهى الاحياتنا الـدنـيـا نـمـوت ونـحـيـا ومـا يـهـلـكنا الاالدهر وما لهم بذلک من علم ان هم الا يظنون. وكان فتى من جند ابليس فارتقى به الحال حتى صار ابليس من جنده.

السيد قاسم الاندجانى

☆☆☆☆☆

(۱۱) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الأستاذ ابراهيم بن الملاسعداللّٰه الختنى

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

الحمدللّٰه الذى علمنا البيان ونزل لنا الفرقان. والصلاة والسلام على خيـر خـلـقه سيدنا محمد الذى بين لنا مانزل الينا ولم يترک محالاً لذى افتراء وبهتان وعلى اله وصحبه وعلماء امته الذابين فى كل زمان ومكان. اما بعد:

فـقـدطـالـعـت صورة الاستـفـتـاء عن هذا الضال المضل المفسد فى الارض غـلام احـمـد الثانى الذى ظهر الأن وطغى فى بنجاب فلقب نفسه بلقب مـلـوک الـمـجـوس بـرويـز مـفـتخـراً به فطالعتها بمقدمتها وبما اشتملت عليه الـمـسـائـل الـعـشـريـن التـى اختـراها كالا نموذج فضيلة المستفتى العالم الثقة الاميـن مـصـرحـاً بـمـا نـقـل كل واحدة عنها من مجلات ورسائل هذا الملحد الزنديق ومعينا صحائفها واجزائها فلم يبق عندى ريب وتردد فى شأنه وجزمت بـانه مرتد وملحد وزنديق وكذا كل من اتبعه ووافقه فى زيغه والحاده بل يكفى كل واحدة من تلک المسائل العشرين التى ذكرت واختيرت فى الاستفتاء فى الحكم بكفره وارتداده وزندقته وكذا بارتدا دكل من واقفه واتبعه وهذا بديهى وظـاهـر لا يـحـتـاج الى اقامة الادلة حتى ان المسلم العامى لاينبغى ان يتردد فى الـحـكم بكفره وارتداده و زندقته فضلاً عن عالم باصول الدين وفروعه فيجب عـلـى اولـى الامـر وعـلـى حـكـام تلک البلاد ايدهم اللّٰه تعالىٰ ونصرهم نصراً مؤزراً ان يستتيبـو هـم فـان لـم يـقـبـلوا التوبة الصادقة يجب عليهم ان يقتلوهم ويـقـطـعـوا دابـرهـم فـانهم مفسدون فى الارض وهم خطر على الاسلام وعلى

الحكومة المحلية لازالت منصورة موفقة والله هو حافظ دينه القويم وهو الموفق لمايحبه ويرضاه.

والله هو الملهم للصواب

كتبه المجيب الراجى الطاف ربه الكريم الرحيم

محمد ابراهيم بن ملا سعدالله الفضلى الختنى ثم المدنى

كان الله تعالىٰ معه وله ولا هل الاسلام اجمعين

١٣٨٢/١/٣

☆☆☆☆☆

(١٢) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الاستاذ الكبير مولانا محمد بدر عالم المهاجر المدنى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله الهادى الى الحق والصلاة والسلام على سيدنا محمد المبعوث لدعوة الحق واله صحبه اما بعد:

فالذى مازلت اعلم من الحاد الرجل الآخر ومن معتقد انه استاذه محمد اسلم الذى مضى لسبيله كلها اتباع اليهود شبر ابشبر و ذراعاً بذراع وتحريف الكل عن مواضعه ومن بعد مواضعه ولواستطاع ان يحرف كلام الله لم يتأخر عنه ولكنه خاب وخسر لان القدرة الاذلية قدتكفل بحفاظته وكذلك تقدم على الباطنية والزنادقة فى تحريف حقائق الشريعة ولم يكتف بذلك حتى اسس ديناً جديداً سماه بالاسلام الذى سول له قرينه وفتح لهذه المقاصد الكفرية باباً جديداً وهو انكار الاحاديث النبوية وان كان قدسبقه الى هذا الكفر كثير من اخوانه، ولكنه اختار منهجاً آخر لكفره فتارةً يجعله تاريخاً اذا وافق

رأيه وهواه وتارة يجعله افتراء اذا خالف رأيه ولكن الحمدلله الذى سبق قول نبيه صلى الله عليه وسلم بحفظ هذا الدين بقوله يحمل هذا الدين مناكل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال البطلة وتاويل الجاهلين فقال العلماء الربانيون لاستيصال هذه الفتنة وجرى مولانا السيد محمد يوسف البنورى حيث قام لمكافحة هذه الفتنة الدهماء وجزى الله هؤلاء العلماء حيث يبذلون جهودهم فى دفع تلك الفتن التى ظهرت ضدالاسلام ووفقهم لخدمة الدين والذب عن الدين المحمدى اللهم انصر من نصردين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم واخذل من خذل دين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم. سبحان ربک رب العزة عما يصفون و سلام على المرسلين والحمدلله رب العالمين.

العبد محمد بدر عالم عفا الله عنه

تريل المدينة المنورة

محرم الحرام ١٣٨٢ھ

☆☆☆☆☆

(١٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد حامد الفرغانى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين وظيفة علماء الاسلام حفظ الدين عن تحريف المحرفين وقيامهم فى الذب عنه غاية طاقتهم لانهم الوارثون علوم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وعلى اله وصحبه وسلم المامورون بحفظها بلا زيادة ولا نقص فمن اراد قلب حقائق الدين وتبديل معالمه وشعائره يجب عليهم رده واظهار شيطنته

ووسـاوسه ونفثاته في غوغاء الناس من النشو والمغفلين كما فعل الصديق رضى الـلّـه تـعالىٰ في مسيلمة وغيره والصحابة ومن بعدهم رضى اللّٰه تعالىٰ عنهم من اهـل الـحق وقاسوا من الحق والشدائد في اطفاء نار الفتن كالامام احمد وغيره مـن الائـمة رحـمهـم الـلّـٰـه تـعالـىٰ فـفـى هذا الزمان الذى ظهر فيـه الدجالون والـمغيـرون بتأ كـد قيـام مـن قـدر عـلى الذب عن الدين بقدر وسعه كفضيلة الاستاذ المحترم صاحب الاستفتاء شكر اللّٰه سبحانه وتعالىٰ سعيهم وجعلهم من الـذين وردفـى حـقهم ومن احسن قولاً ممن دعا الى اللّٰه الأية. فممن خرج من الرجالة في الهند غلام احمد الثاني المذكور في الاستفتاء وقول هذا المارق ان جـمـيـع مـاورد في القرآن الكريم من الاحكام تنتهي الخ باطل وزندقة وتكذيب بدوام الشريعة الى انقراض الدنيا.

"وقـولـه ولـكـل عـصـر شـريـعة" هذا انكار للدين وخروج منه لقوله سبحانه وتعالىٰ ماكان لهم الخيرة.

وقـولـه اطـاعة الـلّـٰه ورسـولـه هي اطاعة الحكومة افتراء وتحريف و تبديل للدين.

وقـولـه ليس الرسول مطاعاً تكذيب لقوله سبحانه وتعالىٰ فلا وربـک لايؤمنون حتى يحكموک فيما شجر بينهم الأية. ونحوها من الأيات.

قـولـه الـمـراد بـالـمـلائكة القوى المودعة في الكائنات هذا تكذيب لامثال قـوله سبحانه وتعالى: كل من آمن باللّٰه وملائكته الاية. وتأويله آدم عليه السـلام وحـواء رضـى اللّٰه تعالىٰ عنها وسجود الملائكة مروق عن الدين لتركه ظاهر القرآن.

قـولـه: لـيـس الـمـراد بـالـجـنة امكنة خاصة الخ كفر بواح لانكاره الضروريات.

وقوله: الصلاة التي يصليها المسلمون الخ هذا تكذيب للمقطوعات.

وقـوله: لم يذكر في القرآن غير صلاة الفجر وصلاة العشاء هذا اتهام منه وكفر بقوله سبحانه وتعالىٰ وما ينطق عن الهوى ان هوا لا وحي يوحى.

قوله: الزكوٰة كل جباية مالية الخ انكار بما ثبت في مواضع عديدة من القرآن المجيد.

قـولـه: في الحج انما هو مؤتمر اسلامي عالمي الخ انكار بما ثبت من اعماله و مناسكه ماليس للعقل مدخل فيه في القرآن الكريم والاحاديث.

قـولـه: حـقيقة الاضحية ذبح الحيوانات للذين يشتركون في ذلک الـمـؤتـمـر الاسلامي هذا تصادم عن الحق الذى ثبت عن النبي صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وعلىٰ اٰله وصحبه وسلم.

قـولـه: لم يصدر من الرسول معجزة غير القرآن وهذا يدل على انه من الـذيـن ختم اللّٰه علىٰ قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة. قولهٗ الدين الاسـلامـي الـرائـج بيـن الامة الـمسـلـمة ليس دين القرآن هذا انكار للمتواتر وهذيان منه.

قـولـه: تدوين الروايات الحديثية انما هي اول مكيدة ضد الاسلام الخ هذا تحقير للاحاديث وتضليل لحملتها فهو كفر محض.

قـولـه الـذين يسمونه الوحي الغير المتلو كلها اكاذيب الخ وهذا يدل على انه من الذين وردفي القرآن المجيد: ارايت من اتخذ الٰهه هواه واضله اللّٰه عـلـى عـلـم وخـتـم على قلبه وجعل على بصره غشاوة. فمن يهديه من بعد اللّٰه. الأية.

قـولـه: صـحيح البخاري الخ تكذيب للاحاديث قال الرسول ﷺ الا فـلـيـبـلـغ الشـاهـد الغائب، ونضر اللّٰه امرأ سمع مقالتي فوعاها واداها كما سمع

فرب حامل فقه ليس بفقيه الى من هوا فقه منه اوكما قال.

قوله: ان الرسول والذين معه قدكونو اشريعة الخ هذا تشريک فی التشريع واختصاصه صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ اله وصحبه وسلم. معلوم من الدين بالضرورة فهذ امروق الدين.

فهذا المارقة والطاغية قدتكبرو تجبرو استهزأ بالدين وحاول شيئا لايناله ابداً اولو كان جميع الناس معه. ولو قال من ادعى الاسلام عشر معشار مقال هذا الدجال لخرج من الدين خروجاً بينا فيستتاب فان تاب والايقتل.

قال القاضی عياض فی اواخر الشفا وكذلک نقطع بتكفير كل من كذب وانكر قاعدة من قواعد الشرع وما عرف يقيناً بالنقل المتواتر من فعل الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ اله وصحبه وسلم ووقع الاجماع المتصل عليه كمن انكر وجوب الصلوات الخمس الخ وكذلک اجمع على تكفير من قال الصلاة طرفى النهار وعلى تكفير الباطنية فی قولهم ان الفرائض اسماء رجال الخ ومن انكر صفة الحج. وكذلک يكفر اذا جوز على جميع الأئمة الوهم والغلط الخ وكذلک من انكر الجنة واولنار فهو كافر باجماع الخ ملتقطاً.

كتبه العاجز الفقير المولوى حامد المهاجر الفرغانی المتوطن فی
المدينة المنورة على صاحبها الف صلاة وتحية

☆☆☆☆

توقيعات علماء الشام وجميعة العلماء نجماء

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله رب العالمين، والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله وصحبه والتابعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد فقد اطلعنا على صورة الاستفتاء التی نشرتموها فی البلاد الاسلامية جمعاء عن غلام احمد الجديد و ماله من الطامات التی تأتی على الاسلام من اصوله، فان له من الاجتهادات والتاويلات والتفسيرات فی الدين الاسلامی ومصادره مالا يبقى ذرة مما هو معلوم من الدين بالضرورة فقد طعن باركان الايمان والاسلام كلها والعياذ بالله تعالىٰ، وجعلها من اعمال المجوس وامثالهم، فكل نبذة من معتقداته وافكاره كفيلة لاخراجه من الاسلام كلياً، دون وجودای احتمال ببقائه على الاسلام، فنشكركم ونشكر اخوانكم اهل العلم فی الهند و الباكستان وغيرهم ممن يغارون على الاسلام ويد افعون عنه ويذودون عن حياضه، وهذا ما يؤكده قول النبی صلىٰ الله عليه واله وسلم لاتزال طائفة من امتی ظاهرين على الحق. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

مفتی حماء (رئيس جمعية العلماء بحماء)

١٠/ ربيع الاوّل ١٣٨٢ھ

محمد سعيد (محمد توفيق الصباغ)

نائب رئيس جمعية العلماء

١٠/٨/١٩٦٢ء

(محمد على المراد، محمد الحامد)

☆☆☆☆☆

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

مختصر تعارف

قصرِ نبوت پر نقب لگانے والے راہزن دورِ نبوت سے لیکر دورِ حاضر تک مختلف انداز کے ساتھ وجود میں آئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت ﷺ کا تاج صرف اور صرف آمنہ اور عبداللہ کے بیٹے حضرت محمد ﷺ ہی کے سر پر سجایا اور دیگر مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب سے لیکر مسیلمہ قادیان تک سب کو ذلیل و رسوا کیا۔ اُمت کے ہر طبقہ میں ایسے اشخاص منتخب کئے جنہوں نے ختم نبوت ﷺ کے دفاع میں اپنی جانوں تک کے نذرانے دیئے اور شب و روز اپنی محنتوں اور صلاحیتوں کو بفضل اللہ تعالیٰ ناموسِ رسالت و ختم نبوت ﷺ کے مقدس رشتے کے ساتھ منسلک کر دیا۔

ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کے قیام کا مقصد بھی من جملہ انہی اغراض و مقاصد پر محیط ہے، چنانچہ عالمی مبلغ ختم نبوت ''حضرت عبدالرحمٰن یعقوب باوا'' نے قادیانیت کی حقیقت سے مسلمانوں کو خبردار کرنے کیلئے جس طرح اپنی زندگی کو اس کارِ خیر کیلئے وقف کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، انہی کی انتھک محنت و کاوشوں سے اکیڈمی کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

الحمدللہ اس ادارہ نے عالمی سطح پر ختم نبوت کے دفاع کو مضبوط کیا ہے۔ تقاریر، لٹریچر، اخبارات و جرائد اور انٹرنیٹ کے ذریعہ مسلمانوں کو قادیانیت اور ان کی ریشہ دوانیوں سے باخبر کیا اور پوری دنیا میں ختم نبوت ﷺ کا پیغام پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو اخلاص کے ساتھ مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین!

مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ اس ادارہ کیساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔

.......انتظامیہ.......

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)